تاریخ عروج الاسلام

ترجمہ

التاریخ الکامل للعلامہ ابی الحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی

المعروف بہ **ابن الاثیر الجزری** الملقب بہ عز الدین رحمہ اللہ

جسمین ابتدائے خلقت اور انبیاء اللہ اور اقوام عرب وعجم کا اور نبی صلعم وخلفائے راشدین
وبنی امیہ وبنی عباس اور نیز تمام روئے زمین کے سلاطین اسلامیہ اور اقوام معاصرین کا بیان
۶۲۸ھ تک کا ایسی شرح وبسط سے لکھا گیا ہے کہ تقریبًا پندرہ ہزار صفحون مین یہ کتاب ختم ہوگی

جلد چہارم

جسمین اہل عرب کے ان لڑائیونکا بڑی شرح سے بیان کیا گیا ہی جو انکے درمیان زمانہ جاہلیت مین ہوئے ہین
اور جس سے عرب کی قدیمی حالت معلوم ہوتی ہے اور جسمین ایام عرب کے کثرت سے عربی اشعار مع ترجمہ لکھے گئے ہین

اور جس کا

مولوی محمد عبد الغفور خان متوطن امپوہ مترجم سررشتہ علوم وفنون سرکار نظام

نے

عربی سے اردوئے سلیس مین ترجمہ کیا

مطبع عجائب محمدی واقع حیدرآباد دکن مین چھاپی گئی

قیمت مجلد دو روپیہ چہار

فہرست مضامین عروج الاسلام

جلد چہارم

یوم البردان

حجر امرؤ القیس کے باپ کا قتل اور اوسکے قتل سے جو لڑائیان پیدا ہوئین امرؤ القیس کی وفات تک

یوم خزاز

کلیب کا قتل اور بکر و تغلب کی لڑائیان

حارث اعرج اور بنی تغلب کی لڑائی

عین اباغ کی لڑائی

تمت

جس وقت سحاب رحمت رب العالمین نے اپنی عنایت خاص سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خلعت نبوت و رسالت سے سرفراز فرمایا اور آپکے وجود باجود کی برکت سے عربون کی قوت نے ایک مرکز پر قرار پکڑا اور اون کو ایسی ہمت ہوئی ۔ کہ اپنے آپ کو مجتمع کرکے جزیرۃ العرب سے باہر نکلے ۔ اور مفاتیح خزاین قیصر و کسریٰ اون کے ہاتھون مین آگئین ۔ اور بے انتہا دولت اور اقوام متمدنہ کے میل جول نے اونکی آنکھون پر کے پردۂ جہالت اُٹھادئے ۔ تو اونکو علوم و فنون کے سیکھنے سکھانے کا شوق پیدا ہوا ۔ اور اپنے کارہائے نمایان اور دیرپا کے لکھنے اور اپنی یادگار ہم تک پہونچادینے کی طرف توجہ کی ۔ اور اس سلسلہ مین اونہین اپنے قدیمی امی آبا و اجداد یاد آئے ۔ اسواسطے اونہون نے چاہا کہ اونکے حالات ماضیہ بھی دریافت کرین اور اپنی تاریخ کی ابتدا ٹھیک ٹھاک کرنیکے واسطے

اونہین بھی قلم بند کر لین۔

مگر اسلام کی اشاعت سے قبل جاہلیت کے زمانہ مین اہل عرب مین تاریخ نویسی کا کسی کو شوق نہ تھا۔ بلکہ یہ کہئے کہ اون کو لکھنا پڑھنا ہی نہ آتا تھا۔ اون کے یہان نہ تو کوئی عام سن وسال تھا۔ اور نہ کوئی تاریخ مقرر تھی کہ جس سے وہ زمانہ کا حساب کرتے اسوجہ سے پچھلی تاریخ کا دریافت ہونا غیر ممکن تھا۔

لیکن اون مین یہ دستور رہتا تھا۔ کہ جب کوئی بڑا واقعہ ہوتا تو اون کے شاعر اپنے تفاخر اور اظہار رنج وراحت وغیرہ کے لئے اوس کا کچھ کچھ ذکر اپنی نظمون مین کیا کرتے تھے۔ اور چونکہ بدوی زندگانی کی وجہ سے عربون کا حافظہ غضب کا ہوتا تھا اور ہونا بھی چاہئے تھا۔ وہ اشعار اور قصائد قبائل مین نسلاً بعد نسل یاد چلے آتے اور لکھی ہوئی تاریخ کا ایک حیثیت سے کچھ مدت تک کام دیا کرتے تھے اسوقت مسلمانون نے اپنے آبا واجداد کی تاریخ تو کوئی نہین پائی البتہ یہ نظمین اونہین مل گئین۔ اونہین اونہون نے اپنی تحریر مین نظم کر دیا مگر چونکہ اشاعت اسلام کے جوش وخروش مین اون کے اچھے اپنے لایق ہونہار لوگ کثرت سے شربت شہادت پی چکے اور اس دار ناپایدار سے سفر کر چکے تھے۔ اور اون کے ساتھ ان نظمون کے اکثر حصہ خاک مین مدفون ہو کر ہمیشہ کے لئے کنج عدم مین جا پڑے تھے۔ اور معدوم ہوتے جاتے تھے اس لئے جو نظمین ہاتھ آئین وہ بے سلسلہ اور بے سر دپا اور متفرق ہاتھ آئین اہل علم نے اونکی تحقیقات مین حتی الامکان خوب چھان بین کی۔ اور جو کچھ ٹوٹے پھوٹے قصص وحکایات ان نظمون کے متعلق اونہین بہم پہونچ سکے وہ سب

اونہون نے لکھہ لئے۔ اور ایک بڑا ذخیرہ تاریخی ہمارے لیئے بنا کر چھوڑ گئے جسکا ہمین نہایت مشکور ہونا چاہیئے۔

اب درحقیقت اگر پوچھو تو قدیمی عربون کی تاریخ یہی اشعار ہین۔ اور بڑی وقعت سے نگاہ کرنے کے قابل ہین۔ لیکن باوجود اس کے اب تک اکثر مورخین عرب کا یہ قاعدہ رہا ہے۔ کہ ان اشعار سے جو واقعات دریافت ہوے ہین اون کو تو اپنی تاریخون مین لکھدیا ہے اور ان اشعار کو قلم انداز کردیا ہے اسی وجہ سے ابتک یہ اشعار کسی خاص کتاب مین نہ تو کسی نے فراہم و مجتمع ہی کیئے۔ اور نہ اون سے قدیم زمانہ کے عربون کے تاریخی واقعات کی ترتیب دینے اور مسلسل کرنے کی کسی نے کوشش کی۔ علامہ ابن اثیر نے اپنی کتاب مین اون کا ایک بڑا حصہ فراہم کیا ہے۔ اور اوس پر ہر جگہہ اون سے تاریخی واقعات نکالکر بیان کیئے ہین جن سے میری یہ جلد چہارم اور جلد پنجم مرتب ہوئی ہے۔ مگر چونکہ اون کے مسلسل کرنے کا ایک بڑا سخت کام ہے علامۂ موصوف نے بھی اونہین اوسی پچھلے ڈہنگ پر غیر مربوط چھوڑ دیا ہے جس سے اون مین ناظرین کے لیئے نہ تو کوئی دلچسپی ہی ہوسکتی ہے اور نہ کوئی تاریخی فائدہ ہی مرتب ہوسکتا ہے۔ مگر چونکہ یہ اشعار قدیمی عربون کی تاریخ کا اصل جوہر ہین اون کا جاننا اون لوگون کے لیئے بہت ضروری ہے جو قومون کے اصلی اخلاق اور تمدن اور ملکی عزت و ذلت کی باریکیون پر نظر ڈالا کرتے ہین۔ اور اصلی واقعات کے متجسس رہتے اور حقیقت کے مبصر ہین۔

چونکہ مین نے اس کتاب کے فقط ترجمہ کا ارادہ کیا ہے نئی تاریخ بنانی نہ تو اسوقت میرا مقصد ہے اور نہ میرے احاطۂ قدرت مین ہی یہ امر داخل ہے، اس لئے مین نے ایام جاہلیت کے تاریخی واقعات کا ترجمہ کرتے وقت ان اشعار کا ترجمہ بھی کر دیا ہے اور اصل عربی اشعار کو بھی بعینہ لکھدیا ہے اور ان واقعات کے مسلسل کرنے کو دوسرے ہاتھون پر مین محول کرتا ہون جو مجھ سے زیادہ اس کام کے لایق اور اہل قدرت ہین۔ اگر کوئی ہمت والا انہین ایک سلسلہ مین کرنا چاہے۔ اور انساب اور تاریخ کی دوسری کتابون سے مدد لے۔ جس مین اس قسم کے بے شمار اشعار اور نیز تاریخی مادہ موجود ہے۔ تو اوس سے ایک نہایت عمدہ اور دلچسپ قدیمی عربون کے تمدن کی تاریخ تیار ہو سکتی ہے۔ اور انساب پر غور کرنے سے ان واقعات کی تاریخ وقوع بھی نکل سکتی ہے میرے نزدیک ان کا مربوط و مسلسل کرنا غیر ممکن نہین۔ اور نہ اون کے واقعات کی تاریخ وقوع دریافت کرنا کوئی بڑا دشوار کام ہے۔

چونکہ ان اشعار کے اب تک اردو فارسی مین کہین ترجمہ میری نظر سے نہین گزرے اور نہ کہین کسی عربی زبان مین ہی ان کے حواشی وغیرہ نظر پڑے۔ اسلئے مین یہ نہین کہہ سکتا کہ میرا ترجمہ بالکل صحیح ہے۔ بلکہ مجھکو یقین ہے کہ بہت جگہ مین نے غلطی کی ہوگی اسلئے ناظرین سے التجا ہے کہ میری غلطیون سے چشم پوشی فرمائین۔ اور اگر ممکن ہو تو اونکے ترجمہ کی اصلاح سے مجھے اطلاع بخشین کہ طبع ثانی مین مین اوسکو درست کرلون فقط

راقم۔ محمد عبد الغفور خان۔ یکم محرم سنہ ۱۳۱۹ ہجری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زمانہ جاہلیت کے ایام عرب

اس کتاب مین ایام جاہلیت کے بڑی بڑی واقعات کا بیان ہے
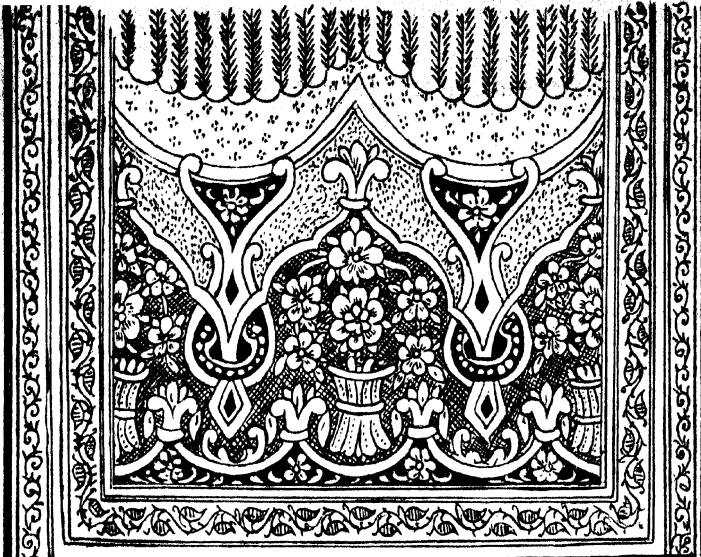
۱ ابو جعفر الطبری نے ایام عرب مین سے صرف یوم ذی قار اور جذیمۃ الابرش والزبا، اور طسم وجدیس کا بیان کیا ہے اور یہ بھی جو بیان کیا ہے وہ بھی اس حیثیت سے بیان کیا ہے کہ وہ پادشاہ تھے باقی سب واقعات چھوڑ دئے ہین۔ لیکن ہم یہان ایام مشہورہ اور وہ وقائع مذکورہ درج کرتے ہین کہ جن مین بڑے بڑے مجمع ہوے ہین۔ اور سخت لڑائیان ہوئی ہین۔ اور جن مین کہ تھوڑے تھوڑے لوگ جمع ہوے اور لوٹ کھسوٹ ہوئی ہے اون کو قلم انداز کرتے ہین۔ کیونکہ ایسے چھوٹے چھوٹے واقعات بے حد بے شمار ہین۔ وَبِاللهِ التَّوفِيق۔

زہیر بن جناب الکلبی کی لڑائی غطفان اور بکر و تغلب اور بنی القین کے ساتھ

۲ - زہیر ابن جناب الکلبی اور بنی قضاعہ کا اجتماع - جن لوگون کے ساتھ مین بنی قضاعہ کے تمام قبائل مجتمع ہوے ہین اون مین ایک شخص زہیر بن جناب بن ہبل بن عبداللہ بن کنانہ بن بکر بن عوف بن غدرۃ الکلبی بھی ہے - اسکی راے ایسی اچھی تھی کہ اس کے سبب سے اسے کاہن کہتے تھے - اور اوسکی عمر دو سو پچاس برس کی ہوئی تھی - اور اپنی عمر مین وہ دو سو لڑائیان لڑا تھا - بعض کہتے ہین کہ اوسکی عمر چار سو پچاس برس کی ہوئی تھی - یہ بڑا شجاع مظفر اور صاحب اقبال تھا -

۳ بنی بغیض بن غطفان کی فتح صداء پر اور اونکا ایک حرم بنانا - غطفان پر اسکے عزا کا سبب یہ ہوا تھا - کہ بنی بغیض بن غطفان جب تہامہ سے نکلے - تو سب اکٹھے ہوکر چلے - راستہ مین صداء نے جو مذحج کا ایک قبیلہ تھا اون سے تعرض کیا اور کشت و خون کیا بنی بغیض اسوقت اپنے اہل و عیال اور مال و منال لئے جارہے تھے - وہ اپنے بال بچون کی حفاظت کے لئے خوب لڑے - اور صداء کے اوپر غالب ہوگئے - اور اونھین خوب قتل کیا - اس سے اون کی عزت بڑھ گئی - اور مالدار ہوگئے اور اونٹ بھیڑ اون کے پاس کثرت سے ہوگئے -

جب اونھون نے اپنے مال و دولت کی کثرت دیکھی - تو کہا - کہ ہم بھی مکہ کی طرح ایک حرم بناتے ہین - کہ اوسمین نہ تو کوئی شکار کھیلے گا - اور نہ وہان پناہ گیر پر کوئی زیادتی کرسکے گا - پھر اونھون نے ایک حرم بنایا اور بنی مرۃ بن عوف اوس کے والی مقرر ہوے -

۴ زہیر کا غطفان پر چڑہائی جانا اور اونکے حرم کو بیکار کردینا

جب اس بات کی اور اون کے ارادون کی خبر زہیر بن جناب کو ہوئی تو اوس نے کہا - کہ جبتک بین زندہ ہون ایسا کبھی نہ ہو سکیگا - مین غطفان کو حرم بنانیکے لئے کبھی نہ چھوڑ دنگا - پھر اپنی قوم مین ندا کرائی - اور جب وہ اکٹھے ہوے - تو اون مین کھڑے ہوکر خطبہ کیا - اور غطفان کا اور اون کے ارادون کا سب حال بیان کیا - اور کہا کہ بڑے سے بڑے فخر کی بات جو مین اور میری قوم دنیا مین چھوڑ سکتی ہے وہ یہ ہے کہ غطفان کو ایسا نہ کرنے دین - تمام قوم نے اوسکی رائے کو تسلیم کیا - اور وہ اون کو لیکر غطفان پر گیا - اور اون سے نہایت ہی سخت لڑائی ہوئی - زہیر کو فتح ہوئی - اور جو اوسکا مقصود تھا وہ اوس نے اون سے پورا کرلیا - اور اونکے ایک سوار کو حرم مین پکڑا اور قتل کردیا - اور حرم کی حرمت بیکار کردی پھر اوس نے غطفان پر احسان کیا - اور اون کی عورتین اور مال و اسباب اونھین واپس کردیا - چنانچہ اس باب مین زہیر کے یہ اشعار ہین -

فَلَمْ تَصْبِرْ لَنَا غَطَفَانُ لَمَّا	تَلَاقَيْنَا وَاُحْرِزَتِ النِّسَاءُ
جس وقت کہ ہم سے اور غطفان سے لڑائی ہوئی تو وہ میدان مین نہ ٹھہر سکے - اور اونکی عورتین گرفتار ہوگئین	
فَلَوْلَا الْفَضْلُ مِنَّا مَا رَجَعْتُمْ	اِلَى عَذْرَاءَ شِيمَتُهَا الْحَيَاءُ
اے بنی غطفان اگر ہماری طرف سے تم پر عنایت نہ ہوتی تو تمکو اپنی وہ کنواری لڑکیان نہ ملتین جنکی عادت مین شرم و حیا ہے	
فَدُونَكُمْ دُيُونًا فَاطْلُبُوهَا	وَاَوْتَارًا وَدُونَكُمُ اللِّقَاءُ
اگر تم کو کچھ حوصلہ ہو تو تم پر جو زیادتیان ہم نے کی ہین اور اوسکا قرض ہم پر ہے تم اوسے لیلو اور آؤ لڑ کر اپنے خونون کا انتقام لو	
فَاِنَّا حَيْثُ لَا يَخْفَى عَلَيْكُمْ	لُيُوثٌ حِينَ يَحْتَضِرُ اللِّوَاءُ

لیکن ہم یہ کہے دیتی ہین یہ بات تم پر مخفی نہین ہے کہ جس وقت میدان مین لو آتا ہی تو اوسوقت ہم شیر ہو جاتے ہین

فقد اضحی لحی بنی جناب ۔ فضاء الارض والماء الرواء

اور اسی واسطے زمین کے تمام فضا اور تمام شیرین چشمہ قبیلہ جناب کے حصہ مین آ گئے ہین ؎

نفینا نخوۃ الاعداء عنا ۔ بارماح اسنتھا ظماء

ہم نے اپنے نیزون سے جن کے پیکان خون کے پیاسے ہین اعدا کا نخوت و تکبر سب دور کر دیا ہے

ولولا صبرنا یوم التقینا ۔ لقینا مثل ما لقیت صداء

جس روز کہ ہم لڑے تھے اگر اوس روز ہم صبر نہ کرتے اور میدان مین جمے رہتے تو ہمارا بھی وہی حال ہوتا جو صدا کا اوس روز ہوا تھا

غداۃ تعرضوا لبنی بغیض ۔ وصدق الطعن للنوکی شفاء

کہ جب اونہون نے بنی بغیض سے تعرض کیا تھا حقیقت یہ ہے کہ نیزہ کا ٹھیک ٹھیک لگنا ہی حمقا کے لئے شفا ہوتا ہے

۵ بکر و تغلب پر زہیر کی ولایت اور ابن زیابہ کا اوسے مارنا مگر اوس کا بچکر نکل جانا

بنی بکر اور تغلب سے جو زہیر کی لڑائی ہوئی ہے اوس کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ ابرہہ جب نجد مین آیا تھا تو اوسوقت زہیر اوس کے پاس گیا تھا۔ اور ابرہہ نے اوسکی بڑی عزت کی تھی۔ اور جو جو عرب کے لوگ اوس کے پاس آئے تھے اون سب پر اوسکو فضیلت دی تھی۔ پھر اوسے بکر و تغلب بنی وائل پر امیر کر دیا تھا۔ اور اوسکو اونکا والی بنایا تھا۔

اتفاقاً بکر و تغلب کے ملک مین ایک مرتبہ قحط پڑا۔ اور نہایت ہی سختی ہوئی۔ اور خراج کا دینا اون کو سخت گران ہوگیا۔ اسواسطے زہیر اون سے لڑنے کو کھڑا ہو گیا۔ اور اونکو جبتک کہ اپنا خراج نہ دیدین چرانے سے روکا اس سے اون کے مویشی مرنیکے قریب ہوگئین۔

ایک شخص ابن زیابہ بنی تیم اللہ بن ثعلبہ کا بڑا بھاری بدمعاش تھا جب
اوس نے یہ حالت دیکھی تو زہیر کے پاس اوس وقت آیا جب کہ وہ سو رہا تھا
تیمی نے تلوار لی۔ اور زہیر کے پیٹ مین گھسیڑ دی۔ اور اس طرف سے پیٹ کے
پار تک نکال دی مگر (معلوم ہوتا ہے کہ زہیر چت لیٹا نہ تھا۔ بلکہ کروٹ سے
لیٹا تھا۔ اسلئے وہ اتفاقاً) پیٹ کے صرف کھال کے اندر ہو کر گذری اور
پیٹ کی آنتین وغیرہ نہ کٹین۔ لیکن تیمی نے یہ سمجھا کہ اوس نے زہیر کو قتل
کر دیا۔ اور زہیر جان گیا کہ مین بچ جاونگا۔ اس لئے اوس نے حرکت نہ کی
کہ کہین وہ زخمی کا کام ہی تمام نہ کر دے۔ چپکا پڑا رہا۔ پھر تیمی اپنی قوم کے
پاس گیا۔ اور اون سے کہا کہ مین زہیر کو مار آیا ہون۔ وہ بہت خوش ہوئے
زہیر کے پاس اسوقت اپنی قوم کے چند آدمی تھے۔ اسلئے اوس نے
اپنے لوگون سے کہا۔ کہ مجھے مرا ہوا مشہور کر دو۔ اور بکر و تغلب سے دفن
کرنے کی اجازت لے لو۔ جب وہ اجازت دیدین تو ایک کپڑا لپیٹ کر
دفن کر دو۔ اور مجھے اپنی قوم کے پاس جلد لیچلو۔ اونہون نے ایسا ہی
کیا۔ بکر و تغلب نے اوس کے دفن کرنے کی اجازت دیدی اور اونہون نے
قبر نہایت گہری کھودی اور ایک کپڑا لپیٹ کر اوسے دفن کر دیا۔ جس سے
دیکھنے والون کو کچھ بھی شک نہ ہوا۔ سمجھے کہ زہیر کی لاش دفن کر دی گئی
پھر زہیر کے آدمی اوسے لیکر اپنی قوم مین پہونچے۔ اور زہیر نے وہان
اپنے آدمیون کو اکٹھا کیا۔ اور اس کی خبر بکر و تغلب مین پہونچی تو ابن زیابا
نے یہ اشعار کہے۔

طَعْنَةٌ مَا طَعَنْتُ فِي غَلَسِ اللَّيْلِ زُهَيْراً وَقَدْ تَوَافِي الْخُصُومِ

وہ ایک برچھی کا زخم تھا جو پچھلی رات کی تاریکی مین مین نے زہیر کے مار دیا تھا جس سے دشمنون کے غول کے غول آ آ کر جمع ہو گئے ہین -

حِينَ تَحْمِي لَهُ الْمَوَاسِمَ بَكْرٌ · أَيْنَ بَكْرٌ وَأَيْنَ مِنْهَا الْحُلُومُ

مین نے اوسے اوسوقت مارا تھا کہ جب بکر اوس کے علامتدار اونٹون کی حمایت کرتے تھے اب کہان ہین بکر اور اونکی عقلین کہان چلی گئی ہین (زمانہ جاہلیت مین دستور تھا کہ زبردست اپنے اونٹون کو داغ دیا کرتے تھے - تاکہ لوگ اونکو پہچان جائین کہ یہ اونٹ فلان سردار کے ہین - اور اونھین پہلے پانی پی لینے دین اور اونکے توابع اونٹونکی حمایت کرین)

خَانَنِي السَّيْفُ إِذْ طَعَنْتُ زُهَيْراً · وَهُوَ سَيْفٌ مُضَلَّلٌ مَشْؤُومُ

اس تلوار نے مجھ سے اوس وقت خیانت کی جس وقت کہ مین نے زہیر کو برچھے سے مارا تھا اگر اوسوقت یہ خیانت نہ کرتی یعنی مین اسے بھی چلا دیتا اور ایک تلوار بھی اوسکے مار دیتا تو کام اوسکا تمام کر دیتا - یہ تلوار بڑی کمبخت منحوس ہے

پھر زہیر نے جہان تک ہو سکا یمن والون کو جمع کیا - اور بکر و تغلب پر غزا کی - اونھین بھی یہ معلوم تھا - فریقین کی	۶ زہیر کا یمن والون کو لیکر بکر و تغلب پر جانا اور اوسکی فتح

خوب خوب لڑائیان ہوئین - مگر آخر کو بکر بھاگ گئے - اور تغلب اونکے بعد بھی لڑتے رہے - لیکن آخر کار تغلب کی بھی شکست ہو گئی - اور کلیب اور مہلہل ربیعہ کے بیٹے گرفتار ہو گئے اور اون سب کے مال چھین لئے گئے - اور بنی تغلب کثرت سے مارے گئے - اور اون کے کتنے ہی دلاور اور سردار گرفتار ہو گئے - پھر

زہیر نے اس باب مین ایک قصیدہ کہا اوسمین کے چند اشعار یہ ہین -

أَيْنَ أَيْنَ الْفِرَارُ مِنْ حَذَرِ الْمَوْتِ · إِذْ يَتَّقُونَ بِالْأَسْلَابِ

یعنی (لڑائی کے وقت کوئی لوگ مغلوب ہو جائین - اور اونکی مغلوبیت کی یہ نوبت پہونچ جائے کہ) وہ اپنے بدن کی چیزون سے اپنی حفاظت کرنے لگین تو اوسوقت موت کے خوف سے وہ کہان بھاگ سکتے ہین -

إِذْ أَسَرْنَا مُهَلْهِلاً وَأَخَاهُ · وَابْنَ عَمْرٍو فِي الْقَيْدِ وَابْنَ شِهَابٍ

جب ہم نے مہلہل کو اور اوسکے بھائی (کلیب) کو اسیر کر لیا - اور ابن عمرو کو اور نیز ابن شہاب کو قید مین پکڑ کر ڈالدیا

وسبينا من تغلب كل بيضاء — رقود الضحى برود الرضاب

اور ہم نے تغلب کی تمام گوری گوری لڑکیون کو جو رات کو ہم بستری کی گرم جوشی مین بیدار رہنے کے سبب سے چاشت تک سوتی ہین اور جن کے لعاب دہن چوسنے سے دل ٹھنڈا ہوتا ہی لونڈیان بنا لیا

حين تدعو مهلهلا يا لبكر — ها ءهذي حفيظة الاحساب

اور جس وقت وہ مہلہل کو بکر کے لئے پکارتین اور کہتی تھین - چلو یہی موقع احساب کی حفاظت کا ہے

ويحكم ويحكم أبيح حماكم — يا بني تغلب انا ابن رضاب

اوسوقت اے بنی تغلب تم پر افسوس ہے کہ تمھاری ننگ وناموس غارت ہوگئی - یہ مجھ سے سن لو - کہ مین لعاب دہن کا بیٹا ہون (یعنے جسنے مجھے لعاب دہن پلایا ہی - مین اوسی اپنے باپ کا بیٹا ہون - اور حب ننگ وناموس ہون)

وهم هاربون في كل فج — كشريد النعام فوق الروابي

وہ چارون طرف بھاگتے پھرتے تھے - جیسے شتر مرغ ٹیلون کے اوپر بھاگتے پھرتے ہون

واستدارت رحا المنايا عليهم — بالليوث من عامر وجناب

اور عامر اور جناب کے ہاتھ سے اون پر موت کی چکی خوب گھومی یعنے خوب قتل ہوے -

فهم بين هارب ليس يألو — وقتيل معفر في التراب

پھر تو وہ دو حال سے خالی نرہی - یا تو بھاگتے پھرتے تھے اور بھاگنے مین توقف ہی کرتے تھے یا مقتول گرد آلود پڑے ہوئے تھے

فضل العز عزنا حين نسمو — مثل فضل السماء فوق السحاب

جس وقت ہم فخر کرتے ہین تو اوسوقت ہماری عزت کو دوسرونکی عزت پر وہی فضیلت ہوتی ہے جو آسمان کو ابر پر فضیلت ہے

۷ - زہیر کی لڑائی بنی القین سے

اب رہی اوسکی لڑائی بنی القین کے ساتھ - سو اوسکا سبب یہ تھا کہ زہیر کی بہن اونمین بیاہی گئی تھی - ایک مرتبہ اوسکا آدمی زہیر کے پاس آیا اور ایک تھیلی ریت کی اور ایک تھیلی قتاد درخت کی کانٹونکی لایا - زہیر نے لوگون سے کہا - کہ میری بہن کہتی ہے - دشمن نہایت کثرت سے اور بڑے

شوکت و دبدبہ والے تمھارے پاس آتے ہین - تم بھاگ جاؤ - ایک شخص اونمین جلاح بن عوف السیحمی تھا - اوس نے کہا - کہ ہم تو ایک عورت کے کہنے پر نہین جانے - اسواسطے زہیر تو چلدیا - مگر جلاح ٹھرا رہا - اور صبح کو لشکر آیا - اور جلاح کی تمام قوم کو قتل کر ڈالا - اور جلاح کے اور اون کے مال لیگئے -

اُدہر زہیر نکل کر چلا گیا - اور جاکر اوس نے اپنے خاندان کو جمع کیا - اور نبی جناب کے لوگ اکٹھے کئے اوس لشکر کو بھی اسکی خبر ہوئی - جب یہ اوسکے پاس گیا تو زہیر اون لوگون سے لڑا - اور بڑی دلیری کے ساتھ لڑکر اونھین شکست دی - اور اون کے سردار کو مار ڈالا - اور وہ خائف و خاسر لوٹ گئے -

۸ زہیر کا خالص شراب پیکر مرنا | جب زہیر کی بہت عمر ہوگئی - اور نہایت بوڑھا ہوگیا - تو اوس نے اپنے بھائی کے بیٹے عبداللہ بن علیم کو اپنا خلیفہ بنایا - پھر ایک روز کہا - یاد رکھو - کہ قبیلہ کے لوگ جانیوالے ہین - عبداللہ نے کہا قبیلہ کے لوگ مقیم رہین گے زہیر نے پوچھا - یہ کون ہے جو میری مخالفت کرتا ہی - لوگون نے کہا تیرا بھتیجا - عبداللہ بن علیم - کہا کسی شخص کا بھتیجا اوسکا سب سے بڑا دشمن ہوتا ہے - پھر اس غیرت سے کہ میرے چھوٹے نے میری مخالفت کی اور اوسے میرے مقابلہ کی جرات ہوگئی خالص شراب پی لی - اور مرگیا - اسیطرح خالص شراب پیکر عمرو بن کلثوم التغلبی اور ابو عامر ملاعب الاسنتہ العامری بھی مرے ہین -

یوم البردان

۹ زیاد کی تاخت حجر اور ربیعہ برادر حجر کا اوسکے پیچھے جانا | اس کا قصہ اس طرح ہے کہ زیاد بن ہبولہ جو سلیح بن حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ مین سے تھا شام کا بادشاہ تھا

اوس نے حجر بن عمرو بن معاویہ بن الحارث الکندی پر جو عرب کا نجد اور نواح عراق مین پادشاہ تھا تاخت کی۔ اور حجر کا لقب آکل المرار (یعنی مرار ایک کڑوے درخت کا کہانیوالا) تھا۔ اسوقت حجر کندہ اور ربیعہ کو لیکر بحرین پر غارت کے لئے گیا ہوا تھا۔ یہ خبر کہین زیاد کو لگ گئی۔ وہ حجر اور ربیعہ کے اہل وعیال اور اموال کی غارت کے لئے چڑہ دوڑا کیونکہ اون کے بال بچے تو گھر تھے۔ اور مرد بحرین پر گئے ہوے تھے۔ زیاد نے اون کے اہل وعیال اور اموال لوٹ لئے انہین مین ہند بنت ظالم بن وہب بن الحارث بن معاویہ بھی قید ہو گئی تھی۔ یہ خبر حجر اور کندہ اور ربیعہ کو بھی پہونچی کہ زیاد نے آکر اونکے ملک پر غارت کی ہے۔ اسواسطے وہ اپنے غزوہ سے لوٹے۔ اور ابن الہبولہ کی تلاش مین چلے اور حجر کے ساتھ ربیعہ کے اشراف مین سے عوف بن محلم بن ذہل بن شیبان اور عمرو بن ربیعہ بن ذہل وغیرہ تھے۔ غرض لوگون نے زیاد کو عین ابلغ سے ادہر بردان مین جا لیا۔ زیاد کو اسوقت اطمینان ہو گیا تھا کہ اب دشمن اوسکے پیچھے بھی نہین آئین گے۔ یہ حجر تو پہاڑ کے دامن مین اترا اور بکر و تغلب اور کندہ جو حجر کے ساتھ تھے پہاڑ سے نیچے صحصحان مین ٹھہرے جہان حفیر چشمہ واقع تھا۔

۱۰	عوف اور عمرو کا زیاد کے پاس جانا اور رام اناس کی پیدایش اور عمرو کی زیاد سے نارضی

پھر عوف بن محلم اور عمرو بن ابی ربیعہ بن ذہل بن شیبان نے جلدی کی اور حجر سے کہا۔ ہم زیاد کے پاس آگے جاتے ہین۔ شاید وہ ہماری چیزین جو اوس نے لیلی ہین پھیر دے پھر وہ دونو آگے گئے۔ اور زیاد اور عوف کے درمیان بھائی ڈالا تھا۔ بعد عوف

زیاد کے پاس پھونچا۔ اور اوس سے کہا۔ اے جوان مرد میری بی بی امامہ مجھے دیدے۔ زیاد نے اوسکی عورت اوسے دیدی۔ یہ حاملہ تھی۔ اوس کے پیٹ سے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ عوف نے چاہا کہ اوسے زندہ گاڑ دے لیکن عمرو بن ابی ربیعہ نے اوس بچی کو اوس سے مانگ لیا۔ اور کہا کیا تعجب ہے کہ اوس کے پیٹ سے اناس پیدا ہون۔ اس سے اوسکا نام ام اناس ہوگیا۔ پھر حارث بن عمرو بن حجر آکل المرار سے اوسکا بیاہ ہوا۔ اور اوس کے پیٹ سے عمرو پیدا ہوا جو ابن ام اناس کے نام سے مشہور ہے۔ پھر عمرو بن ابی ربیعہ نے بھی زیاد سے کہا۔ جوان مرد۔ میرے جو اونٹ تو نے لئے ہین وہ مجھے دیدے۔ زیاد نے اوسکے اونٹ بھی اوسے دیدئے۔ اون اونٹون مین ایک سانڈ بھی تھا وہ زیاد کی اونٹنیون مین جانے لگا۔ روکے سے نہین رکتا تھا اسواسطے عمرو نے اوسے پچھاڑ ڈالا۔ زیاد نے اوسکی قوت دیکھکر کہا عمرو اگر تم لوگ بھی شیبان کے ایسے بہادر ہوتے کہ جیسے اونٹون کو پچھاڑتے ہو اسیطرح مردون کو بھی پچھاڑتے تو تم ہی تم ہوتے۔ عمرو نے کہا تو نے جو کچھ واپس کیا یہ احسان تو تو نے تھوڑا کیا مگر یہ بات جو تو نے کہی بڑی بات کہی۔ اسی سے تو نے اپنے اوپر بڑی بلا مول لیلی۔ اب تو اسکا مزہ دیکھے گا۔ یہان سے تو نہ جائیگا۔ کہ میرا سنان تیرے خون سے سیراب ہو جائیگا۔ پھر گھوڑا مار کر حجر کے پاس چلا آیا اور اوس سے کچھ حال بیان نہ کیا۔

۱۱ سدوس اور صلیع کی جاسوسی اور ہند حجر کی جورو کی بیوفائی۔

پھر حجر نے سدوس بن شیبان بن ذہل اور صلیع بن عبد غنم کو زیاد کی خبر لینے کے واسطے بھیجا۔ کہ وہ جائین اور اوسکے لشکر کی کیفیت سے آکر اطلاع دین۔ یہ دونون نکلے۔ اور رات کے وقت اوس کے

لشکر مین پھونچے۔ اوسوقت زیاد نے مال غنیمت تقسیم کیا تھا۔ اور شمع لیکر لوگون کو خرما اور مسکہ کہلا رہا تھا۔ جب لوگ کھانا کھا چکے۔ تو اوس نے ندا کر دی۔ کہ جو شخص لکڑی کا ایک گٹھہ لا دے اوسے خرما ایک ہانڈی بھر ملین گی۔ اسواسطے سدوس اور صیلع گئے۔ اور لکڑیان بین بین کر لائے۔ اور دو ہانڈی بھر خرما لئے اور زیاد کی قبہ کے پاس بیٹھے۔ پھر صیلع تو لوٹ گیا۔ اور حجر کے پاس جاکر زیاد کے لشکر کی کیفیت جو اوس نے دیکھی تھی بیان کی۔ اور اوسے خرما دکھائے۔

اُدھر سدوس نے کہا۔ کہ مین تب تک لوٹ کر نہ جاؤنگا۔ جب تک کہ کوئی بڑی بات نہ دیکھ لون۔ وہ اونھین لوگون مین بیٹھا رہا۔ اور اونکی باتین سنتا رہا۔ ہند حجر کی جورو زیاد کے پیچھے قید مین تھی اوس نے زیاد سے کہا۔ کہ یہ خرما حجر کے پاس ہجر سے تحفہ مین آئے تھے۔ اور یہ گھی دومۃ الجندل سے آیا تھا۔ پھر زیاد کے آدمی اوسکے پاس سے چلے گئے سدوس نے جو اپنے ہاتھ پانون ہلائے تو اسکا ہاتھ اندھیرے مین کسی پاس کے بیٹھنے والے کے لگ گیا۔ سدوس اس اندیشہ سے بول اٹھا تو کون ہے۔ کہ کہین وہی یہ نہ کہنے لگے کہ یہ غیر آدمی یہان کون بیٹھا ہے۔ اوس شخص نے کہا فلان بن فلان ہون۔ پھر سدوس زیاد کے قبہ کے پاس ایسا قریب چلا گیا۔ کہ اونکی باتین سنائی دینے لگین۔ زیاد حجر کی جورو کے پاس گیا۔ اور اوس سے بوس وکنار کرنے لگا۔ اور اوس سے پوچھا بتا اب حجر کہان ہوگا۔ اوس نے کہا کہان ہوگا۔ وہ یقینا تیرا پیچھا اوس وقت تک نہ چھوڑیگا کہ شام کے سرخ محلات نہ نظر آجائین۔ مین تو یہ جانتی ہون کہ شیبان کے سوارون کو وہ بھڑکا رہا ہے اور وہ اوسے بھڑکا رہے ہین۔

کہ چلو چلو۔ وہ ایسا غضبناک شخص ہے کہ منھ سے اوسکے غصہ مین ایسے جھاگ نکلتے ہین جیسا مار کھاتے وقت اونٹ کے منھ سے جھاگ نکلا کرتے ہین جہانتک ہوسکے بھاگ بھاگ۔ کیونکہ تیرے پیچھے ایسا پچہ لگو لگا ہوا ہے۔ کہ وہ بڑا تیز اور اوس کے پاس آدمی بکثرت ہین۔ اور وہ بڑا زبردست اور اوسکی رائے صائب ہے۔ زیاد نے یہ سنکر اوس کے طپانچہ مارا۔ اور کہا۔ کہ جو تو یہ کہتی ہے۔ اسلئے کہتی ہے کہ تجھے اوس سے محبت ہے۔ ہند نے کہا۔ یہ بالکل غلط ہے۔ میرے نزدیک نہ تو اوس سے بڑھکر کوئی میرا دشمن ہے اور نہ اوس سے بڑھکر کوئی صاحب حزم ہے۔ وہ حالت خواب اور بیداری دونوین احتیاط سے نہین چوکتا۔ اگر اوسکی آنکھین سوتی ہون تو ضرور اوسکا کوئی نہ کوئی عضو جاگتا ہوگا۔ اوسکا یہ قاعدہ تھا کہ جب سوتا تو مجھ سے کہدیتا تھا۔ کہ دودھ کا پیالہ اوس کے پاس رکھدون۔ اتفاقاً ایک مرتبہ رات کے وقت وہ سو رہا تھا۔ اور مین اوس کے قریب بیٹھی اوسے دیکھ رہی تھی۔ کہ اوسکی طرف ایک کالا سانپ آیا۔ اور سر کی طرف گیا۔ اوس نے سر اپنا ہٹا لیا۔ پھر وہ سانپ اوس کے ہاتھ کی طرف کو جھکا۔ اوس نے ہاتھ بھی سمیٹ لیا۔ پھر پانو کی طرف گیا۔ پانو بھی سمیٹ لیا۔ پھر وہ پیالہ کی طرف گیا۔ اور اوسمین سے دودھ پیکر زہر اُگل دیا۔ مین نے دل مین کہا اچھا ہوا۔ یہ بیدار ہوکر جب پیئے گا تو مر جائیگا۔ اور میرا پیچھا چھوٹ جائیگا پھر وہ خواب سے اوٹھا۔ اور مجھ سے پیالہ مانگا۔ مین نے اوسے وہ پیالہ دیدیا۔ اوس نے سونگ کر اوسے اُلٹ دیا۔ اور دودھ بہا دیا۔ پھر پوچھا کہ سانپ کہان گیا۔ مین نے کہا مین نے تو نہین دیکھا۔ کہا جھوٹ بولتی ہے۔ یہ سب باتین سُنکر زیاد نے

سنین۔ پھر چلا اور حجر کے پاس آیا اور آکر یہ بیان کیا۔

اتاك المرجفون بامر غیب	علی دهش وجئتك بالیقین

اس فساد کے خبروں مین غور کرنیوالے جو تیرے پاس آئے حیرانی کے باعث ظنی خبرین لائے۔ مگر مین یقینی خبر لایا ہون۔

فمن یك قد اتاك بامر لبس	فقد آتی بامر مستبین

وہ لوگ تیرے پاس مشتبہ خبرین لائے ہون تو لائے ہون۔ مگر مین تو تیرے پاس صاف صریح خبرین لایا ہون

۱۲ حجر کا مرار کو کھانا اور اوس کا لقب آکل المرار ہونا۔

پھر سدوس نے جو حال سنا تھا۔ اوسکا سارا قصہ حجر سے بیان کیا اسوقت حجر کے غصہ کا حال نہ پوچھو۔ اوسکے پاس مرار کے پتے تھے جنھین وہ ہاتھون مین دل لگی کے طور پر لئے ہوئے تھا مگر اس حال کو سنکر غصہ مین اونھین منھ مین رکھ لیا۔ اور کھانے لگا۔ اور کھائے چلا گیا۔ غصہ کے جوش مین اوسے اوسکی تلخی معلوم بھی نہ ہوئی۔ جب سدوس اپنی باتین کہہ چکا۔ تو حجر کو اوسکی تلخی کا ذائقہ معلوم ہوا۔ اسواسطے اوس کا نام آکل المرار پڑگیا۔ مرار ایک بوٹی ہوتی ہے جو سخت کڑوی ہوتی ہے۔ اور کوئی جانور اوسے کھائے تو مرجاتا ہے (اونٹ اوسے کہاتا ہے تو ہونٹ لٹک جاتے ہین۔ اور دانت دکھائی دینے لگتے ہین)

۱۳ حجر کا شامیون سے لڑکر اونھین شکست دینا اور زیاد اور ہند کا قتل

پھر حجر نے منادی کرائی اور سوار ہوکر زیاد کی طرف چلا۔ اور سخت لڑائی ہوئی۔ زیاد کو شکست ہوئی۔ اور شام والے بھاگے۔ اور نہایت کثرت سے مارے گئے۔ اور بکر و کندہ نے جو غنائم اور لونڈی غلام شامیون کے پاس تھے سب چھڑا لئے۔ اور سدوس نے

زیاد کو پہچان لیا - اور اوس سے چپٹ گیا - اور پچھاڑ کر گرفتار کر لیا - جب عمرو بن
ابی ربیعہ نے دیکھا - تو اوس نے از راہ حسد کے زیاد کو برچھے سے مار ڈالا -
سدوس کو اس سے بڑا غصہ آیا - اور کہا تو نے میرے قیدی کو مار ڈالا - اوسکی
دیت تو بادشاہون کی دیت تھی - یہ دونو شخص حجر کے پاس مقدمہ لیکر گئے
حجر نے عمرو کو اور اوسکی قوم کو حکم دیا - کہ سدوس کو پادشاہ کی دیت دین - اور
اپنے پاس سے کچھ مال دیکر عمرو کی مدد کی -

پھر حجر نے اپنی زوجہ ہند کو پکڑا - اور دو گھوڑون سے اوسے باندھا -
پھر گھوڑون کو بھگا دیا کہ جس سے اوسکے ٹکڑے ہو گئے - بعض کہتے ہین کہ
حجر نے اوسے جلا دیا تھا - اور یہ شعر حجر نے کہے ہین -

اِنَّ مَنْ غَرَّہُ النساءُ بِشَیٍٔ	بعدَ ھِنْدٍ لجاھلٌ مغرورُ
ہند کا حال سننے کے بعد بھی جو شخص عورتون کی کسی بات سے دہوکہ کھائے تو جان لو کہ وہ بڑا ہی جاہل اور فریب کھایا ہوا ہے	
حُلوۃُ العینِ والحدیثِ ومُرٌّ	کلُّ شیٍٔ اَجَنَّ منہا الضمیرُ
عورتونکی آنکھین اور باتین ہی شیرین ہوتی ہین - باقی وہ کل باتین جو اونکے دل مین پوشیدہ ہوتی ہین سخت کڑوی ہوتی ہین -	
کل انثی وان بدا لک منہا	آیۃ الحب حُبُّہا خیتعورُ
کوئی عورت کیون نہو اور کیسی ہی ظاہر مین محبت کی علامتین تجھے اوس سے کیون نہ دکھائی دیتی ہون مگر اونکی محبت کو بقا نہین ہوتی	

پھر وہ حیرہ کو لوٹ گیا -

۱۴ حجر اور ابن ہبولہ کے معاصر ہونے پر اعتراض اور اوسکی توجیہ

ہم کہتے ہین - کہ یہ جو بعض علما نے بیان کیا ہے کہ زیاد
بن ہبولہ السلیحی ملک شام نے حجر پر غزا کی تھی یہ صحیح نہین ہے

کیونکہ ملوک سلیح اطراف شام کے میدان فلسطین سے قنسرین تک کے رہنیوالے تھے
اور یہ ملک رومیون کے قبضہ مین تھا۔ اور اونھین سلیح سے غسان نے یہ ملک
لیا تھا۔ اور یہ سب کے سب شاہان روم کے عمال تھے۔ او سیطرح جیسے حیرہ کے
پادشاہ اہل فارس کے عمال تھے۔ اور عرب پر حکومت کرتے تھے۔ اور سلیح
اور غسان شام کے خود مختار پادشاہ نہ تھے۔ بلکہ ایک بالشت زمین بھی خود
مختارانہ طور پر اون کے قبضہ مین نہ تھی۔ اور اونکا یہہ کہنا کہ وہ شام کے پادشاہ
تھے بالکل صحیح نہین ہے۔

اور جو زیاد بن ہبولہ السلیحی مشارق شام کا پادشاہ ہوا ہے وہ حجر آکل المرار
سے ایک مدت دراز پہلے ہوا ہے کیونکہ حجر تو حارث بن عمرو بن حجر کا دادا ہے
جو قباد پدر نوشیروان کے زمانہ مین حیرہ اور عراق عرب کا پادشاہ تھا۔ اور
قباد اور ہجرت نبوی کے درمیان ایک سوتیس برس کا فرق ہے۔ اور غسان
جو اطراف شام پر سلیح کے بعد پادشاہ ہوئے ہین چھ سو برس اور ایک قول کے
بموجب پانچ سو برس اور کم سے کم جو مین نے سنا ہے تین سو سولہ برس
پادشاہ رہے ہین۔ اور یہ لوگ سلیح کے بعد ہوے ہین۔ اور زیاد ملوک سلیح مین
آخری پادشاہ نہ تھا۔ اس سے اس مدت مین اور بھی کچھ زیادتی ہوگئی۔ اسلیے
یہ ایک بہت بڑا تفاوت ہوگیا۔ پھر یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ ابن الہبولہ پادشاہ
حجر کے زمانہ مین ہو۔ اور اوسپر تاخت کرے۔

لیکن چونکہ عرب کے راوی اس امر کو بالاتفاق بیان کرتے ہین۔ اسواسطے
اسکی توجیہ کرنا ضرور ہے۔ جو توجیہ اسکی اچھی ہوسکتی ہے وہ یہ ہے۔ کہ زیاد ابن الہبولہ

جو حجر کا معاصر تھا۔ اسے کسی قوم کا رئیس مانا جائے یا اطراف شام کے کسی حصہ کا متغلب سمجھا جائے تاکہ یہ روایت ٹھیک ہو سکے۔ واللہ اعلم

ابو عبیدہ نے اس یوم کا ذکر کیا ہے۔ لیکن اوس نے یہ نہین کہا ہے کہ ابن ہبولہ سلیح مین سے تھا۔ بلکہ کہا ہے کہ وہ غالب بن ہبولہ غسان کے پادشاہون مین سے تھا۔ اور یہ بھی اوس نے نہین بیان کیا کہ حجر حیرہ کو لوٹ گیا اگر یہ بیان صحیح مانا جائے تو پھر کسی طرحکا کوئی وہم باقی نہین رہتا۔

حجر امری القیس کے باپ کا قتل اور اوسکے قتل سے جو لڑائیان پیدا ہوئین امری القیس کی وفات تک

۱۵ بکر بن حجر اور عمرو اور حارث کی حکومت

اول تو ہم اس باب مین اوسکا سبب بیان کرتے ہین کہ جس سے یہ لوگ عرب کے نجد مین پادشاہ ہوئے تھے اور پھر ہم اس حادثہ کا اوس کے قتل وغیرہ تک کا بیان کرتے ہین۔

اس زمانہ مین بکر کی سفہا اپنی قوم کے عقلا پر غالب ہو گئے تھے۔ اور اونھین کے ہاتھ مین سب اختیار چلا گیا تھا اور قوی ضعیفون پر ظلم کرتے تھے۔ اسواسطے عقلا نے اپنے معاملہ مین غور کیا۔ اور یہ رائے قرار پائی کہ اپنی قوم مین ایک پادشاہ مقرر کیا جائے جو ظالم سے مظلوم کا انصاف دلائے۔ عربون نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ اگر پادشاہ عربون مین سے کوئی ہوگا تو ایک قوم اوسکی اطاعت کرے گی۔ اور دوسری قوم اوس سے بغاوت کرے گی۔ اسواسطے جو کوئی پادشاہ ہو وہ کسی غیر قوم کا ہو۔ اسلئے یہ لوگ اکٹھے ہو کر یمن کے کسی تُبّع کے پاس گئے یہ تبابعہ عربون کے نزدیک ایسے ہی تھے جیسے مسلمانون

کے نزدیک خلفا تھے۔ عربون نے تبع سے جاکر کہا کہ ہم پر کسی کو پادشاہ کردو اوس نے اون پر حجر بن عمرو آکل المرار کو پادشاہ کردیا۔ یہ حجر اون کے یہان آیا اور بطن عاقل مقام مین رہنے لگا۔ اور بکر کو لیکر تاخت وتاراج شروع کی اور لخمیون کے پاس بکر کا جو علاقہ تھا وہ اون سے چھین لیا اور مدت تک حکومت کرنیکے بعد مر گیا۔ اور بطن عاقل مین ہی مدفون ہوا۔

جب یہ مر گیا تو اوس کے بعد اوسکا بیٹا عمرو بن حجر آکل المرار پادشاہ ہوا جسے مقصور بھی کہتے ہین۔ کیونکہ اس نے صرف اپنے باپ کے ملک پر قصر کیا اور اوسے کچھ نہ بڑھایا تھا۔ اسکا بھائی معاویہ جسے جون کہتے ہین یمامہ کا حاکم تھا۔ پھر جب عمرو بھی مر گیا تو اوسکا بیٹا حارث بن عمرو پادشاہ ہوا۔ جسکی حکومت بڑی زبردست تھی۔ اور دور دور اوسکا شہرہ ہو گیا تھا۔

۱۶ حارث کا مزدکی ہوکر حیرہ کا پادشاہ ہونا اور نوشیروان کے وقت مین منذر کا حارث کے خاندان والون کو قتل کرنا

پھر جب قباد بن فیروز فارس کا پادشاہ ہوا۔ تو اوسکے زمانہ مین مزدک پیدا ہوا۔ اور جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے لوگون کو زندقہ کی ہدایت کرنے لگا۔ قباد نے اوس کا مذہب قبول کر لیا۔ اسوقت منذر بن ماء السما اکا سرہ کا حیرہ اور اوس کے نواحی کا عامل تھا۔ قباد نے چاہا کہ اوسے بھی اپنے مذہب مین داخل کر لے۔ اوس نے انکار کیا۔ اس لئے قباد نے حارث بن عمرو سے درخواست کی۔ اوس نے قباد کا مذہب اختیار کر لیا۔ اسواسطے قباد نے اوسے حیرہ پر عامل کر دیا۔ اور منذر کو حکومت سے نکالدیا اس باب مین روایتین مختلف ہین۔ جن کا بیان قباد کے زمانہ مین ہم کر چکے ہین۔

پھر یہ حالت برابر قباد کے اخیر زمانہ تک رہی۔ لیکن جب قباد کے بعد اوسکا بیٹا نوشیروان بادشاہ ہوا۔ تو اوس نے مزدک اور مزدکیون کو مار ڈالا۔ اور منذر بن ماء السما کو حیرہ کا پھر والی مقرر کیا۔ اور حارث بن عمرو کو بلایا۔ جو اوس وقت انبار مین تھا۔ اور وہ وہین رہا کرتا تھا۔ یہ سُن کر وہ اپنی اولاد اور مال و دولت اور بی بی کو لیکر بھاگ گیا۔ اور منذر تغلب اور ایاد اور بہرا کے سوار لے کر اوس کے تعاقب مین گیا۔ لیکن وہ کلب کے علاقہ مین پہونچکر بچ گیا۔ مگر اوس کا مال و اسباب لٹ گیا۔ اور بی بی پکڑی گئی۔ اور تغلب نے اڑتالیس آدمی بنی المرار کے پکڑ لئے۔ جن مین عمرو اور مالک حارث کے بیٹے بھی تھے۔ جب یہ لوگ منذر کے پاس گئے۔ تو اوس نے دیار بنی مرینا مین انھین قتل کرا دیا۔ چنانچہ عمرو بن کلثوم (التغلبی) ان کی نسبت کہتا ہے۔

فآبُوا بالنّہابِ و بالسبایا*	و ابنا بالملوک مصفدینا

اور نیز امرء القیس نے بھی انکی نسبت ذکر کیا ہے۔

ملوکٌ من بنی حجر بن عمرو	یُساقون العشیّۃ یقتلونا
فلو فی یوم معرکۃ اُصیبوا	ولکن فی دیار بنی مرینا
ولم تُغسل جماجمہم بغسل	ولکن فی الدماء مُزمّلینا
تُظلّ الطیر عاکفۃ علیہم	وتنتزع الحواجب والعیونا

۱۷ حارث کی موت ایک ہرن کا گرم جگر کھانے سے	پھر حارث دیار کلب مین مقیم ہو گیا۔ اوس کے مرنے کی نسبت دو روائتین ہین۔ کلب بولتے ہین کہ اونھون نے اوسے

* ترجمہ کے لئے جلد سوم کا فقرہ (۱۵۰) دیکھو

مار ڈالا۔ مگر علماے کندہ بیان کرتے ہین۔ کہ وہ ایک مرتبہ شکار کو گیا تھا۔ وہان ہرنون مین ایک بارہ سنگھا تھا۔ اوس کے پیچھے جھپٹا۔ جب وہ ہاتھ نہ آیا تو جوش مین آکر قسم کھائی۔ کہ اس کا جگر کھانے تک مین اور کچھ نہ کھاؤنگا اسواسطے سوار اوس کے پیچھے گئے۔ اور تین روز کے بعد وہ ہاتھ آیا۔ حارث بھوک کے مارے مرنے کے قریب ہوگیا تھا۔ اوس کے پیٹ کی چیزین بھونی گیئن۔ اور جلدی مین حارث نے اوس کے جگر کا ایک گرم پارچہ کھا لیا۔ اوس سے حارث مرگیا۔

۱۸ حارث کا اپنے چار بیٹون کو عرب کے قبائل پر جدا جدا حاکم مقرر کرنا۔

جب حارث حیرہ مین تھا۔ تو اوسوقت قبائل نزار کے کتنے ہی اشراف اوس کے پاس آئے تھے۔ اور اوس سے کہا تھا کہ ہم تیرے مطیع ہین۔ تجھے معلوم ہے کہ ہمارے درمیان شر و فساد اور کشت و خون رہا کرتا ہے۔ ہم ڈرتے ہین کہ کہین ایسے ہی لڑ لڑ کر ہم فنا نہ ہوجائین۔ تو اپنے بیٹون کو ہمارے ساتھ بھیجدے۔ وہ چلکر ہمارے درمیان مین رہین۔ اور جب ہم مین جھگڑا ہوا کرے تو ہمارے درمیان جھگڑنے والون کو ایک دوسرے سے بچایا کرین۔ اسواسطے حارث نے اپنی اولاد کو قبائل عرب مین جگھ جگھ بھیجدیا تھا۔ اور اپنے بیٹے حجر کو بنی اسد بن خزیمہ اور غطفان پر حاکم کیا تھا۔ اور شرحبیل کو جو یوم الکلاب مین مارا گیا تھا بکر بن وائل کے تمام قبیلہ پر اور کسیقدر اور لوگون پر مقرر کیا تھا اور معدی کرب کو قیس عیلان وغیرہ طوائف پر بھیجا تھا۔ اس معدی کرب کو غلفا (اوپٹن لگایا ہوا) بھی کہتے تھے۔ اور اسکی وجہ یہ تھی۔ کہ وہ اپنے سر کو

خوشبو کا اوبٹن لگایا کرتا تھا۔ اور سلمہ کو تغلب اور نمر بن قاسط اور بنی سعد بن زید مناہ بنی تمیم کا سردار کیا تھا۔

۱۹ حجر کا بنی اسد کو اور بنی اسد کا حجر کو قتل کرنا

غرض حجر مدت تک بنی اسد مین رہا۔ وہ اپنے مایحتاج کے واسطے ان سے کچھ خراج اور کچھ جزیہ سالانہ لیا کرتا تھا ایک مدت تک تو وہ لیتا رہا۔ اور وہ اوسے برابر دیتے رہے۔ مگر ایک مرتبہ جب اوس نے اپنے آدمی خراج لینے کو بھیجے۔ بنی اسد تہامہ مین تھے۔ تو اوبھون نے اسکے آدمی کو مار کر نکالدیا۔ جب اسکی حجر کو خبر ہوئی۔ تو اوس نے ربیعہ کی کچھ فوج لی۔ اور اپنے بھائی معدی کرب سے قیس اور کنانہ کے آدمی لئے اور بنی اسد پر پہونچا۔ اور اون کے سرداروں کو اور بزرگون کو پکڑا۔ اور (ذلت کے سبب اوبھین تلوارون سے نہین بلکہ) ڈنڈون سے قتل کیا۔ اور اونکا مال ضبط کرلیا۔ اور اوبھین تہامہ کو نکالدیا۔ اور اونکے اشراف کی ایک جماعت قید کرلی۔ جن مین عبید بن الابرص شاعر بھی تھا۔ اس شاعر نے کچھ شعر کہے اور حجر کو اون پر مہربان کیا۔ جب اوس کے دل مین رحم آگیا۔ تو اوس نے کسی شخص کو بھیجا۔ کہ اوبھین اپنے گھرون کو بلالائے۔

جب وہ لوگ چلے۔ اور اپنے وطن سے ایک منزل پر رہے۔ تو ایک کاہن نے جس کا نام عوف بن ربیعہ بن عامر الاسدی تھا اون سے کہا۔ کہ ایک بڑا پادشاہ قتل ہوگا۔ اور کل صبح ہی اوسکے کپڑے اتار لئے جائینگے۔ لوگون نے کہا وہ کون پادشاہ ہے۔ کہا وہ حجر ہے۔ اسواسطے یہ لوگ سوار ہوے۔ اور بے تحاشا میدان اور پہاڑ طے کرتے ہوے حجر کے لشکر تک پہونچے

اور اوسے قبہ مین جالیا۔ اور مار ڈالا۔ علبا بن الحارث الکاہلی نے اوس کے
نیزہ مارا اور قتل کیا تھا۔ جسنے پہلے اوس کے باپ کو قتل کیا تھا۔ جب بنی اسد
نے اوسے قتل کر دیا۔ تو کہا اے معشر کنانہ وقیس تم تو ہمارے بھائی اور
ہمارے بنی عم ہو۔ اور یہ شخص تم سے بعید النسب ہے۔ اور اوسکی سیرت کو
بھی تم دیکھ چکے ہو۔ اور جو کچھ اوس نے اور اوسکی قوم نے تمھارے ساتھ
کیا ہے وہ تم سب جانتے ہو۔ تمھین چاہیے کہ اونھین لوٹ لو۔ اسلئے وہ اوسکے
اہل وعیال پر دوڑے۔ اور اونھین لوٹ لیا۔ اور حجر کو ایک سپید چادر مین
لپیٹ کر راستہ مین ڈالدیا۔ جب قیس اور کنانہ نے دیکھا۔ تو اوس کے
کپڑے اتار لئے اور عمرو بن مسعود نے اوس کے اہل وعیال کو پناہ دی
بعض یہ بھی کہتے ہین۔ کہ جب حجر نے دیکھا۔ کہ بنی اسد اوس کے
برخلاف جمع ہوے ہین۔ تو اوسے اندیشہ ہوا۔ اور عویمر بن شجنہ کو جو بنی عطارد
بن کعب بن زید بن مناہ بن تمیم مین تھا اپنی بیٹی ہند بن حجر کو اور اپنی بال بچون
کو سپرد کیا۔ اور بنی اسد سے کہا۔ کہ جب تمھارا یہ حال ہے تو مین تمھارے
یہان سے جاتا ہون۔ اور تمھین چھوڑتا ہون تم جو چاہے سو کرو۔ مجھے کچھ
مطلب نہین۔ اسپر اونھون نے اوسے رخصت کر دیا۔ اور وہ وہان سے
چلا گیا۔ اور ایک مدت تک اپنی قوم مین جاکر رہا۔ اور ایک بڑی جمعیت
فراہم کی اور بنی اسد پر چڑھکر آیا۔ بنی اسد بھی جمع ہوے۔ اور آپسمین کہا کہ
اس شخص نے تمھین مغلوب کرلیا۔ تو بچون کی طرح تمھارا جو چاہے گا وہ حال کریگا
اس لئے اپنے تمام عیش وراحت کو اب چھوڑ دو۔ اور عزت دار ہوکر مر جاؤ۔

وہ سب اکھٹے ہوے۔ اور حجر کی طرف چلے۔ اور مقابل ہوکر خوب لڑے۔ اسوقت اونکا حاکم علبا بن الحارث تھا۔ اوس نے حجر پر حملہ کرکے اوسے برچھے سے مار ڈالا اور کندہ اور اوس کے ساتھی سب بھاگ گئے۔ اور بنی اسد نے حجر کے اہل بیت کو بھی پکڑ لیا۔ اور اوس کا تمام مال و اسباب لوٹ لیا۔ جسکی غنیمت سے اونکے ہاتھ بھر گئے۔ اور اوس کی لونڈیاں اور عورتین وغیرہ بھی اونکے ہاتھ آگئین۔ اور اونھون نے باہم تقسیم کرلین۔

۲۰ حجر کے قتل کی خبر اور وصیت امرالقیس کو پہونچنا اور اوسکا بنی اسد سے انتقام لینے کا ارادہ کرنا۔

یہ بھی ایک روایت ہے۔ کہ حجر میدان جنگ مین قید ہوگیا تھا اور قبہ مین قید کردیا گیا تھا۔ وہان علبا کی بہن کے بیٹے نے اوسے چھری سے مار ڈالا۔ جو اوسکے پاس تھی۔ کیونکہ حجر نے اوس کے باپ کو قتل کیا تھا۔ جب اوس نے حجر کو زخمی کیا۔ تو اوسے بالکل قتل نہین کیا۔ اسیر حجر نے وصیت لکھی۔ اور ایک شخص کو وہ تحریر دیکر کہا کہ میرے بیٹے نافع کے پاس جا جو اوس کا سب سے بڑا بیٹا تھا۔ اگر وہ روے اور پکار مچاے تو اوس سے کچھ مت کہ۔ اور اسی طرح سے میرے جتنے بیٹے ہین اون سب کے پاس الگ الگ جا اور امرالقیس تک اسی طرح کر جو سب سے چھوٹا ہے ان مین جو اضطراب اور جزع و فزع نہ کرے۔ اوسے میرے گھوڑے اور ہتیار اور میری وصیت دے۔ اوسکی وصیت مین یہ لکھا ہوا تھا۔ کہ میرا اس طرح سے حال گزرا ہے اور فلان شخص نے مجھے قتل کیا ہے۔ وہ شخص حجر کی وصیت کے موافق اوس کے بیٹے نافع کے پاس گیا۔ اوس نے سنتے ہی دھول اپنے سر پر ڈالی۔ اس سے وہ دوسرے تیسرے وغیرہ

بیٹون کے پاس گیا۔ اور اون سب نے ایسے ہی کیا۔ آخرکار وہ امرء القیس کے پاس آیا۔ وہ اوسوقت ایک اپنے ندیم کے ساتھ شراب پی رہا اور نرد کھیل رہا تھا۔ جب قاصد نے کہا۔ حجر مارا گیا تو اس نے کچھ التفات نہ کیا۔ اور اپنے کام مین لگا رہا۔ ندیم نے ہاتھ کھینچ لیا۔ اس لئے امرء القیس نے کہا کھیلو آخر کھیل تمام ہو گیا۔ تب اپنے ندیم سے اوس نے کہا۔ مین تیری بازی مین خلل نہین ڈال سکتا تھا۔ پھر قاصد سے اپنے باپ کا کل حال پوچھا۔ اور اوس نے تمام حال اوسے سنایا۔ یہ سن کر اوس نے کہا شراب اور عورتین مجھ پر اوس وقت تک حرام ہین کہ جب تک مین بنی اسد کے سو آدمی اپنے باپ کے عوض مار ڈالون اور سو اون کے پکڑ کر نہ آزاد کردون۔

حجر نے امرء القیس کو اسوجھ سے نکالدیا تھا کہ وہ شعر کہا کرتا تھا جسے وہ ناپسند کرتا تھا۔ امرء القیس کی مان کا نام تھا فاطمہ بنت ربیعہ بن الحارث۔ اور وہ کلیب بن وائل کی بہن تھی۔ امرء القیس کا قاعدہ تھا کہ عرب کے قبائل مین ادہر ادہر گھوما کرتا اور تالابون پر بیٹھتا اور شراب پیا کرتا اور شکار کھیلا کرتا تھا۔ کہ اسی مین اوسے باپ کے قتل کی خبر دمون مین آئی جو یمن کے ملک مین ایک مقام کا نام تھا۔ جب اوس نے یہ خبر سنی تو کہا۔

تطاول اللیل علینا دمّون		دمون انا معشر یمانون

اسے دمون دمون ہم کو یہان ایک زمانہ گزر گیا۔ ہم لوگ یمانی ہین۔ اور اپنی قوم کو دوست رکھتے ہین

	وانا لقومنا محبون	

یعنے اب وطن کو جائین گے۔

پھر کہا - میرے باپ نے لڑکپن مین مجھے خراب کیا اور اب جوانی مین مجھ پر اپنے خون کا بوجھ ڈال گیا - لا صحوا لیوم ولا سکر غداً الیوم خمر وغداً امر (آج توبے پئے چین نہین لونگا - اور کل پھر کبھی نشہ نہ کرونگا آج شراب ہے اور کل کام ہے یعنے لڑائی ہے) پھر یہ قول اوسکا مثل ہو گیا -

۲۱ امرء القیس کا بکر اور تغلب کو بنی اسد پر لیجانا اور دہوکہ سے بنی کنانہ کو مارنا اور بنی اسد کو قتل کرنا

پھر وہان سے چلدیا - اور بنی بکر و تغلب مین آکر اونسے بنی اسد کے برخلاف نصرت کی درخواست کی - وہ اوسکی مدد کے لئے راضی ہو گئے - پھر اوس نے بنی اسد کی طرف اپنے جاسوس بھیجے - لیکن بنی اسد چونک گئے اور بنی کنانہ مین جاکر پناہ گیر ہو گئے مگر امرء القیس کے جاسوس اون کے ساتھ ساتھ گئے - علباء بن الحرث نے بنی اسد سے کہا - کہ امرء القیس کے جاسوس پھر رہے ہین - تعجب نہین کہ تمھاری خبر اوتھون نے امرء القیس کو پہونچا دی ہو - اور تم یہان بنی کنانہ مین ٹھرے ہوے ہو - یہان ٹھرنا مناسب نہین بہتر ہے کہ یہان سے رات مین چلدو - اور اسکا حال بنی کنانہ سے بھی نہ کہو - بنی اسد اسواسطے چلدئے - ادہر امرء القیس بکر و تغلب وغیرہ کو لیکر چلا - اور بنی کنانہ مین پھونچا - اور سمجھا کہ یہی بنی اسد ہین - اسواسطے اونھین مارنا شروع کردیا اور یالثارات الملک یالثارات الہمام کے نعرہ مارنے لگا اوتھون نے کہا کہ جہان پناہ ہم نے حضور کے آدمی کو نہین مارا ہے - ہم تو بنی کنانہ ہین آپ بنی اسد سے جاکر انتقام لیجئے - وہ لوگ کل ہی یہان سے گئے ہین اسواسطے وہ بنی اسد کی طرف چلا - مگر وہ اوس رات مین اوس سے بچکر نکل گئے

اور ہاتھ نہ لگے۔ تب اوس نے اس باب مین یہ شعر کہے۔

الا یا لہف نفسی اثر قوم	ہُو کانوا الشفاء فلو یصابوا

انسوس مجھ پر مین ایک قوم کے پیچھے چلا تھا جن کا ملنا میرے دل کو شفا بخشتا اگر وہ نہ ملے۔

وقاھم جدّھم ببنی ابیھم	وبالاشقین ما کان العقاب

اون کا نصیب اچھا تھا اوس سے وہ بچ گئے اور اون کے عوض اونکے دادا کی اولاد وبال مین پھنس گئی۔ اور اشقین مین دینے جو لوگ اشقین مین تھے اور جن سے مراد بنی کنانہ ہین اونپر عقاب جا پہنچا تھا

وافلتھن علباء جریضا	ولو ادرکنہ صفر الوطاب

اور علبا نے جو سخت مغموم تھا اون کے سوا۔ ون کو بچا لیا۔ اگر وہ مجھے مل جاتا تو مارا ہی جاتا

یہان امرءالقیس کا مطلب بنی ابیھم سے کنانہ سے ہے۔ کیونکہ اسد اور کنانہ دونو خزیمہ کے بیٹے اور آپس مین بھائی تھے۔ اور لو ادرکنہ صفر الوطاب۔ کا مطلب یہ ہے۔ کہ وطاب مشک کو کہتے ہین۔ عربون کا قاعدہ تھا۔ کہ کسی کو مار ڈالتے اور اوس کے اونٹون کو پکڑ لیجاتے تھے۔ جس سے اوسکی مشک مین دودہ کی بجائے صفر ہو جاتا یعنے خالی ہو جاتی تھی۔ جس سے صفر الوطاب کے معنی مرنے کے ہو گئے ہین۔ اور یہ بھی کہتے ہین۔ کہ جب وہ اوسے مار ڈالتے تو اوسکی کھال جو اوسکی مشک کہنا چاہیے اوس کے خون سے خالی ہو جاتی تھی۔ اس لئے اسکے معنی مر جانے کے ہو گئے ہین۔

پھر امرءالقیس بنی اسد کے پیچھے چلا۔ اوظہر کے وقت اونھین جا لیا۔ اسوقت اوسکے گھوڑے بے دم ہو گئے اور پیاس سے مرتے تھے۔ اور بنی اسد ایک چشمہ پر ٹھہرے ہوے تھے۔ خوب لڑائی ہوئی۔ اور بنی اسد بہت کثرت سے

مارے گئے اور بھاگ کر پیچھا چھڑایا۔

۲۲ امرء القیس کو بکر و تغلب کا چھوڑ دینا اور اوسکا مرثد اور قرمل کی مدد سے بنی اسد پر غزا کرنا۔

پھر جب صبح ہوئی تو بکر و تغلب نے بنی اسد کے تعاقب سے انکار کیا اور کہا کہ تو انتقام لیچکا۔ امرء القیس نے کہا نہین ابھی انتقام پورا نہین ہوا۔ اونھون نے کہا ہو کیا تو بڑا منحوس آدمی ہے۔ اونھین بنی کنانہ کا قتل کرنا بُرا معلوم ہوا تھا۔ پھر بکر و تغلب لوٹ گئے اور امرء القیس اَزْد و شَنُوْاَہ کے قبیلہ مین گیا اور اون سے مدد مانگی۔ اونھون نے مدد دینے سے انکار کیا۔ اور کہا وہ ہمارے بھائی اور ہمارے پردسی ہین۔ اسواسطے وہ وہان سے بھی چلدیا۔ اور ایک قیل کے پاس جس کا نام مرثد الخیر بن ذی جدن تھا جا کر اترا۔ امرء القیس سے اور اوس سے باہم کچھ رشتہ تھا۔ اوس سے بھی مدد مانگی۔ اوس نے حمیر کے پانچ سو آدمی دئے۔ لیکن امرء القیس کے روانہ ہونے سے پیشتر ہی مرثد مرگیا۔ اس کے بعد حمیر کا ایک اور شخص قرمل نام اون کا پادشاہ ہوا۔ اوسنے امرء القیس کو رسد کا سامان بھی دیا۔ اور اوس کے ساتھ فوج روانہ کی اور کچھ عرب کے اوراوباش بھی اوس کے ساتھ ہوگئے۔ اور کچھ اور کتنے ہی یمن کے قبائل کے لوگون کو بھی اوس نے نوکر رکھ لیا۔ اور اونھین لیکر بنی اسد پر چلا۔ اور اونپر فتح پائی۔

۲۳ منذر کا امرء القیس پر فوج بھیجنا اور اوسکا عرب کے قبائل مین پناہ کیلئے پھرنا۔

پھر منذر امرء القیس کے پیچھے پڑگیا۔ اور اوسکی بہت جستجو کی اور اوسکی طرف فوجین بھیجین۔ امرء القیس مین اتنی طاقت کہان تھی جو اون کا مقابلہ کرتا۔ اوسکے پاس جو

حمیری وغیرہ تھے وہ بھی چلدئے تھے۔ اسواسطے وہ کچھ اپنے قبیلہ کے آدمیون کے ساتھ نکل گیا۔ اور حارث ابن شہاب الیربوعی کے پاس جاکر قیام کیا۔ جو عتیبہ بن حارث کا باپ تھا۔ منذر نے جب یہ حال سنا تو اوس نے حارث سے کہلا بھیجا کہ امرءالقیس کو پکڑ کر میرے حوالہ کر دے۔ اگر تو نے اوسے میرے حوالہ نہ کیا۔ تو مین تجھ سے آکر لڑونگا۔ اسواسطے حارث نے اوس کے ساتھیون کو پکڑ کر اوسے دیدیا مگر امرءالقیس نکل بھاگا۔ اور یزید بن معاویۃ بن الحارث اور اوسکی بیٹی ہند بنت امرءالقیس اور اوس کی زرہین اور ہتیار اور کچھ مال واسباب بھی بچ گیا۔ پھر وہ سعد بن جناب الایادی کے پاس پہونچا۔ جو اپنی قوم کا سردار تھا۔ اوس نے اوسے پناہ دی۔ اور امرءالقیس نے اوس کی مدح کہی۔ پھر وہان سے بھی وہ آگے چلا۔ اور معلی بن تیم الطای کے پاس جاکر قیام پذیر ہوا۔ اور اوس کے پاس سکونت اختیار کر لی۔ اور بہت اونٹ جمع کر لئے۔ وہان اوس پر جدیلہ کے قبیلہ کی ایک قوم بنی زبید چڑھ دوڑی۔ اور اوس کے اونٹ لے گئی۔ مگر ان کے عوض بنی نبہان نے اوسے بکریان دودھ پینے کے واسطے دیدین۔ چنانچہ وہ کہتا ہے۔

اذا ما لم تکن ابل فمعزی		کان قرون جلتها العصی

(اگر اونٹ نہ ہون تو نہ ہون بکریون سہی کام نکل جائیگا۔ گویا ان بوڑھی بکریون کے سینگ ڈنڈی ہین۔ (جو اونٹونکے ساتھ ہوا کرتے ہین)

اس کے اور بھی بہت ابیات ہین۔

پھر امرءالقیس وہان سے روانہ ہوا۔ اور عامر بن جوین کے قبیلہ مین پہونچا۔ اس عامر نے چاہا۔ کہ امرءالقیس کے مال واسباب اور اہل وعیال کو

چھین لے۔ لیکن امرءالقیس کو اس کی خبر لگ گئی۔ اسواسطے وہ بنی ثعل کے ایک شخص حارثہ بن مر کے پاس چلا گیا۔ اور اوس سے پناہ مانگی۔ اوس نے اوسے پناہ دی۔ اس سے عامر بن جوین اور ثعلی مین لڑائی قایم ہوگئی۔ اور بڑے بڑے واقعات گذرے۔ جب امرءالقیس نے دیکھا۔ کہ میرے سبب سے طی مین لڑائی پیدا ہوگئی تو وہان سے بھی کوچ کر دیا۔

۲۴ سموال کی سفارش سے امرءالقیس کا قیصر کے پاس جانا اور طماح کی چغلی سے قیصر کا امرءالقیس کو مار ڈالنا

پھر وہ سموال بن عادیا یہودی کے پاس پہونچا۔ اوس نے امرءالقیس کی بہت تعظیم وتکریم کی۔ اور اوسے اپنے پاس ٹھرایا۔ اور وہان امرءالقیس جب تک اللہ تعالی کو منظور رہا رہا۔ پھر اوس نے سموال سے کہا کہ حارث بن شمر الغسانی سے میری سفارش کر دے کہ وہ مجھے قیصر کے پاس پہونچا دے چنانچہ اوس نے خط لکھدیا۔ اور اوس نے اپنے گھر کے لوگ اور زرہین سموال کے پاس چھوڑین اور حارث کے پاس روانہ ہوا۔ جب وہ قیصر کے پاس پہونچا تو قیصر نے اوس کی بڑی عزت کی۔ یہ حال بنی اسد نے بھی سنا۔ اسواسطے اونھون نے بھی اپنے مین سے ایک شخص طماح کو جس کے بھائی کو امرءالقیس نے مار ڈالا تھا قیصر کے پاس بھیجا۔ یہ اسدی بھی وہان پہونچا۔ اسوقت قیصر نے امرءالقیس کے ساتھ ایک بڑا لشکر دیا تھا۔ اور اوسے روانہ کر دیا تھا۔ اور اس لشکر مین کتنے ہی شاہزادہ بھی تھے۔ جب امرءالقیس چلدیا تو طماح نے قیصر سے کہا۔ کہ امرءالقیس بڑا گمراہ اور زانی ہے۔ لوگون مین یہ مشہور ہے کہ وہ تیری بیٹی سے مراسلت کیا کرتا اور

اوس سے ملا جلا کرتا تھا۔ اور اوس کی نسبت اس نے اشعار کہے ہین۔ اور عرب مین اوسے اون اشعار کے سبب شہرت دیدی ہے۔ قیصر کو امرؤالقیس سے نفرت ہوگئی۔ اور اوس نے اوسے زربفتی منقش کپڑون کا خلعت بھیجا۔ جس مین زہر لگایا ہوا تھا اور اوسے لکھا کہ مین اپنے کپڑے تیری عزت افزائی کے لئے بھیجتا ہون جنھین مین پہنا کرتا تھا۔ اونھین تو پھن اور مجھے اپنا حال منزل بمنزل لکھتا رہ۔ امرؤالقیس نے اونھین پھن لیا۔ اور اوس سے بہت خوش ہوا۔ مگر اوس کے بدن مین زہر بہت جلد سرایت کر گیا۔ اور اوس کی کھال چھٹ چھٹ کر گرنے لگی۔ اس لئے اوسکا نام ذوالقروح (زخمون والا) بھی کہا کرتے ہین۔ اسوقت اپنی حالت دیکھکر امرؤالقیس نے یہ شعر کہے تھے۔

لَقَد طَمِحَ الطَّمَّاحُ مِن بُعْدِ اَرضِہٖ	لِیُلبِسَنِی مِمَّا یُلبِسُ اَبؤُسَا

طماح اپنے ملک سے یہان آیا کہ مجھے اون مصائب کا لباس پہنائے جنکا ہر ایک انسان کو پہننا پڑتا ہے

فَلَو اَنَّہَا نَفسٌ تَمُوتُ سَوِیَّۃً	وَلٰکِنَّہَا نَفسٌ تُسَاقِطُ اَنفُسَا

کیا اچھا ہوتا جو یہ نفس یکبارگی ہی مرجاتا لیکن وہ تو ایسا ہوگیا ہے کہ تھوڑا تھوڑا ہو کر اوسکی جان نکلتی ہے

غرض جب وہ اسی حالت مین بلاد روم کے ایک مقام انقرہ مین پھونچا۔ اوس جگہ موت نے اوسے آلیا۔ تو اوس نے اپنے اخیر الفاظ یہ زبان سے نکالے

خُطبَۃٍ مُسحَنفِرَہ وَطَعنَۃٍ مُثعَنجِرَہ وَجَفنَۃٍ مُستَحِیرَہ حَلَّت بِاَرضِ اَنقِرَہ

(ہائے) کتنے ہی (سیحین یا) خطبہ بڑے بڑے لنبے اور کتنے ہی نیزون کے زخم (خون کے) بہانے والا اور کتنے ہی بڑے بڑے پیالہ (خون کے) بھرے ہوئے اس انقرہ کے سرزمین ہو گذرے ہونگے

اور وہان اوسنے روم کی ایک شاہزادی کی قبر دیکھی - جو اوسی مقام پر عسیب پہاڑ کے برابر دفن کیگئی تھی - اوسوقت اوس نے یہ اشعار کہے -

اَجَارَتنا اِنَّ الخُطُوبَ تَنُوبُ	وَاِنّی مُقِیمٌ مَا اَقَامَ عَسِیبُ

اے پروسن کام باری باری سے ہوا کرتے ہین (کبھی تیرے مرنے کی باری تھی اب میری باری ہے) مین یہان اوسوقت تک رہونگا جب تک کہ عسیب پہاڑ دنیا مین قایم رہیگا - (جو نجد کے بالائی حصہ کا ایک مشہور پہاڑ ہے)

اَجَارَتنا اَنَّا غَرِیبَانِ هٰهُنَا	وَکُلُّ غَرِیبٍ لِلغَرِیبِ نَسِیبُ

اے پروسن ہم دونو یہان غریب مسافر ہین (مجھ مین اور تجھ مین ایک نسبت ہے) اور جتنی غریب ہوتے ہین اونکے لئے غریبون سے ایک نسبت ہوتی ہے

پھر امرءالقیس مرگیا - اور اوسی عورت کے برابر اوسکو دفن کر دیا گیا - وہان اوسکی قبر ہے

۲۵ حارث غسانی کا سموال سے امرءالقیس کی امانت طلب کرنا اور اوسکا نہ دینا -

پھر جب امرءالقیس مرگیا - تو حارث ابن ابی شمر الغسانی سموال ابن عادیا کی طرف چلا - اور اوس سے امرءالقیس کی زرہین مانگین - جو تعداد مین سو تھین - اور اوس کا مال بھی طلب کیا - لیکن سموال نے نہین دیا - اس پر حارث نے سموال کے بیٹے کو پکڑ لیا اور سموال سے کہا یا تو زرہین مجھے دیدے نہین تو مین تیرے بیٹے کو مارڈالونگا - سموال نے کہا مین تو امانت مین سے کچھ بھی تجھے نہین دونگا - اسواسطے حارث نے اوس کے بیٹے کو مارڈالا - چنانچہ سموال نے خود اوسکا ذکر کیا ہے -

وَفَیتُ بِاَدرُعِ الکِندِیِّ اِنّی	اِذَا مَا ذُمَّ اَقوَامٌ وَفَیتُ

مین نے امرءالقیس الکندی کی زرہون کے معاملہ مین جو عہد کیا تھا اوسے پورا کیا - اگرچہ اس معاملہ مین لوگ عہد شکنی کے باعث مذمت کے مستوجب ہوا کرتے ہین مگر مین نے اپنا عہد پورا کیا ہے -

وَاَوصٰی عادیا یوماً بان لا	تُہَدِّمْ یا سموال ما بنیت

مجھے عادیا نے ایک روز نصیحت کی تھی - کہ سموال جس عزت کی بین نے بنیاد ڈالی اوسے تو گرانا نہین

بنٰی لی عادیا حِصناً حصیناً	وماءً کُلَّما شِئتُ استقیتُ

عادیا نے میرے لئے ایک مستحکم قلعہ بنا دیا ہے اور اوسمین چشمہ بھی رکھدیا ہے کہ جب مین چاہتا ہون اوس سے پانی پی لیتا ہون

اور اعشی نے بھی اس حادثہ کا اس طرح ذکر کیا ہے -

کُن کالسموال اذ طاف الہمام بہ	فی جحفل کسواد اللیل جرار

سموال کی طرح تو ہوجا - کہ جب اوس کے پاس بادشاہ (غسان) ایک لشکر جرار اس کثرت سے لیکر آیا کہ جس نے رات کی تاریکی کی طرح ملک کو چھپا لیا -

اذ سامہ خطتی خسف فقال لہ	قل ما تشاء فانی سامع حار

اور دو بڑے ظلم کی باتین اوس کے روبرو پیش کین - تو سموال نے اوس سے کہا کہو جو تو چاہتا ہے حارث مین سن رہا ہون

فقال غدر وثکل انت بینہما	فاختر فما فیہما حظ لمختار

تب حارث نے کہا یا تو تو اپنے عہد مین غدر کر ورنہ تو اپنے بیٹے کو روئیگا ان دو باتون مین جو تجھے بہتر معلوم ہو اوسے اختیار کرلے

فشکَّ غیر طویل ثم قال لہ	اُقتُل اسیرک انی مانع جاری

سموال نے یہ سنکر بہت جلد اپنے دل کا شک دور کر دیا اور پھر اوس سے کہا کہ تو اپنے قیدی کو قتل کردے مین تو اپنے پناہ گیر کی حمایت کرونگا

یوم خزاز

٢٦ یمن کے پادشاہ کے پاس عرب کے سرداروں کا قیدیوں کے چھڑانے کو جانا اور اوسکا بعض سرداروں کو پکڑ رکھنا۔

اس کا قصہ اس طرح ہے - کہ یمن کے ایک بادشاہ کے پاس مُضر ربیعہ اور قضاعہ کے کچھ قیدی تھے - اسواسطے اوس کے پاس معد کے کچھ سردار آئے - جن مین سدوس بن شیبان بن ذہل بن ثعلبہ اور عوف بن محلم بن ذہل بن شیبان اور عوف بن عمرو بن جشم بن ربیعہ بن زید بن مناۃ

بن عامر الضحیان اور جشم بن ذہل بن ہلال ابن ربیعہ بن زید مناہ بن عامر الضحیان
بھی ستھے انھین کہین ایک شخص قبیلہ بہرا کا عبید بن قراد نام بھی ملا۔
جو انہین قیدیون مین تھا۔ اور بڑا شاعر تھا۔ اوس نے ان لوگون سے
کہا۔ کہ آپ جن قیدیون کو پادشاہ سے طلب کرین اون مین مجھے بھی داخل
کرلین۔ اس لئے اون لوگون نے اوس کے واسطے پادشاہ سے
درخواست کی۔ اور اپنے قیدیون کے لئے بھی کہا پادشاہ نے اونھین
بھی دیدیا۔ چنانچہ اس باب مین عبید بن قراد البہرادی کہتا ہے۔

نفسی الفداءُ لعوفِ الفعا … لِ وعوفٍ ولِابنِ ہلالٍ جشم

میری جان عوف بن محلم پر جو محسن ہے اور عوف بن عمرو اور جشم ابن ہلال پر فدا ہو

ولولا سُعد وسُعو قد شمّرت … بی الحربُ زلّت بنعلی القدم

لڑائی نے تو میرے مقابلہ مین دامن لمرے باندہ لئے تھے۔ اور مستعدی کرکے جو کچھ کرنا تھا وہ کرچکی تھی۔
اگر ایسے وقت مین سعد وس نہ ہوتا تو میرے قدم سے جوتا نکل گیا تھا۔ یعنے میرا کام تمام ہوچکا تھا

تدارکنی بعدما قد ہویتُ مُستمسکاً بعراقی الوذم

اوس نے اوسوقت مجھکو سنبھال دیا۔ جبکہ مین گر گیا تھا۔ اور مین نے وذم کے عراقین تسمون کو پکڑ لیا تھا دعراق
تسمہ پانی مین ہروقت ڈوبتا رہتا ہے۔ اسلئے اوسکو بہت مضبوط بناتے ہین۔ اور تمام ڈول کا بوجھ اوسپر ہوتا ہے۔ یہان
عراقین سے مراد سعد وس ہی

ونادیتُ بہراء کی یسمعوا … ولیس باذانہم من صمم

مین نے اپنے قبیلہ بہرا کو بہت آواز دے۔ کہ وہ سنکر میری مدد کو آئین۔ مگر وہ نہ آئے۔ حالانکہ اونکے کان بہرے نہین ہین

ومن قبلہا عصمت قاسطٌ … مُعدّاً اذا ما عزیزٌ ازم

اس سے پہلے ہی قاسط نے معد کو بچایا تھا۔ جس وقت کہ بڑے بڑے عزت والے خاموش ہوکر کان دبا گئے تھے

اس پر بادشاہ نے اون کے بعض سفیرون کو رہن رکھ لیا۔ اور باقیون سے کہا۔ اپنی قوم کے رئیسون کو لے آؤ کہ مین اون سے اپنی اطاعت کے عہد و مواثیق لونگا نہین تو تمھارے ان آدمیون کو قتل کر ڈالونگا۔

۲۷ کلیب کا تمام معد کو لیکر مذحج پر جانا اور اون کی فتح اور یہہ نہ معلوم ہونا کہ آخر معد کا رئیس کون تھا۔

پھر یہہ لوگ اپنی قوم کی طرف لوٹے۔ اور اون سے یہہ سب کیفیت بیان کی۔ اس پر کلیب بن وایل نے ربیعہ کو بُلایا۔ اور اونھین جمع کیا اور اوس کے ساتھ مین تمام معد جمع ہوگئے۔ یہہ کلیب اون لوگون مین سے ایک شخص ہے۔ کہ جن کے ساتھ تمام معد جمع ہو ہوگئے ہین اون کا بیان ہم کلیب کے قتل کے وقت بیان کرینگے۔ غرض جب یہہ لوگ مجتمع ہوگئے۔ تو کلیب نے اونھین لیکر کوچ کیا۔ اور سفاح تغلبی کو جس کا نام سلمۃ بن خالد بن کعب بن زہیر بن تیم بن اسامہ بن مالک بن بکر بن حبیب بن تغلب تھا اپنا مقدمۃ الجیش بنایا۔ اور اوس کو حکم دیا کہ خزاز پہاڑ پر جائے اور وہان لوگون کی رہنمائی کے واسطے آگ جلائے۔ خزاز ایک پہاڑ کا نام ہے جو طخفہ مین بصرہ اور مکہ کے درمیان سالع کے قریب ہے۔ اور سالع بھی ایک پہاڑ کا نام ہے۔ اور یہہ بھی اوس سے کہدیا کہ اگر دشمن اوس کے سامنے آجائے۔ تو دو جگہہ آگ جلائے۔

اُدھر مذحج کو بھی اس امر کی خبر ہوگئی۔ کہ ربیعہ جمع ہوے اور اونھون نے کوچ کر دیا ہے۔ اس لئے وہ بھی اپنے لوگون کے پاس آئے اور جو قبائل یمن اون کے قریب تھے اونھین فراہم کیا۔ اور دشمن کی طرف

کوچ کر دیا۔ راستہ مین جب اہل تہامہ نے مذحج کی روانگی کا حال سنا تو ربیعہ
سے آکر منضم ہو گئے۔ اور مذحج رات کے وقت خزاز پر پہونچ گئے۔
اس واسطے سفاح نے دو جگہ آگ جلائی۔ اور اوسے خوب روشن کردیا
جب کلیب نے دو جگہ آگ دیکھی۔ تو وہ اپنی فوج لیکر روانہ ہوا۔ اور صبح کو
اون کے پاس پہونچ گیا۔ اور خزاز پر فریقین کا التقا ہوا۔ اور بہت ہی
شدت کے ساتھ قتال ہوا بہت لوگ قتل ہوے۔ مذحج کو آخر شکست ہوئی
اور اونکی فوج پراگندہ ہوگئی۔ چنانچہ سفاح کہتا ہے۔

ولیلة بت اوقد فی خزاز   هدیت کتائبا متحیرات

اوس رات جب کہ مین رات کو خزاز پر آگ جلا رہا تھا۔ مین نے فوجون کو جو پریشان ہوئی تھین راستہ دکھایا۔

ضللن من السهاد وکن لولا   سهاد القوم احسب هادیات

وہ فوجین بیخوابی کی نیند سے راستہ بھولی ہوئی تھین۔ اگر اونکو بیخوابی نہ ہوتی تو مین جانتا ہون کہ وہ سب سے پہلے آگے آتین

اور فرزدق نے بھی جریر کی ہجو مین اوسکو مخاطب کرکے بیان کیا ہے۔

لولا فوارس تغلب ابنة وائل   دخل العدو علیک کل مکان

اگر تغلب ابن وائل کے شہسوار نہ ہوتے تو تیرے ہر مکان مین دشمن داخل ہو گئے ہوتے۔

ضربوا الصنائع والملوک واوقدوا   نارین اشرفتا علی النیران

اونھون نے وزرا اور بادشاہون کو مارا۔ اور دو آگین جلائین جن کی روشنی سب آگون سے بڑھ کر تھی۔

کہتے ہین۔ کہ یہ کسی کو نہین معلوم ہے۔ یوم خزاز مین رئیس قوم کون تھا۔ کیونکہ
عمرو بن کلثوم جو کلیب کا نواسہ ہے کہتا ہے۔

ونحن غداة اوقد فی خزاز   رفدنا فوق رفد الرافدینا

اور ہم نے اوس روز جبکہ خزاز مین آگ جلائی گئی تھی - مدد کرنے والون کی مدد سے بڑہ کر مدد کی تھی۔

اگر اوسکا نانا رئیس قوم ہوتا - تو وہ ضرور اس کا ذکر کرتا - اور اس امر پر فقط فخر نہ کرتا - کہ اوس نے مدد کی تھی - پھر اوس نے اون لوگون کو جو خزاز مین گئے تھے مناندین اور معاونین قرار دیا ہے - چنانچہ وہ کہتا ہے -

فکنا الایمنین اذ التقینا	وکان الایسرین بنو ابینا

جس روز کہ لڑائی ہوئی ہے اوس روز ہم تو فوج کے میمنہ پر تھے - اور ہمارے دادا کی اولاد یعنی مضر میسرہ پر تھے

فصالوا صولۃ فیمن یلیھم	وصلنا صولۃ فیمن یلینا

اونہون نے اون پر حملہ کیا جو اونکے قریب تھے اور ہم نے اون پر حملہ کیا جو ہمارے قریب تھے -

اس پر لوگون نے اوس سے کہا تھا - کہ تونے اپنے بھائیون یعنے مضر پر فخر کیا ہے - اور جب اوس نے اپنے نانا کا قصیدہ مین ذکر کیا تو اس طرح کیا

ومنا قبلہ الساعی کلیب	فای المجد الا قد ولینا

اور اس سے پیشتر ہم مین ہی سے کلیب ساعی یعنے محصل ہوا ہے - پھر کون سی ایسی مجد و شرافت ہے جسکے ہم والی اور مالک نہین ہوئے ہین

دیکھو یہان اوس نے خزاز کے دن رئیس ہونے کا دعوی نہین کیا - اگر وہ رئیس ہوتا تو ضرور اسکا دعوی کرتا کیونکہ ریاست ہی فخر کرنے کے واسطے سب سے اشرف چیز ہے -

کلیب کا قتل اور بکر و تغلب کی لڑائیان

۲۸ کلیب کا نسب اور کلیب کے لقب کی وجہ اور ربیعہ کے صاحبان لوا کے دستور -

جو لڑائی کہ بکر و تغلب مین ہوئی تھی اوسکا قصہ اس طرح ہے کہ بکر و تغلب وائل بن ہنب ابن افصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان کے دو بیٹے تھے

اور کلیب کے قتل کے سبب سے یہ لڑائی ہوئی تھی - اور کلیب کا نام تھا وایل بن ربیعہ بن الحارث بن زہیر بن جشم بن بکر بن حُبیب بن عمرو بن غنم بن تغلب اور کلیب (کتے کا پلا) اوس کا لقب اسوجھ سے ہوا تھا - کہ جب وہ کہین کو جاتا تو کتے کے پلے کو اپنے ساتھ لے لیتا - اور جب کسی باغ پر یا کسی اور مقام پر اوس کا گزر ہوتا اور وہ اوسے پسند کرتا - تو وہ اوس پلے کو مارتا - اور اوس مقام پر ڈالدیتا - اور پلا وہان چلاتا اور بھونکتا رہتا - جب لوگ اوس کی آواز سنتے تو وہان سے بچ جاتے اور اوس کے نزدیک نہ آتے تھے - اوسے پہلے کلیب وایل کہتے تھے - پھر اختصاراً کلیب کہنے لگے اور یہی مشہور ہوگیا -

ربیعہ بن نزار کے لوا کا یہ قاعدہ تھا کہ سب سے اکبر اولاد کو ملا کرتا تھا - پہلے یہ لوا عنزہ بن اسد بن ربیعہ مین تھا ان کا دستور تھا - کہ داڑھیان بڑھاتے اور مونچھین کترواتے تھے - اس واسطے ربیعہ مین سے کسی کی مجال نہ تھی کہ ایسا کرے اگر کوئی اس طرح کرتا تو اوس کا یہ مطلب ہوتا تھا کہ گویا وہ اون سے لڑائی کا ارادہ رکھتا ہے - پھر یہ لوا عبد القیس بن افصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ مین آیا - ان کا دستور یہ تھا کہ جب کوئی گالی دیتا تو اوس گالی دینے والے کے یہ طمانچہ مارتے اور جب کوئی طمانچہ مارتا تو اوسے یہ قتل کر ڈالتے تھے - پھر لوا نمر بن قاسط بن ہنب مین آیا - اسکا بھی کچھ دستور تھا جو اپنے متقدمین سے جدا تھا - پھر لوا بکر بن وایل مین آیا - انھون نے یہ دستور نکالا کہ ایک پرندہ کا بچا

لیتے اور اوسے وسط سڑک مین باندھ دیتے ۔ جب لوگون کو معلوم ہوتا کہ یہان وہ بندھا ہوا ہے تو اوس راستہ پر نہ جاتے ۔ اور اگر آمدورفت کی ضرورت ہوتی تو اوس کے یمین و یسار مین ہو کر جاتے تھے ۔ پھر لوا لتغلب مین آیا ۔ اور وایل بن ربیعہ کو ملا ۔ اس کا وہی کہتے کے پلے کا قاعدہ تھا جو ہم نے اوپر بیان کیا ۔

۲۹ تمام بنی معد کے تین سردار اور کلیب کا غرور اور جساس کی بہن سے بیاہ

تمام بنی معد صرف تین آدمیون کے ساتھ جمع ہوئے ہین ۔ ایک تو عامر بن الظرب بن عمرو بن بکر بن یشکر بن الحارث (یا عدوان) بن عمرو بن قیس عیلان (یا الناس بالنون) ابن مضر ہی یہ الناس الیاس بن مضر کا بھائی تھا ۔ اور جب مذحج جمع ہوئے تھے ۔ اور تہامہ کو گئے تھے تو اوس وقت یہ معد کا قائد اور سپہ سالار تھا ۔ یہ پہلا واقعہ ہے جو تہامہ اور یمن مین ہوا ہے ۔ دوسرا شخص جس کے ساتھ تمام معد جمع ہوئے ربیعہ الحارث بن مرۃ بن زہیر بن جشم بن بکر بن حبیب بن کلب ہے جو یوم السلان بین جو اہل یمامہ اور یمن کے درمیان ہوا تھا معد کا قائد تھا ۔ تیسرا شخص وایل بن ربیعہ ہے جو یوم خزاز مین معد کا قائد تھا ۔ اس نے یمن کی فوج کو پراگندہ کر دیا ۔ اور اونھین شکست دی تھی اور معد نے اس کو ایک طرح کا پادشاہ بنایا اور اوس کو تاجدار کیا تھا اور اوس کی اطاعت کرتے تھے ۔ اور یہ ایک مدت دراز تک رہا تھا ۔

پھر کلیب کو بڑا غرور ہو گیا ۔ اور اپنی قوم پر ظلم کرنے لگا ۔ اور یہ نوبت

پھونچ گئی۔ کہ ابر کے مواقع کو یعنے جہان تک ابر ہو اوس زمین کو اپنی حما بنا لیتا۔ وہان کوئی اپنے جانور نہ چرا سکتا تھا۔ کبھی کہتا کہ فلان زمین کے وحشی جانور میرے حما مین ہین اون کا کوئی شکار نہ کرے۔ اوس کے اونٹون کے ساتھ کوئی پانی نہین پلا سکتا اوس کی آگ کے ساتھ کوئی آگ نہین جلا سکتا۔ اور نہ کوئی اوس کے گھرون مین جا سکتا۔ اور نہ اوس کی مجلس مین کوئی احتبا کر کے بیٹھ سکتا (جب کوئی آدمی دونون رانون کو اپنے پیٹ سے اور دونون پنڈلیون کو رانون سے لگا کر بیٹھے اور پیٹھ سے پنڈلیون کے گرد چادر ڈالکر باندھ لے تو اوسے احتبا کہتے ہین۔)

اور بنی جشم اور بنی شیبان ملے جلے ایک ہی مکان مین رہتے تھی تاکہ اون کی جماعت بنی رہے۔ اور اون مین تفرقہ نہ پڑے۔ اور کلیب نے جلیلہ بنت مرۃ بن شیبان بن ثعلبہ سے بیاہ کیا تھا۔ جو جساس بن مرۃ کی بہن تھی اور عالیہ مقام مین کچھ زمین کو ابتداے ربیع مین اپنے حما بنایا تھا۔ اوس کے پاس کوئی نہین جا سکتا تھا۔ وہان وہ ہی جاتا جس کو اوس سے لڑائی کرنا ہوتی۔

۳۰ بسوس کے مہمان سعد کی اونٹنی کا کلیب کے حما مین جانا اور اوسکا اونٹنی کو مارنا

پھر ایک شخص جس کا نام سعد بن شمیس بن طوق الجرمی تھا بسوس بنت منقذ التمیمیہ کے یہان آکر ٹھرا۔ جو جساس ابن مرہ کی خالہ تھی۔ اس جرمی کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام سراب تھا جساس کی اونٹنیون کے ساتھ چرا کرتی تھی۔ اسی کے نام سے

عربون مین یہ مثل مشہور ہے۔ اَشْاَمُ مِنْ سراب وَ اَشْاَمُ من البسوس
(یعنے فلان چیز سراب سے بھی زیادہ منحوس ہے اور فلان آدمی بسوس
سے بھی زیادہ کمبخت ہے)

پھر ایک روز کلیب اپنے اونٹون کو اور اون کی چراگاہ کو دیکھنے
کے لئے نکلا۔ اور وہان آکر ادھر پھرتا رہا۔ یہ قاعدہ تھا کہ کلیب کے
اور جساس کے اونٹ ساتھ ساتھ رہا کرتے تھے۔ اسی مین کلیب کی نظر
کہین سراب پر پڑی۔ یہ نیا اونٹ دیکھکر اوس نے کہا کس کا اونٹ ہے
جساس نے جو اوس کے ساتھ تھا کہا۔ کہ یہ اونٹنی میرے ایک مہمان جرمی
کی ہے۔ کلیب نے کہا۔ کہ یہ اونٹنی اس حمے مین پھر نہ آوے۔ جساس نے
کہا جہان میرے اونٹ چرنے کو جائین گے۔ وہان یہ بھی ضرور جائیگی
کلیب نے کہا۔ کہ اگر یہ پھر یہان آوے گی۔ تو مین اس کے پستان مین
تیر مارونگا۔ جساس نے کہا۔ اگر تو اوس کے پستان مین تیر مارے گا
تو مین تیرے پیٹ مین نیزہ مارونگا۔ پھر وہ دونون اپنے اپنے راستہ
چلدئے۔ پھر کلیب نے آکر بی بی سے پوچھا کہ عرب مین کوئی ایسا بھی شخص
ہے جو اپنے مہمان کو مجھ سے بچائے۔ اوس نے کہا جساس کے سوا
اور تو کوئی مجھے نظر نہین آتا۔ پھر کلیب نے اوسے سارا قصہ سنایا۔

پھر جب اس کے بعد کلیب اپنے حمے کو جانے لگا۔ تو اوس کی
بی بی نے اوسے روکا۔ اور قسم دلائی کہ وہ قطع رحم نہ کرے۔ اُدھر
اوس نے جساس سے پہلے ہی کہا تھا۔ کہ اپنے اونٹ کو چرانے کو نہ بھیجے

لیکن دونون نے اوس کا کہنا نہ مانا۔ پھر کلیب حمےٰ کو گیا۔ دیکھا تو وہان جرمی کی اونٹنی موجود ہے۔ دیکھتے ہی اوس نے اونٹنی کے تیر مارا کہ پار ہوگیا۔ اور وہ چلاتی اور چیختی ہوئی بھاگی۔ اور اپنے مالک کے صحن مین آکر بیٹھ گئی۔

۳۱ سعد اور بسوس کا دہائی دینا اور جساس کا غفلت مین کلیب کو قتل کرنا۔

جب سعد نے اپنی اونٹنی کو دیکھا۔ تو ذلت کے سبب سے چلایا اور فریاد مچائی۔ اور بسوس نے اپنے مہمان کی فریاد سنی۔ تو وہ بھی نکلی۔ اور اوس کے ناقہ کو جاکر دیکھا۔ اور اپنے سر پر ہاتھ رکھکر چلائی ــ واذلاہ۔ جساس یہ دیکھ رہا اور سن رہا تھا۔ وہ بھی بسوس کے پاس نکلکر آیا۔ اور اوس سے کہا چپ رہو۔ کچھ پروا نہین۔ اور جرمی کی بھی تسلی کی۔ اور بسوس سے کہا۔ کہ مین اس ناقہ سے بھی بڑے اونٹ کو مارڈنگا۔ غلال کو قتل کرڈالونگا غلال کلیب کا ایک سانڈ تھا جس کا اوس زمانہ مین نظیر نہ تھا مگر جساس کا مقصود غلال سے کلیب تھا غلال مقصود نہ تھا۔ یہ جو باتین ہو رہی تھین وہان کلیب کا جاسوس بھی انھین سن رہا تھا۔ اوس نے آکر یہ سب باتین کلیب سے کہدین۔ کلیب نے کہا۔ کہ اوس نے فقط غلال کی ہی قسم کھائی۔ جس سے اوس کے دل مین اور کوئی اندیشہ نہ رہا۔

پھر جساس اس موقع کو تلاش کرتا رہا۔ کہ کلیب کو کس وقت غافل پاؤن کلیب بالکل غفلت مین تھا۔ اسی سبب سے ایک روز باطمینان خاطر بے ہتیار کلیب بستی سے باہر گیا۔ اور جب گھرون سے دور نکل گیا۔ تو جساس گھوڑے

پر سوار رہوا - اور اپنا نیزہ لیا - اور کلیب کے پاس پہونچا - کلیب کسی جگہ ٹھہرا
تو جساس نے پیچھے سے جاکر اوس سے کہا کلیب تیرے پیچھے نیزہ ہے
کلیب نے دلاوری کے جوش مین اوس سے کہا - کہ اگر تو سچا ہے (اور
بہادر ہے) تو میرے سامنے سے آ - اور اوسکی طرف منھ پھیر کر نہ دیکھا
لیکن جساس نے اوس کے عقب سے ہی اوسپر نیزہ مارا - جس سے وہ
گھوڑے پر سے گر پڑا - کلیب نے جان نکلتے وقت اوس سے کہا -
جساس مجھے ایک گھونٹ پانی تو پلا دے - لیکن جساس نے اوسے
پانی بھی نہ دیا - اور کلیب کی جان نکل گئی -

پھر جساس نے ایک شخص عمرو بن الحارث بن ذہل بن شیبان سے
کہا جو اوس کے ساتھ تھا کہ کلیب کی لاش پر پتھر ڈالدے - تاکہ اوسے
کوئی درندہ نہ کھاجائے - چنانچہ مہلہل بن ربیعہ کلیب کا بھائی کہتا ہے -

قتیلٌ ما قتیلُ المرءِ عمرو	وجساس بن مرّة ذی صریمِ

کلیب بڑا عزت دار مقتول ہے جسے ایک شخص عمرو اور جساس بن مرہ نے مارا ہے جو بڑا ہی بخیل ہے (صریم اوس دودھ کے اوس بچے کو کہتے ہین کہ جس کے منھ مین ماں کا دودھ نہ پینے کی غرض سے لکڑی باندہ دی ہو جس [illegible])

اصاب فوادہ باصمّ لدنٍ	فلم یعطف ھناک علی حمیمِ

کلیب کے دل پر اوس نے ایک بے آواز برچھا مارا - اور وہان پاس قرابت سے اوس پر کچھ مہربانی نہ کی -

فانّ غداً و بعد غدٍ لرھنٌ	لامرٍ ما یُقامُ لہ عظیمِ

کل کا دن اور کل سے بعد کا دن ایک عظیم الشان معاملہ کے لئے مخصوص ہے جس کا دنیا مین کوئی نظیر نہین ہے

جسیماً ما بکیتُ بہ کلیباً	اذا ذُکر الفعالُ من الجسیمِ

وہ معاملہ بہت ہی بڑا ہی کہ جس کے سبب سے کلیب کو مین اوس وقت یاد کرکے روتا ہون جبکہ اوس بڑے شخص کی نیکو کاریان بیان کیجاتی ہین

سأشرب كأسها صرفا وأسقي ۔۔ بكأس غير منطفة ملي

اب مین اوس (مصیبت) کے پیالہ کو پیونگا جسمین خالص شراب ہوگی - اور نیز اوروں کو بھی ایسی شراب پلاونگا جو غیر منطفہ (یعنے بے میل) اور بے ملامت والی ہوگی - ❊ ❊ ❊

۳۲ جساس اور اوسکے باپ مرہ کی گفتگو اور بکر کی تیاری لڑائی کے لئے

جب جساس نے کلیب کو قتل کر دیا - تو گھوڑے پر سوار اوسے دوڑاتا اور گھٹنے کھولے ہوے وہان سے لوٹا - جب اوس کے باپ مرہ نے دیکھا - تو کہا جساس کوئی بڑا سخت خطرناک کام کرکے آیا ہے - مین نے اوسے گھٹنے کھلے کبھی نہین دیکھا ہے - جب باپ کے پاس آکر کھڑا ہوا تو اوس نے پوچھا جساس خیر تو ہے - کہا مین نے ایک طعنہ مارا ہے جس سے بنو وائل کل مجتمع ہونگے - اور اون مین بڑا اضطراب پڑیگا - پوچھا کہ تو نے کس کے طعنہ مارا - تیری مان تجھے روئے - کہا مین نے کلیب کو مار ڈالا - مرہ نے کہا کیا تو سچ کہتا ہے - کہا ہان - کہا یہ تو تو نے بہت ہی برا کام کیا - تیری قوم پر اس سے بڑی بلا آئے گی - اس پر جساس نے کہا -

تأهب عنك أهبة ذي امتناع ۔۔ فإن الأمر جل عن التلاحي

تو اپنے آپ کو فراموش کرکے اس طرح تیار ہو جس طرح کہ قوت اور شجاعت والے تیار ہوا کرتے ہین - اب ملامت کا وقت نہین معاملہ ملامت کی حد سے آگے نکل گیا ہے -

فإني قد جنيت عليك حربا ۔۔ تغص الشيخ بالماء القراح

مین تیرے لئے ایک برا بھل لڑائی کا لیکر آیا ہون - کہ جس سے شیرین پانی بھی شیخ کے گلے مین اٹک جائے گا - حالانکہ شیخ کا بڑا پھیلا اور شیرین پانی حلق سے جلد اوترتا ہے ❊

پھر جب اوس کے باپ نے یہ بات سنی - تو یہ اندیشہ ہوا کہ میری

ملامت سے میری قوم کہین اوس سے الگ نہ ہو جائے۔ اسواسطے یہ بات اوس کے جواب مین کہی۔

فَاِنْ تَكُ قَدْ جَنِيْتَ عَلَىٰ حَرْبًا ۔ تُغِصُّ الشَّيْخَ بِالْمَاءِ الْقَرَاحِ

اگرچہ تو لڑائی کا پھل میرے لئے توڑ کر لایا ہے کہ جس سے شیرین پانی بھی شیخ کے گلے مین جاکر اٹک رہے

جَمَعْتَ بِهَا يَدَيْكَ عَلَىٰ كُلَيْبٍ ۔ فَلَا وَكِلٌ وَلَا رَثُّ السِّلَاحِ

اور تو نے کلیب پر اپنے ہاتھ جا کر مارے ہین تو تو جان لے کہ ہم کسی پر بھروسہ نہین کرتے اور نہ ہمارے ہتیار برے ہین

سَأَلْبَسُ ثَوْبَهَا وَأَذُودُ عَنِّيْ ۔ بِهَا عَارَ الْمَذَلَّةِ وَالْفُضَاحِ

اب مین لڑائی کے لئے کپڑے پہنتا ہون اور جو ذلت و فضیحت کی عار و شرم ہے اوسے اپنے سے دور کرتا ہون

پھر مرہ نے اپنی قوم کو اپنی نصرت و امداد کے لئے طلب کیا۔ اور وہ سب اوسکی امداد کو تیار ہو گئے۔ اور برچھیاں کو جلا دینے اور تلوارون کو صیقل اور نیزون کو سیدھا کرنے لگے۔ اور اپنی قوم کے لوگون مین جانے کا تہیہ کیا۔

۲۲ جساس اور اوس کے باپ بہائیون کا بھاگ کر اپنی قوم مین جانا اور کلیب کا دفن

ہمام بن مرہ جساس کا بھائی تھا۔ اور مہلہل کلیب کا بھائی تھا۔ اسوقت یہ دونو ایک جگہ بیٹھے ہوے شراب پی رہے تھے۔ جساس نے ہمام کے پاس لونڈی کو بھیجا۔ کہ اوس سے جاکر یہ حال کہہ آئے۔ جب یہ لونڈی اون کے پاس گئی۔ تو ہمام کو اشارہ کیا اور ہمام اُٹھکر اوس کے پاس گیا۔ لونڈی نے اوس سے یہ حال کہا۔ جب وہ کہہ چکی۔ تو مہلہل نے ہمام سے پوچھا کہ لونڈی نے تجھ سے کیا کہا۔ یہ دونون آپس مین دوست تھے اور اکثر

عہد و پیمان تھا۔ کہ ایک اپنی بات کو دوسرے سے نہ چھپایا کرے۔ ہمام نے
جو لونڈی سے سنا تھا وہ اوس سے کہدیا۔ اور چاہا کہ اوسے ہنسی
دل لگی مین یہ حال سنا دے۔ مہلہل نے یہ سنکر اوس سے کہا۔ کہ تیرے
بھائی کی گانڈ اس سے کہین تنگ ہے کہ اوس مین اتنے بڑے کام کرنیکی
گنجایش ہو۔ پھر وہ دونو شراب پر جھکے۔ اور مہلہل نے کہا۔ الیوم
خمرٌ و غداً امرٌ۔ پھر ہمام نے بھی شراب پی۔ مگر ڈرتے ڈرتے۔ اور
اپنے کو سنبھالے ہوے۔ اور جب مہلہل نشہ مین آگیا۔ تو ہمام وہان سے
نکلکر اپنے گھر چلا آیا۔ اور اوسی وقت یہ لوگ اپنی قوم کے لوگون مین چلے
گئے۔ اور کلیب کی خبر مشہور ہوگئی۔ لوگ اوسکی طرف دوڑے اور جا کر
اوسے دفن کیا۔ جب اوسے دفن کیا ہے تو اوسوقت عورتون نے
گریبان پھاڑ ڈالے۔ منھ نوچ ڈالے۔ باکرہ اور پردہ والی جوان لڑکیان
باہر نکل آئین۔ اور ماتم کرنے لگی تھین۔

۳۴ جلیلہ کا مرہ پاس جانا اور لڑائی کی خبر سنانا اور اپنے سسرال والون سے عذر کرنا

پھر عورتون نے کلیب کی بہن سے کہا۔ کہ جلیلہ جساس کی
بہن کو ضرور ہے کہ وہ ہم مین سے نکل جائے۔ اوس کا
یہان رہنا شماتت اور عار کا باعث ہے یہ جساس کی بہن
کلیب کی بی بی تھی جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کر دیا ہے۔ کلیب کی بہن نے اوس سے کہا کہ
ہمارے ماتم مین سے نکل جا۔ کیونکہ تو ہمارے قاتل کی بہن ہے۔ اسواسطے
وہ اپنے چادر کو کھینچتے ہوے نکل گئی جب اوس کا باپ مرہ اوسے ملا۔
تو اوس سے پوچھا کہ کیا خبر ہے۔ کہا خبر کیا ہے کتنی ہی مائین بچون کو روئینگی

اور ابد تک رنج رہے گا۔ دوست مٹ جائین گے۔ اور بھائی جلد مارا جائیگا اور ان دونون قبیلون مین کینہ بویا جائے گا اور کلیجہ شق کئے جائینگے۔ مرہ نے پوچھا۔ کیا معافی اور مہربانی کی امید نہین اور اگر بڑی دیت دیجائے تو یہ جھگڑا اسطے نہین ہو سکتا۔ جلیلہ نے کہا۔ کیا بچون کو بہلانا ہے۔ کیا تغلب چند قربانی کے اونٹون کے واسطے اپنے خداوند کے خون کو معاف کر دین گے۔

پھر جب جلیلہ چلی گئی۔ تو کلیب کی بہن نے کہا۔ تیرا جانا ایسا ہے جیسا دشمن کا جانا اور تیرا فراق ایسا ہے جیسے شامت کا فراق۔ آل مرہ پر ہمیشہ ہمیشہ خرابی رہی۔ جب یہ بات جلیلہ نے سنی تو کہا۔ کوئی بی بی اپنے ستر کی ہتک سے اور آیندہ قتل کے اندیشہ سے کیسے خوش ہو سکتی ہے۔ میری بہن کو خدا سعادت دے اوس نے یہ کیون نہین کہا۔ کہ مجھے وہان حیا آتی تھی اور دشمنون کا خوف تھا اس سے مین چلی آئی۔ پھر یہ اشعار کہے۔

يَا ابْنَةَ الأَقْوَامِ اِنْ لُمْتِ فَلَا	تَعْجَلِي بِاللَّوْمِ حَتّٰى تَسْئَلِي
اے شریف لوگون کی بیٹی اگر تو ملامت کرتی ہے تو ملامت مین جلدی نہ کر پہلے پوچھ تو لے	
فَاِذَا اَمَا اَنْتِ تَبَيَّنْتِ الَّذِي	يُوجِبُ اللَّوْمَ فَلُومِي وَاعْذِلِي
پھر اگر تو ایسی باتون کی تہمت لگاتی ہے جس سے ملامت ضروری ہو جاتی ہے تو تجھے اختیار ہے جتنی چاہے ملامت کر	
اِنْ تَكُنْ اُخْتُ امْرِئٍ لِيمَتْ عَلَى	شَفَقٍ مِنْهَا عَلَيْهِ فَافْعَلِي
اگر کسی شخص کی بہن کو اپنے بھائی پر شفقت کرنے سے ملامت کیا کرتے ہون تو تو بھی مجھ پر ملامت کر	

جَلَّ عِندی فعلُ جسّاس فیا　　حسرتا فیما انجلت او تنجلی

میرے نزدیک جساس نے جو کام کیا ہے وہ بہت ہی برا ہی۔ افسوس ہے اوس پر جو کچھ سرزد ہوا یا آیندہ کو سرزد ہوگا

لو بعینٍ فُقئت عینٌ سوی　　اُختها فانفقئت لم احفلِ

اگر کسی شخص کی آنکھ کے عوض اوس شخص کی دوسری آنکھ کے سوا اور آنکھ پھوٹ جاے تو مین کچھ پروا نہین کرتی

تحمل العینُ قذی العین کما　　تحمل الامُّ اذی ما تفتلی

لیکن مشکل تو یہ ہے کہ ایک شخص کی ایک آنکھ مین کچھ پڑ جاے تو اوس شخص کی دوسری آنکھ کو ایسی ہی تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے جیسی مان کو دودھ چھڑاتے وقت اپنے بچے کی تکلیف خود ہی اوٹھانی پڑتی ہے۔

یا قتیلاً قوّض الدهرُ به　　سقفَ بیتیَّ جمیعاً من علِ

ہاے مقتول زمانہ نے اوس کے سبب سے میرے گھر کی چھت کو اوپر سے بالکل گرا دیا۔

هدمَ البیتَ الذی استحدثتُه　　وانثنی فی هدم بیتی الاوّلِ

جو گھر کہ مین نے نیا بنایا تھا اوسے تو اوس نے گرا دیا۔ اور اب جو میرا پہلا گھر تھا اوسکے گرانے کے لئے بھی مائل ہو رہا ہے

ورمانی قتلُه من کثبٍ　　رمیةَ المُصمی به المستاصلِ

اور اوس کے قتل سے ایک تیر مجھ پر ایسا آکر لگا ہے جو قدر انداز اور بیخ کنون کا پھینکا ہوا معلوم ہوتا ہے

یا نسائی دونکنّ الیوم قد　　خصّنی الدهرُ برزءٍ معضلِ

اے عورتو اس دن کو تو دیکھو۔ زمانہ نے میرے نصیب مین کیسی لا علاج مصیبت لا ڈالی ہے۔

خصّنی قتلُ کلیبٍ بلظی　　من ورائی ولظی مستقبلِ

کلیب کے قتل سے مجھ پر آگ پیچھے سے بھی آئی ہے اور آگے سے بھی آئی ہے۔

لیس من یبکی لیومیه کمن　　انما یبکی لیومٍ مقبلِ

جو شخص صرف اپنے دو روز کے لئے روے اور رو چکے وہ اوسکی طرح کیونکر ہو سکتا ہی جو کسی آیندہ کے روز کے لئے بھی روے

یشتفی المُدرِک بالثار وفی　　درکی ثاری ثکلُ المُثکلِ

جب کسی کو خون کا انتقام مل جاتا ہے تو اوسکی تشفی ہو جاتی ہی مگر مجھے اگر انتقام مل جائیگا تو پیارے کا رولانیوالا ہی پیارے کا رونیوالا ہوگا

لَیتَهٗ کَانَ دَمًا فَاحتَلبُوا ۔ دِرَرًا مِنهُ دَمِی مِن اَکحَلِ

کاش کلیب ایسا خون ہوتا کہ لوگ اوس سے دودہ دوہتے (یعنے وہ کوئی جانور ہوتا اور مارا جاتا تو کچھ پروا نہ ہوتی) مگر وہ تو میرے اکحل کا خون ہے۔ (جو ہیر مین ایک رگ ہوتی ہے اور اوس کا خون نکالڈالنے سے انسان مرجاتا ہے)

اِننِی قَاتِلَهٗ مَقتُولَهٗ ۔ وَلَعَلَّ اللّٰهُ اَن یَرتَاحَ لِی

مین خود ہی قاتل ہون اور خود ہی مقتول ہون - اللہ تعالے سے دعا ہے کہ وہ مجھے اس سے راحت دے

۳۵ مہلہل کا کلیب کے مقتل پر جانا اور اوس کا مرثیہ کہنا

اب مہلہل کا حال سنئے اس کا نام عدی تھا - اور بعض نے امرء القیس بھی بتایا ہے یہ امرء القیس حجر الکندی کا ماموں تھا - اوس کا لقب مہلہل (نازک شعر کہنے والا) اسواسطے ہوگیا تھا کہ اوسی نے سب سے اول شعرون مین رقت و نزاکت پیدا کی ہے اور اوتھین برابر اور متصل بیان کیا ہے جسے قصیدہ کہتے ہین - اور یہی شخص ہے جس نے شعر مین سب سے اول جھوٹ بولا ہے غرض جب یہ ہوش مین آیا تو اوس کے کانون مین عورتون کے چلانے کی یہ آواز پڑی کہ کلیب مارا گیا - تو اوس نے یہ شعر کہے جو اس حادثہ مین سب سے اول شعر ہین -

کُنَّا نَغَارُ عَلَی العَوَاتِقِ اَن تُرَی ۔ بِالاَمسِ خَارِجَةً عَنِ الاَوطَانِ

کل اگر کنواری لڑکیان گھرون سے باہر نکلتین اور اوتھین کوئی دیکھ لیتا تو ہمین بڑی غیرت آتی تھی -

فَخَرَجنَ حِینَ ثَوَی کُلَیبٌ حُسَّرًا ۔ مُستَیقِنَاتٍ بَعدَهٗ بِهَوَانِ

لیکن جب کلیب مرگیا تو اونہین اوس کے بعد ذلت و خواری کا یقین ہوگیا اور ننگے سر باہر نکل آئین

فَتَرَی الکَوَاعِبَ کَالظِّبَاءِ عَوَاطِلًا ۔ اِذ حَانَ مَصرَعُهٗ مِنَ الاَکفَانِ

جب اوسکے مقتل پر کفن لائے گئے۔ تو تم وہان ادن بڑی پستان والی معشوقون کو جو ہرنونکی طرح خوبصورت ہین دیکھتے ہوکہ بے زیور کھڑی ہین

يَخْمُشْنَ مِنْ اُدُمِ الوجوهِ حواسِرًا ۔۔۔ مِنْ بَعْدِهٖ ويُعِدْنَ بِالاَزْمَانِ

اور اپنے ننگے چہرون کی کھال اوس کے بعد نوچتے کھسوٹتے ہین اور زمانہ ہائے دراز تک ایسے ہی کرتے رہین گے

مُتَسَلِّبَاتٍ نكدهُنَّ وقد وَرَى ۔۔۔ اجوافُهُنَّ بحُرْقَةٍ ووَرَانِ

اور اپنے مصیبت کے لباس پہنے ہوے ہین۔ اور ادن کے دلون مین سوزش و غم سے پیپ پڑگئی ہے

وَيَقُلْنَ مَنْ لِلْمُسْتَضِيفِ اذا دعا ۔۔۔ امْ مَنْ لِخَضْبِ عوالي المُرَّانِ

اور کہتی ہین کہ اگر کوئی مہمان آئے تو اوسکا کھلانیوالا اب کون ہے! اور نیزون کے پیکانون کو (لڑائی کے وقت خون مین) رنگنے والا کون ہے

اَمْ لاِتِّسَارٍ بالجزورِ اذا غدا ۔۔۔ ريحٌ يُقَطِّعُ مَعْقِدَ الاَشْطَانِ

اور جسوقت کہ ہوا چلے اور خیمون کی رسیون کو توڑ توڑ ڈالے تو اوسوقت ایسا کون ہے کہ قربانی کے اونٹون کے گوشت کو شرطین لگا کر تقسیم کرے

امْ مَنْ لاِسْبَاقِ الدِّيَاتِ وجَمْعِهَا ۔۔۔ ولفادحاتِ نوائبِ الحَدَثَانِ

اور اب کون ہے کہ قاتلون کی طرف سے اپنی آپ بنین دے اور دیتین لوگون سے وصول کرکے جمع کرے! اور حوادث کی گردش کی ختیون کا انتظام کرے

كَانَ الذخيرةَ للزمانِ فهدَّني ۔۔۔ فقدانُهٗ واخَلَّ رُكْنَ مكاني

وہ تمام زمانہ کے لئے ایک ذخیرہ تھا اوسکے جاتے رہنے نے مجھے اُجار دیا۔ اور میرے مکان کا ستون اوکھیڑ کرلے گیا

يا لَهْفَ نفسي من زمانٍ فاجعٍ ۔۔۔ اَلْقَى عَلَيَّ بِكَلْكَلٍ وجِرَانِ

افسوس ہے مجھ پر۔ کہ اوس کی موت کے درد انگیز زمانہ نے میرے سینہ اور گردن پر۔۔۔

بمصيبةٍ لا تُسْتَقَالُ جليلةٍ ۔۔۔ غَلَبَتْ عزاءَ القومِ والنِّسْوَانِ

ایک ایسی بڑی مصیبت لاکر ڈالی ہے۔ کہ جو ہٹ ہی نہین سکتی ہے اور جتنے لوگ ہین اور جتنی عورتین ہین اون سبکے عزا سے وہ بڑھ گئی ہے

هَدَّتْ حصونًا كُنَّ قَبْلُ ملاوذًا ۔۔۔ لِذَوِي الكُهُولِ معًا ولِلشُّبَّانِ

اور اون قلعون کو جو بڈھے بوڑھون اور جوانون سب کے لئے ملجا و ماویٰ تھے اوس نے گرادیا ہے۔

أَضْحَتْ وَأَضْحَى سُورُهَا مِنْ بَعْدِهِ ‏ مُتَهَدِّمَ الْأَرْكَانِ وَالْبُنْيَانِ

اور وہ قلعہ بھی اور اونکی دیواریں بھی کلیب کے بعد ایسی ہوگئی ہین - کہ اوسکے ستون اور بنیادین ٹوٹ گئین اور گل گئی ہین

فَابْكِينَ سَيِّدَ قَوْمِهِ وَانْدُبْنَهُ ‏ شُدَّتْ عَلَيْهِ قَبَاطِيُّ الْأَكْفَانِ

وہ بیبیان کلیب کو جو اپنی قوم کا سردار تھا روتین اور اوسپر چیختی پیٹتی ہین اور اوسپر کفنیون کے قباطی کپڑے لپٹے ہوئے ہین

وَابْكِينَ لِلْأَيْتَامِ لَمَّا أُقْحِطُوا ‏ وَابْكِينَ عِنْدَ تَخَاذُلِ الْجِيرَانِ

اور اس پر روتی ہین کہ قحط کے وقت یتیمون کو جو پرورش کرتا تھا اب کون کرے گا - اور نیز اس پر روتی ہین کہ پڑوسی پڑوسیون کو چھوڑ دیتے ہین اون کا مدد کرنے والا جاتا رہا ٭ ٭ ٭ ٭

وَابْكِينَ مَصْرَعَ جِيدِهِ مُتَزَمِّلًا ‏ بِدِمَائِهِ فَلِذَاكَ مَا أَبْكَانِي

اور وہ اوسکی خون آلود گردن جہان پڑی ہوئی ہے اوسے دیکھ دیکھ کر روتی ہین - کہ جنکی گریہ وزاری نے مجھکو رلا دیا ہے

فَلَأَتْرُكَنَّ بِهِ قَبَائِلَ تَغْلِبَ ‏ قَتْلَى بِكُلِّ قَرَارَةٍ وَمَكَانِ

اب مین اوس کے انتقام لینے کے واسطے قبائل تغلب کو ہر مکان اور ہر مقام پر قتل کرادونگا

قَتْلَى تَعَاوَرُهَا النُّسُورُ أَكُفَّهَا ‏ يَنْهَشْنَهَا وَحَوَاجِلُ الْغِرْبَانِ

اور اون مقتولون پر گدہ اور کوون کے غول بار بار آتے ہونگے - اور اونکے ہاتھون کو اونکے بدنون سے اکھیڑتے ہونگے

پھر مہلہل اوس مقام پر جہان کلیب مارا گیا تھا گیا - اور اوس کے خون کو دیکھا - اور اوسکی قبر کے پاس جاکر کھڑا ہوا - پھر کہا -

إِنَّ تَحْتَ التُّرَابِ حَزْمًا وَعَزْمًا ‏ وَخَصِيمًا أَلَدَّ ذَا مِعْلَاقِ

اوس مٹی کے نیچے (بڑا صاحب) عزم اور حزم ہے - اور ایسا حکومت کرنیوالا ہے جو بڑا جھگڑالو اور تیز مزاج تھا -

حَيَّةٌ فِي الْوِجَارِ أَرْبَدُ لَا يَنْفَعُ مِنْهُ السَّلِيمَ نَفْثُ الرَّاقِي

وہ ایک کالے سانپ کی طرح سوراخ مین ہے جسکے کاٹے ہوئے کو منتر پڑھنے والے کا منتر کچھ فائدہ نہین بخشتا -

٣٩ مہلہل کے سفیرون کا مرہ کے پاس جانا

پھر مہلہل نے اپنے بال کٹوائے کپڑے دہو کر سپید پہنے

اور اپنے بیبیون سے الگ ہوگیا۔ اور عورتون سے ہنسی مذاق چھوڑ دیا۔ اور قمار اور شراب کو اپنے اوپر حرام کر لیا۔ اور اپنی قوم کو جمع کیا۔ اور بڑے بڑے لوگون کو اون مین سے بنی شیبان کے پاس بھیجا۔ جو مرہ بن ذہل بن شیبان کے پاس آئے۔ وہ اپنی قوم کی مجلس مین بیٹھا ہوا تھا۔ ان سفیرون نے شیبانیون سے کہا۔ کہ تم نے کلیب کو ایک اونٹنی کے عوض مین مار ڈالا۔ یہ بڑا ہی سخت کام کیا ہے۔ اور تمام رشتہ ناتے کی الفت کا کچھ خیال نہ رکھا ہے۔ اب ہم تم سے چار باتین چاہتے ہین۔ ان مین سے ایک ضرور تمھین کرنی پڑیگی۔ اور جب تم اون مین سے ایک کر دوگے تو ہم کو صبر آجائے گا۔ یا تو تم کلیب کو جِلا دو۔ ورنہ اوس کے قاتل جساس کو دیدو تاکہ اوسے ہم قتل کر ڈالین۔ اور اگر اوسے نہین دیتے ہو تو ہمام کو دیدو جو اوسی کا ہمسر ہے یا مرہ تو اوس کے عوض مین آ۔ تاکہ تجھے ہی قتل کر کے ہم اپنا پورا عوض لے لین مرہ نے کہا۔ کلیب کے جِلانے پر تو مین قادر نہین۔ رہا جساس وہ ایک لڑکا ہے اوس نے جلدی مین آکر برچھا مارا اور اوسی وقت گھوڑے پر سوار کہین چلا گیا معلوم نہین کہ کہان گیا۔ ہمام کی نسبت جو تم کہتے ہو۔ اوس کے دس تو بیٹے ہین اور دس بھائی ہین اور دس بھتیجے ہین۔ اور سب کے سب اپنی قوم کے سرگروہ ہین وہ اوسے کیونکر دوسرے کے گناہ کے عوض مین دیدین گے۔ اور میرا حال یہ ہے کہ میدان مین جس وقت سوار نکلین گے اوس وقت مین ہی سب سے اول قتیل ہونے کو موجود ہون۔ پھر مین کیون موت کی جلدی کردن۔ لیکن دو باتین اور ہین مین کہتا ہون۔ ایک تو یہ ہے کہ میرا اور باقی بیٹے ہین

اون مین سے جسے کہو مین دیکھتا ہون تم چاہو اپنے آدمی کے عوض اوسے مارڈالو۔ دوسری بات یہ ہے کہ مین ہزار ناقہ اوسکی دیت مین دیتا ہون جنکی آنکھین سیاہ اور اُون سرخ ہوگے۔ اس سے ایلچی بگڑ گئے۔ اور بولے کہ تو ان چیزون کے دینے کا ہمارے سامنے ذکر کرتا ہے۔ اور کلیب کے خون کے عوض دودھ دیتا ہے۔

۳۷ بکر و تغلب مین لڑائی کا قائم ہونا اور مہلہل کا مرثیہ

پھر تغلب اور بکر مین لڑائی اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اور جلیلہ کلیب کی بی بی اپنے باپ کے پاس اپنی قوم مین چلی گئی اور بعض لوگ قبائل بکر کے لڑائی سے علیحدہ ہوگئے۔ اور لڑائی مین بنی شیبان کی مساعدت کو پسند نہین کیا۔ اور کلیب کے قتل کو اونھون نے ایک بڑا گناہ سمجھا۔ اس وقت لجیم اور یشکر قبیلہ الگ ہوے تھے اور حارث بن عباد نے بھی اپنے اہل بیت کو الگ کر لیا۔ اور شیبانیون کی نصرت نہ کی تھی اور مہلہل کلیب کے بھائی نے مرثیہ مین کتنے ہی قصائد کہے ہین۔ اون مین سے ایک یہ ہے

کُلَیبُ لاخَیرَ فِی الدُّنیا وَمَن فِیھا	اِذْ اَنتَ خَلَّیتَھا فِیمَن یُخَلِّیھا

اے کلیب جن لوگون نے دنیا کو خالی کردیا ہے اون کی ہی طرح تو نے بھی اوسے خالی کردیا ہے۔ اسلئے اب دنیا مین کچھ لطف نہین

کُلَیبُ اَیُّ فَتیً عِزٍّ وَمَکرُمَۃٍ	تَحتَ السَّقَائِفِ اِذْ یَعلُوکَ سَافِیھَا

اے کلیب کیا عزت و مکرمت والا شخص تختون کے نیچے پڑا ہوا ہے۔ اور اونکی دیوار کے ردّے تجھ سے بلند ہو رہے ہین

نَعَی النُّعَاۃُ کُلَیبًا لِی فَقُلتُ لَھُم	مَالَت بِنَا الاَرضُ اَو زَالَت رَوَاسِیھَا

جبکہ خبر دہندون نے آکر کلیب کے مرنیکی خبر مجھکو دی۔ تو مین نے اون سے کہا کہ اس صدمہ سے تو زمین ہل گئی اور زمین پر کے پہاڑ دان نے اپنی جگہہ چھوڑ دی

اَلحَزمُ وَالعَزمُ کَانَا مِن صَنِیعَتِہٖ	مَا کُلُّ آلَائِہٖ یَا قَومُ اُحصِیھَا

عزم و حزم دونو چیزین اوسکے اوصاف تھے۔ اے لوگو مین ان منفعتون کو شمار نہین کرسکتا ہون جو اوس کے وجود سے مخلوق کو حاصل تھین

القائدُ الخیلَ تَردی فی اَعِنَّتِہا — زَھوًا اذا الخیلُ لُجَّت فی تعادِیہا

وہ اون سردارونکا بیٹا تھا کہ جو سوار دشمن کی تباہی بربادی مین جب حد سے بڑھ جاتین تو اوس وقت اون سوارون کے گھوڑے منہ مین لگام لیے ناز سے کود تے چلتے ہین

مِن خیلِ تغلبَ ما تُلقی اَسِنَّتَہا — اِلّا و قد خضبُوھا مِن اَعادِیہا

تغلب کے سوارون مین سے کوئی شخص اپنے سنانون کو اوس وقت تک نہین ڈالتا کہ جبتک وہ اونکو دشمنون کے خون سے رنگ نہ لیتے ہون

یُمَہِّرُونَ مِنَ الخطّی مُدمجۃً — صُمًّا انابیبُہا زُرقًا عوالیہا

اور وہ اون خطی نیزون کو مسرور رہا کرتے ہین جو شکل کے مدور ہوتے ہین۔ اور جنکی پوریان ٹھوس اور سرون پر پیکان چڑھے ہوتے ہین (خطی ایک مقام اخطاط کے طرف منسوب ہے۔ جو بحرین مین ایک لنگرگاہ ہے اور جہان عمدہ نیزون کی تجارت ہوا کرتی تھی)

لیتَ السماءَ علی من تحتہا وقعت — وانشقّتِ الارضُ فانجابت بمن فیہا

کیا اچھا ہوتا جو آسمان اون لوگون پر گر پڑتا جو اوس کے نیچے رہتے ہین۔ اور زمین پھٹ جاتی اور جو لوگ اوس مین ہین ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے

لا اَصلحَ اللہُ مِنّا مَن یُصالحُکُم — ما لاحتِ الشمسُ فی اَعلی مجاریہا

خدا اوس شخص کو ہم مین سے بھلائی نصیب کرے جو اے بنی بکر تم سے اوس وقت تک صلح کرلے۔ جبتک کہ آفتاب اپنے بلند راستون مین چمکتا رہے گا۔

۳۸ بکر اور تغلب مین عُنیزہ اور نُہی اور ذنائب اور واردات اور قُضَیبات اور قضّۃ کی لڑائیان

پھر بکر اور تغلب مین لڑائی شروع ہوئی۔ کہتے ہین۔ کہ پہلی لڑائی جو اون مین ہوئی ہے۔ وہ عُنیزہ کی لڑائی ہے۔ یہ عنیزہ فلج کے پاس ایک مقام ہے۔ اس وقت دونو فریق برابر رہے۔ اس لڑائی کی نسبت مہلہل نے کہا ہے۔

کَاَنّا غدوۃً و بنی اَبینا — بِجَنبِ عُنیزۃَ رَحیا مُدِیرِ

کل ہم اور ہمارے دادا (وائل) کے بیٹے (بنی بکر) عنیزہ کے قرب جوار مین چکی کے دو گھومنے والے (تلے اوپر کے) پاٹ تھے جنہین لادے لیے جاتے تھے

ولولا الریحُ اُسمعَ اھلُ حُجرٍ — صلیلَ البیضِ تُقرعُ بالذکورِ

اگر ہوا کا رخ دوسری طرف نہ ہوتا تو اوس سے خودون پر تلوارون کے لگنے سے جو کھناکن کی آواز نکلتی تھی حجر کے لوگ اوسے بھی سن لیتے

پھر فریقین اپنے اپنے گھرون کو چلے گئے۔ اور کچھ مدت کے بعد بنی شیبان

جہان ٹھہرے ہوے تھے وہان ایک چشمہ موسوم نہی پر فریقین کا مقابلہ ہوا۔ بعض لوگون نے کہا ہے کہ یہی نہی پر کی لڑائی ان دونو فریق مین سب سے اول ہوئی ہے اس وقت بنی تغلب کا رئیس مہلہل تھا۔ اور بنی شیبان کا رئیس حارث بن مرہ تھا۔ بنی تغلب اس مین مغلوب ہوگئے اور بنی شیبان کو اسمین غلبہ ہوگیا تھا۔ اور اون مین کشت وخون خوب ہوا۔ مگر اس لڑائی مین بنی مرہ مین سے کوئی نہین مارا گیا پھر فریقین ذنائب مین آکر لڑے۔ یہ لڑائی اونکی سب لڑائیون سے بڑی لڑائی تھی۔ اسمین بنی تغلب کو غلبہ رہا اور بنی بکر بہت کثرت سے مارے گئے۔ اس لڑائی مین شراحیل بن مرۃ بن ہمام بن ذہل بن شیبان مارا گیا تھا جو حوفزان کا دادا اور نیز معن بن زائدہ کا دادا تھا۔ اور حارث بن مرہ بن ذہل بن شیبان بھی اس لڑائی مین قتل ہوا تھا۔ اور بنی ذہل مین ثعلبہ مین سے عمرو بن سدوس بن شیبان بن ذہل وغیرہ بکر کے رئیس مارے گئے تھے۔

پھر ان مین واردات کی لڑائی ہوئی۔ اس وقت بھی بہت ہی کشت وخون ہوا۔ اور تغلب کو ہی فتح رہی۔ اور بنی بکر بہت مارے گئے۔ اور جساس کا بھائی ہمام بن مرہ جو اوس کا حقیقی بھائی تھا اس لڑائی مین مارا گیا۔ جب مہلہل اس کی لاش پر پھونچا اور اوسے مرا ہوا دیکھا۔ تو کہا۔ کہ کلیب کے بعد جو شخص مارا گیا وہ میرے نزدیک تجھ سے بڑھکر کوئی نہین تھا اور بکر تم دونو کے بعد کبھی کسی اچھے کام کے لئے فراہم نہین ہونگے۔ بعض کہتے ہین کہ ہمام قضبات کی لڑائی مین مارا گیا تھا۔ اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ قصّہ کی لڑائی مین

وہ قتل ہوا تھا۔ اور ناشرہ نے اوسے مارا تھا۔ ہمام نے اس ناشرہ کو کہین پڑا پایا تھا اور اوسے پرورش کیا اور اوسکا نام ناشرہ رکھا تھا۔ اور وہ اوسی کے پاس تھا۔ جب یہ جوان ہوا تو اسے معلوم ہو گیا تھا۔ کہ مین تغلبی ہون۔ پھر جب اس روز لڑائی ہو رہی تھی۔ اور ہمام بھی لڑائی مین مصروف تھا۔ اور جب پیاسا ہوتا تو مشک کے پاس آتا اور پانی پی جاتا تھا۔ کہ اسی مین عالم غفلت مین ناشرہ نے اوسے قتل کر دیا۔ اور اپنی قوم تغلب مین جا ملا۔ جبا س کبھی قریب تھا کہ پکڑا جاے مگر وہ بچ گیا۔ اس پر مہلہل نے کہا۔

لو ان خیلی ادرکتک وجدتهم	مثل اللیوث بستر غب عرین

اگر میرے سوار تجھ تک پہونچ جاتے تو تو دیکھتا کہ غب عرین کے مغلوب کرنے کے لئے وہ شیرون کے مانند ہین ❊

اور یہ بھی اوس نے اسی موقع پر کہا ہے۔

ولاوردن الخیل بطن اراکة	ولاقضین بفعل ذاک دیونی

اور مین اپنے سوارون کو بطن اراکہ تک لیجاؤنگا جو بکر کا کوئی مقام تھا۔ اور اس طرح جو انتقام کا قرض مجھ پر ہے اوسے ادا کرونگا

ولاقتلن جحاجحا من بکرکم	ولابکین بها جفون عیون

اور مین تمہارے بکر کے سردارون کو قتل کرونگا۔ اور انکے قتل سے آنکھون کی پلکون کو یا کہٹو تیون کو رلاؤنگا ❊

حتی تظل الحاملات مخافة	من وقعنا یقذفن کل جنین

اور ایسا کرونگا کہ حاملہ عورتین ہماری لڑائی کے خوف سے اپنے تمام بچے پیٹ سے ڈالدین گے۔

ان ایام کی ترتیب لوگون نے مختلف طرح پر بیان کی ہے۔ جس کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ ہم آیندہ کرین گے۔

۳۹ جبالہ و ابو نویرہ کی کشتی	بنی تغلب کے طلایہ اور قراول ابو نویرۃ التغلبی وغیرہ تھے

اور جساس وغیرہ اپنی قوم کے طلیعہ تھے۔ ایک مرتبہ رات کے وقت جساس اور
ابو نویرہ دونو کا آمنا سامنا ہوگیا ابو نویرہ نے جساس سے کہا۔ آؤ یا تو ہم
تم دونو کشتی کرین۔ یا نیزہ بازی یا شمشیر زنی کی لڑائی لڑین۔ جساس نے
کشتی کو پسند کیا۔ پھر دونون نے کشتی کی۔ اور بہت دیر تک لڑتے رہے۔
جب اون کے اصحاب نے اونھین دیر تک نہ دیکھا تو اون کی تلاش مین نکلے
دیکھتے کیا ہین۔ کہ وہ دونو کشتی لڑ رہے ہین۔ اس وقت قریب تھا کہ جساس
ابو نویرہ کو گرا لے۔ مگر اون دونون کے معاون آپھونچے اور اونھین ہٹا دیا

۴۰ ابو نویرہ اور جساس کا قتل اور کلیب کا بیٹا ہجرس

تغلب جساس کو بہت ڈھونڈھتے تھے۔ کہ کسی طرح اوسے
قتل کردین اور اوس کی ہر وقت تاک جھانک مین لگے
رہتے تھے۔ اسواسطے اوس کے باپ مرہ نے جساس سے کہا کہ تو اپنے
مامون کے یہان شام کو چلا جا۔ لیکن اوس نے انکار کیا۔ باپ نے اوس کی
بہت منت وخوشامد کی اور اوس کے ساتھ پانچ آدمی دیکر مخفی طور پر اوسے
شام کو روانہ کردیا۔ اس کی خبر مہلہل کو بھی ہوگئی۔ اوس نے فوراً ابو نویرہ کو
تیس دلاورون کے ساتھ اوس کے پیچھے بھیجا۔ یہ لوگ نہایت ہی تیزی سے
روانہ ہوے۔ اور جساس کو جا گھیرا۔ جساس اون سے خوب لڑا۔ اور ابو نویرہ
اور اوس کے ساتھی مارے گئے۔ صرف دو شخص اون مین سے باقی رہگئے
اور جساس بے انتہا زخمی ہوگیا۔ کہ اون زخمون ہی سے مرگیا۔ اور اوس کے
ساتھیون مین سے بھی صرف دو ہی آدمی بچے باقی مارے گئے۔ پھر یہ جو لوگ
باقی رہ گئے تھے اونھون نے آکر اپنے اپنے طرف والون کو خبر دی۔ جب

مرہ نے سنا کہ جساس مارا گیا۔ تو کہا اگر اوس نے اپنے مخالفون مین سے کسی کو نہین مارا تو مجھکو اسکا بڑا رنج ہے۔ لیکن خبر دینے والون نے کہا۔ کہ اوس نے اپنے ہاتھ سے ابو نویرہ رئیس قوم کو قتل کیا۔ اور اوس کے ساتھ کے اور بھی پندرہ آدمی ہماری شرکت بغیر اوس نے مارے۔ اور باقیون کو ہم نے مارا تو کہا۔ کہ البتہ جساس نے اگر ایسا کیا تو مجھے ایک گونہ تسلی ہوئی۔

جساس کے قتل کی ایک اور روایت بھی ہے۔ اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ بکر و تغلب کی لڑائی مین جساس سب سے پیچھے مارا گیا ہے۔ اوس کے قتل کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ اوسکی بہن جلیلہ کلیب وائل کی بی بی تھی۔ جب کلیب مارا گیا۔ تو وہ اپنے باپ کے پاس چلی آئی۔ اسوقت وہ حاملہ تھی۔ پھر دونو فریق مین لڑائی ہوئی۔ اور جو جو واقعات ہونا تھے وہ ہوے۔ جب طرفین کی حالت قریب فنا ہونیکے پہونچگئی تو اونہون نے صلح کر لی۔ لیکن جب جلیلہ اپنے باپ کے گھر آگئی۔ تو اوس کے ایک بیٹا پیدا ہوا۔ اور اوس نے اوسکا نام ہجرس رکھا۔ اور جساس نے اوسے پالا۔ وہ بچا یہ ہی سمجھتا تھا کہ جساس ہی اوس کا باپ ہے۔ پھر جساس نے اپنی بیٹی اوسے دیدی۔ اتفاقاً کہین ہجرس سے اور بکر کے ایک اور شخص سے کچھ گفتگو ہوئی۔ بکر نے اوس گفتگو مین اوس سے کہا۔ کہ تو اپنی باتون سے باز نہین آتا۔ کیا تجھے بھی تیرے باپ کے پاس پہونچا دون۔ ہجرس یہ بات سنکر خاموش ہو گیا۔ اور رنجیدہ و دلگیر اپنی مان کے پاس آیا۔ اور اوس سے یہ سب قصہ کہا۔ پھر جب وہ اپنی بی بی کے پاس سویا تو اوس نے دیکھا کہ اوسکا شوہر کچھ غمگین ہے۔ اور کچھ فکر مین ہے۔

جس سے اوسے شک گزرا۔ اور یہ قصہ اوس نے اپنے باپ جساس سے
بیان کیا۔ جساس نے کہا۔ وہ بے شک بدلا لیگا۔ اور رات کو ایسے سویا
جیسے کوئی گرم پتھر پر سوتا ہو۔

پھر جب صبح ہوئی۔ تو ہجرس کو بلایا۔ اور اوس سے کہا تو میرا بیٹا ہے
اور جس قدر مین تیری قدر و عزت کرتا ہون وہ تو خوب جانتا ہے۔ اور مین نے
تجھے اپنی بیٹی دی ہے۔ تیرے باپ کے سبب سے ایک مدت دراز تک
لڑائی رہی اور اوس کے بعد ہم نے صلح کر لی ہے۔ اور الگ الگ ہو گئے
ہین۔ مین چاہتا ہون کہ جیسے اور لوگون نے صلح کر لی ہے اوسی طرح تو بھی
اوس صلح کے عہد و پیمان مین شریک ہو جائے۔ اس لئے تو میرے ساتھ
چل کہ ہم تجھ سے بھی وہی قول و قرار لے لین جو ہم سے لئے گئے ہین۔
ہجرس نے کہا اچھا بہتر ہے پھر جساس نے اوسے ایک گھوڑا اچڑھنے کو دیا
اور وہ اوس پر زرہ پہنکر سوار ہوا۔ اور کہا مجھ سا آدمی بغیر ہتھیار اپنے لوگون
کے پاس نہین جا سکتا ہے۔ پھر وہ اپنے گھر سے نکلکر تغلب اور بکر کے
آدمیون کے پاس آئے۔ اور جساس نے اون سب کے روبرو سارا قصہ
بیان کیا۔ اور اون سے کہا۔ ہجرس بھی چاہتا ہے جو عہد و پیمان آپ لوگون
نے کئے ہین وہ بھی کر لے۔ اور اسی واسطے وہ عہد و پیمان کرنے کو یہان
آیا ہے جو تم لوگون نے کئے ہین۔ پھر جب وہ لوگ خون کے نزدیک گئے
اور عہد کرنے کو کھڑے ہوئے تو ہجرس نے اپنے نیزہ کو خوب مضبوطی سے
پکڑا۔ پھر کہا میرے پاس گھوڑا نیزہ تلوار سب چیزین موجود ہین کوئی شخص اپنے

باپ کے قاتل کو کیسے چھوڑ دے۔ جساس یہ دیکھہ ہی رہا تھا۔ کہ اوس نے جساس کے برچھا مارا۔ اور قتل کر کے اپنی قوم مین چلا گیا۔ اس لئے جساس ہی ان لڑائیون مین سب سے پیچھے مارا گیا ہے مگر اول روایت زیادہ مشہور ہے۔ اب ہم پھر اپنے سیاق کلام کی طرف رجوع کرتے ہین۔

۴۱ مرہ کے صلح کے پیغام کو مھلہل کا نہ ماننا اور بجیر کے قتل کے سبب سے حارث کا بھی لڑائی مین شریک ہونا

غرض جساس جب مارا گیا۔ تو اوس کے باپ مرہ نے مھلہل کے پاس پیغام بھیجا۔ کہ اب تیرا بدلا پورا ہو گیا جساس مارا گیا اب لڑائی موقوف کر۔ اور کشت و خون مین اسقدر اسراف اور لجاج نہ کر۔ اور آپس مین صلح کر لے۔ صلح دونو جیون کے لئے اچھی ہے۔ اور ہمارے دشمنون کے واسطے بڑی خرابی کا باعث ہے۔ مگر مھلہل نے نہ مانا۔

اوپر لکھہ آئے ہین۔ کہ حارث بن عباد لڑائی مین شریک نہ ہوا تھا۔ اور الگ ہو کر بیٹھ رہا تھا۔ جب جساس اور ہمام مرہ کے دونو بیٹے مارے گئے۔ تو حارث نے اپنے بھتیجے بجیر کو جو اوس کے بھائی عمرو بن عباد کا بیٹا تھا مھلہل کے پاس بھیجا۔ اور جب اوسے ناقہ پر سوار کرا یا۔ تو مھلہل کو ایک خط مین لکھا۔ کہ تو نے اب بہت کشت و خون کیا۔ اور قتال حد سے گزر گیا۔ اور تو نے اپنا انتقام لے لیا۔ بلکہ بکر کے کچھ آدمی اور بھی مار ڈالے۔ مین اپنے بیٹے کو تیرے پاس بھیجتا ہون۔ چاہے تو تو اوسے اپنے بھائی کے عوض مار ڈال۔ اور دونو جیون مین صلح کر لے۔ اور چاہے اوسے چھوڑ دے اور بغیر مارے ہی صلح کر لے۔ کیونکہ ان لڑائیون مین دونو جیون مین سے

وہ وہ لوگ مارے گئے ہین کہ جن کا زندہ رہنا ہمارے تمہارے واسطے بڑی خیر و برکت کا باعث ہوتا۔ جب مہلہل نے خط کو پڑھا۔ تو پکڑ کر بجیر کو قتل کر دیا۔ اور کہا کلیب کے جوتی کے تسمہ کے عوض تو مارا جا۔

جب اوس کے باپ نے سنا کہ بجیر مارا گیا۔ تو سمجھا کہ مہلہل نے اوسے اپنے بھائی کے عوض مین مارا ہے۔ تو کہا کہ یہ مقتول کیسا اچھا ہے جس کے سبب وائل کے بیٹون مین صلح ہوئی ہے لیکن جب لوگون نے کہا۔ کہ مہلہل نے اوسے قتل کرتے وقت کہا تھا۔ کہ تو کلیب کے جوتی کے تسمہ کے عوض مارا جا۔ تو اس سے حارث بن عباد کو بڑا غصہ آیا۔ اور کہا۔

قَرِّبَا مَرْبَطَ النَّعَامَةِ مِنِّی		لَقِحَتْ حَرْبُ وَائِلٍ عَنْ حِیَالِ
میرے نعامہ گھوڑی کی رسی میرے پاس لاؤ۔ اب بانجھ اونٹنیون کو بھی وائل کی حمل رہا یعنی مین جو نہین لڑتا تھا اب لڑونگا		
قَرِّبَا مَرْبَطَ النَّعَامَةِ مِنِّی		شَابَ رَاسِی وَاَنْکَرَتْنِی رِجَالِی
میری گھوڑی نعامہ کی رسی میرے پاس لاؤ۔ میرا سر سپید ہو گیا۔ اور میرے لوگ مجھے برا سمجھنے لگے ہین		
لَمْ اَکُنْ مِنْ جُنَاتِہَا عَلِمَ اللّٰہُ		وَاِنِّی بِحَرِّہَا الْیَوْمَ صَالِی
خدا خوب جانتا ہے مین نے تو لڑائی کو نہین بھڑکایا ہے۔ لیکن البتہ آج مین اوس کی حرارت مین تاپونگا		

۴۲ بکر کا قصہ کی لڑائی مین سر منڈوانا اور جحدر کا ابن عناق کو مارنا۔

پھر نعامہ گھوڑی حارث کے پاس لائے۔ اور وہ ایسی اچھی گھوڑی تھی کہ اوس زمانہ مین اوس کا نظیر نہ تھا۔ حارث اوس پر سوار ہوا۔ اور وہ ہی بکر کا امیر لشکر ہوا۔ اور لڑائی مین گیا۔ جب وہ لڑائی مین سب سے اول شریک ہوا تو قصہ کی لڑائی ہوئی۔ جسے تحلاق اللمم کی لڑائی بھی کہتے ہین اور تحلاق اللمم (چوٹی مونڈنے

سکے دن کی لڑائی) اسے اسواسطے کہتے ہین - کہ اوس روز بکرنے اپنے سر منڈائے تھے - تاکہ آپس مین اونکی شناخت رہے - اور وہ غیرون مین اور اپنون مین اوس سے تمیز کرسکین - لیکن حجدر بن ضبیعہ بن قیس نے جو مسامعہ کا باپ تھا اپنے بال نہین مونڈے - اور کہا مین تو خود ہی چھوٹا آدمی ہون - مجھے عیب دار مت کرو - اور مین اس چوٹی کے نہ کاٹنے کی عوض سب سے پہلے میدان مین جاؤنگا - چنانچہ اوس نے ایسا ہی کیا - اُدہر سے اوس کے مقابلہ کو ابن عناق نکلا - حجدر نے اوسپر حملہ کرکے اوسکو قتل کردیا - اور اوس وقت یہ رجز پڑہا -

رُدُّوا علے الخیل اِن اَلمَّتِ ‖ اِن لم اُقاتلھم فجُزُّوا لمَّتی

اگر سوار نزدیک آئین تو تم اونھین میری طرف پھیر دو - پھر اگر مین اون سے نہ لڑون تو تم میری چوٹی کاٹ ڈالنا

۴۳ حارث کا مہلہل کو گرفتار کرکے ایک ہوکے سی چھوڑ دینا

اس روز حارث بن عباد بھی خوب لڑا - اور تغلب مین بہت ہی کشت و خون ہوا - چنانچہ طرفہ اوسکا بیان کرتا ہی -

سائلوا عنّا الذی یعرفنا ‖ بقُوانا یوم تحلاق اللمم

ہمارا حال اوس شخص سے پوچھو جس نے ہماری قوتون کا حال اوس روز جان لیا تھا جس روز تحلاق اللمم ہوا تھا یعنی چوٹیان مونڈنے کی لڑائی

یوم تُبدی البیض عن اسوقھا ‖ وتلُفُّ الخیل افواج النعم

اور جس روز کہ سپید سپید بیبیان اپنی ساقین کھولدیتی تھین (یعنی ننگی ٹانگین لڑائی جوش پر تھی) اور سوار دشمن کے اونٹونکی غول جمع کررہے تھے اور انھین میں لوٹ میں پکڑ رہے تھے

اسی روز حارث بن عباد نے مہلہل کو گرفتار کرلیا تھا - مہلہل کا نام عدی تھا - اور حارث اوسے نہ جانتا تھا - حارث نے اپنے قیدی سے کہا - کہ مجھے عدی تک پہونچا دے - مین تجھے چھوڑ دونگا - مہلہل نے کہا - کہ اسپر

خدا کی قسم کھالے - کہ اگر مین تجھے عدی کا پتا بتادون تو تو مجھے چھوڑ دیگا - حارث نے کہا اچھا اور اوس سے پورا وعدہ کرلیا - تب قیدی نے کہا مین ہی تو عدی ہون - اس لئے حارث نے اوسکی پیشانی کے بال مونڈ لئے اور اوسے چھوڑ دیا اور یہ شعر کہا -

لهف نفسی علی عدیٍ ولم اعرف عدیًا اذ امکنتنی الیدان

عدی کے سبب سے مجھے اپنے اوپر افسوس آتا ہے مین تو اوسے جانتا نہ تھا - اور وہ میرے ہاتون مین آکر پھنس گیا تھا

۴۴ بکر و تغلب کی بڑی بڑی لڑائیان اور مدت جنگ

اور وہ لڑائیان جو ان دونون طائفون مین بڑی سخت ہوئی ہین صرف پانچ ہین - ایک تو عنیزہ کی لڑائی کہ جسمین تغلب کو بکر پر غلبہ رہا تھا - تیسری لڑائی حنو کی ہے جس مین بکر تغلب پر غالب رہے تھے - چوتھی لڑائی قضیبات کی ہے جسمین بکر کو بڑا نقصان ہوا تھا - اور گمان ہوگیا تھا - کہ اونکی اصلاح پھر نہ ہو سکے گی - پانچوین لڑائی قضہ کی ہے - جسے تحالق کی لڑائی بھی کہتے ہین - اس لڑائی مین حارث بن عباد بھی شریک تھا - پھر ان لڑائیون کے بعد اور بھی چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہوئی ہین - چنانچہ اون مین سے نقیبہ کی لڑائی ہے اور فصیل کی لڑائی ہے جس مین بکر تغلب پر غالب رہے - اسکے بعد اون مین کوئی عام لڑائی نہین ہوئی - لوٹ پاٹ اور تاخت و تاراج ہوتا رہا - اور چالیس برس لڑائی رہی

۴۵ مہلہل کا لڑائی موقوف کرکے یمن کو چلا جانا -

پھر مہلہل نے اپنے قوم سے کہا - میرے نزدیک مناسب ہے - کہ اب تم اپنی قوم کے لوگون کو تباہ و برباد نہ کرو - کیونکہ وہ تمھاری صلاح و بہبود کے خواہان ہین - تمہین چالیس برس

لڑتے ہوگئے ہین - مین اسپر تو تمھین ملامت نہین کرتا کہ تم نے اپنا انتقام لینے مین
کیون کوشش کی لیکن اگر یہ مدت رفاہیت اور عیش مین بھی گزرتی تب بھی
طبیعتین ملول ہو جاتین - بھلا اس لڑائی جھگڑے مین ملول کیون نہ ہو جاتین -
دونو قبیلہ فنا ہو گئے - مائین بے فرزندون کے رہ گئین - اولادین یتیم
ہوگئین - چارون طرف سے نوحہ وزاری کی آواز آتی رہتی ہے - آنسو
آنکھون سے بند نہین ہوتے - لاشین بغیر دفن کے پڑی رہتی ہین تلوارین
میانون سے نکلی ہوئی اور نیزہ بلند ہین - اور وہ لوگ تمھین عنقریب
مودت و مواصلت کرنے لگین گے - اور مہربانی وعطوفت سے پیش آئینگے
جس سی لڑائیون مین جو قتل ہوئے ہین اون پر تمھین افسوس ہو گا - چنانچہ جو
مھلہل نے کہا تھا ایسا ہی ہوا -

پھر مھلہل نے کہا - مگر میرا حال تو یہ ہے کہ مین تو اب تم مین آیندہ نہین
رہونگا - مجھ سے یہ نہین ہو سکتا کہ مین کلیب کے قاتل کو دیکھ سکون - اور
اسی واسطے مجھے اندیشہ ہے - کہ مین تم کو کہین پھر ایسا نہ بھڑکاؤن کہ
جس سے قوم کا استیصال ہو جائے - اسواسطے مین تو یمن کو جاتا ہون -
پھر وہ اون کے پاس سے چلدیا - اور یمن کو چلا گیا -

۴۶ مھلہل کا جنب مین جانا اور اون کا اوس کے بیٹی کو چھین لینا -

اور جنب مین جاکر سکونت اختیار کر لی جو مذحج کا ایک قبیلہ
ہے وہان جنب کے لوگون نے مھلہل سے اوس کے
بیٹی کا پیغام دیا - اور جب مھلہل نے بیٹی دینے سے
انکار کیا - تو اوس سے جبر کرکے بیٹی لے لی - اور نکاح کر لیا - اور اوس کے

میں کچھ چمڑے کی چند کھالیں دیدین چنانچہ مہلہل کہتا ہے۔

أَعْزِزْ عَلَى تَغْلِبَ بِمَا لَقِيَتْ	أُخْتُ بَنِي الْأَكْرَمِينَ مِنْ جُشَمِ

تغلب پر اوس کی مصیبت کے سبب سے افسوس ہے کہ جو جشم کے معزز و مکرم لوگون کی بیٹی پر پڑی ہے

أَنْكَحَهَا فَقْدُهَا الْأَرَاقِمَ فِي	جَنْبٍ وَكَانَ الْحِبَاءُ مِنْ أَدَمِ

کہ اراقم کے نہ رہنے کے سبب سے اوس کا نکاح جنب مین ہوا۔ اور اوس کے عوض چمڑا ملا۔

لَوْ بِأَبَانَيْنِ جَاءَ يَخْطُبُهَا	ضُرِّجَ مَا أَنْفُ خَاطِبٍ بِدَمِ

اگر کوئی شخص دونوابان پہاڑ بھی لیکر آتا۔ اور اوسکا پیغام کرتا تو اوسکے پیغام کرنیوالیکی ناک خون مین رنگ جاتی

۴۷ مہلہل کو عمرو کا قید کرنا اور پیاسا رکھکر مارڈالنا

پھر مہلہل اپنی قوم کی طرف لوٹا۔ راستہ مین اوسے عمرو بن مالک ضبیعی البکری نے نواحی ہجر مین گرفتار کرلیا۔ مگر قید مین اوسے اچھی طرح رکھا۔ اسی قید کے زمانہ مین ایک تاجر شراب بیچتا ہوا شراب لیکر ہجر کے آیا۔ جو مہلہل کا بڑا دوست تھا۔ اوس نے مہلہل کو جو قید مین تھا شراب کی ایک بوتل ہدیۃً دی اسواسطے بنی مالک اوس کے پاس اکھٹے ہوے۔ اور ایک اونٹ ذبح کیا۔ اور اوسی مکان مین جہان عمرو نے ایک الگ مکان مین مہلہل کو رکھا تھا آکر اوس کے پاس شراب پی۔ جب اونھین شراب کا نشہ چڑھا تو مہلہل نے اپنے شعر گائے اور اپنے بھائی کلیب پر نوحہ پڑھے جب عمرو نے یہ سنا۔ تو کہا کہ اوس کا جوش انتقام ابھی تازہ ہے۔ واللہ مین اوسے اوسوقت تک پانی نہین پلاؤنگا۔ جبتک کہ زبیب پانی نہ پیئے۔ زبیب عمرو کا ایک سانڈ تھا۔ جو سخت گرمیون مین پانچ روز مین پانی پیا کرتا تھا۔ چونکہ بنی مالک یہ چاہتے تھے کہ

مہلہل کہین مر نہ جائے اسواسطے اونھون نے زبیب کو جا کر تلاش کیا لیکن وہ اونھین نہ ملا - اور مہلہل پیاسا مر گیا -

ایک روایت یہ بھی ہے کہ مہلہل کے مامون کی بیٹی جو مجلل تغلبی کی بیٹی تھی عمرو کی بی بی تھی - اور مہلہل کو چاہتی تھی - وہ اسوقت قید مین تھا - چنانچہ وہ کہتا ہے -

طفلۃٌ ما ابنۃُ المجلل بیضا	ءُ لعوبٌ لذیذۃٌ فی العناق

مجلل کی بیٹی کیا ہی خوبصورت چھوکری ہے - گوری گوری - ناز وانداز والی - اور ہم آغوشی مین بڑی لذیذ

فاذھبی ما الیک غیر بعید	لایؤاتی العناق من فی الوثاق

اے لڑکی تو ہٹ جا - مگر دور نہ جا - جو قید مین ہو اوس سے ہم آغوشی کیسی ہو سکتی ہے -

ضربت صدرھا الی وقالت	یا عدیُّ لقد وقتک الاواقی

اوس نے اپنی چھاتی مجھ پر ماری - یعنے مجھسے چپٹ گئی - اور کہنے لگی - اے عدی تجھے بچانے والی چیزین بچا ئین - (یعنے خدا تجھے اپنے امن مین رکھے)

یہ بیتین کتنی ہی ہین - جب یہ اشعار عمرو بن مالک نے سنے تو اوس نے قسم کھائی - کہ جب تک زبیب پانی پر نہ آئے تب تک مین مہلہل کو پانی نہین پلاؤنگا - اسواسطے لوگون نے اوس سے درخواست کی - کہ زبیب تو پانی پینے کب آئے گا اوسے پہلے ہی لانا چاہیے - اوس نے درخواست قبول کی - اور اوسے پانی پر لایا - اور پانی پلاکر اپنی قسم پوری کر لی - پھر مہلہل کو وہان کہین سے نہایت برا پانی لاکر پلوایا - جس سے مہلہل مر گیا -

حارث اعرج اور بنی تغلب کی لڑائی

۴۸ بکر و تغلب کی صلح اور تغلب کا شام کو جانا اور بکر و تغلب کی مکرر لڑائی

ابو عبیدہ نے بیان کیا ہے - کہ بکر اور تغلب دونو منذر

بن ماءالسما کے مطیع اور اوس کے پاس فراہم ہوگئے تھے - یہ اس لڑائی کے
بعد کا واقعہ ہے - اور قیس بن شراحیل بن مرہ بن ہمام نے اون مین صلح کرادی
تھی - پھر منذر نے اون کو لیا - اور بنی آکل المرار پر چڑہ کر گیا - اور بنی بکر و
تغلب دونو پر اپنے بیٹے عمرو بن ہند کو امیر مقرر کیا - اور اوس سے کہا - کہ
کہ ان کو لیکر اپنے مامون پر چڑہائی کر - پھر خوب لڑائی ہوئی - اور بنی اکل المرار
کو شکست ہوئی - اور وہ قید ہوکر منذر کے پاس آئے - منذر نے اونھین
قتل کر ڈالا -

پھر تغلب نے منذر کو چھوڑ دیا - اور اوس سے بگڑ کر شام کو چلے گئے -
جس کا سبب آیندہ چلکر شیبان کے حال مین انشاء اللہ تعالیٰ ہم بیان کرینگے
اور بکر و تغلب مین از سر نو لڑائی شروع ہوگئی -

۴۹ حارث کے پاس عمرو بن کلثوم کا جانا اور حارث کی تغلب پر چڑہائی اور شکست

پھر غسان کا بادشاہ جس کا نام حارث بن ابی شمر الغسانی تھا شام مین پھرنے کو نکلا - اور تغلب کے گروہون پر ہوکر اوس کا گزر ہوا - مگر کسی نے اوسکا استقبال نہ کیا
اسی مین عمرو بن کلثوم التغلبی سوار ہوکر اوس کے پاس گیا - تو حارث نے
اوس سے کہا - کہ تیری قوم کے لوگون نے آکر مجھسے ملاقات نہ کی - اس کا
کیا سبب ہے - عمرو نے کہا آپ کے گزرنے کا حال اونھین معلوم نہ ہوا -
اس سے وہ ملنے کو نہ آئے - حارث نے کہا اچھا - جب مین لوٹونگا تو اون پر
ایسی چڑہائی کرونگا - کہ اونھین پھر میرے آنیکی ہمیشہ خبر ہو جایا کریگی -
اور وہ ہمیشہ بیدار رہینگے - عمرو نے کہا - جب کوئی قوم بیدار ہو جاتی ہے -

تو اون کی راے تیز ہو جاتی ہے - اور اونکی جماعت کو غلبہ ہوتا ہے - اس لئے آپ کو چاہئے کہ آپ اون کے سوتے ہوؤن کو جگا دین نہین - حارث نے کہا - یہ تو تو مجھے کچھ دہمکی دیتا ہے - اور اون سے ڈراتا ہے - جس وقت غسان کے جوانون کے گھوڑے تمہارے ملک مین آئین گے - تو اوس وقت تیری قوم کے بیدار لوگ ایسے سوئین گے - کہ پھر کبھی کروٹ بھی نہ لین گے - اور اونکی نسل کا استیصال ہو جائیگا - اور جو ادہر اُدہر بچ رہین گے وہ خشک زمین مین اور دور کے تھوڑے پانی کی طرف نکالدی جائینگے

پھر عمرو بن کلثوم وہان سے لوٹ آیا - اور آکر اپنی قوم کو جمع کیا - اور کہا

اَلَافَاعلَوا اَبَیتَ اللَّعنَ اَنَّا	اُلُو بَاسٍ سَنَاتِی مَا نُرِیدُ
پادشاہ سلامت آپ اس بات کو جان لیجئے - کہ ہم بڑے رعب اب الے ہین اور جو تو لڑائی چاہتا ہی اوسکے لئے ہم موجود ہین	
تَعَلَّمُوا اَنَّ مَحمَلَنَا ثَقِیلٌ	وَاَنَّ دِبَارَ کَبَّتِنَا شَدِیدُ
خوب جان لے کہ ہمارا محمل بڑا بھاری ہے - اور ہمارے گروہ کی دشمنی بڑی سخت اور غضبناک ہے	
وَاِنَّا لَیسَ حَیٌّ مِن مُعِد	یُقَاوِمُنَا اِذَا لُبِسَ الحَدِیدُ
ہم ایسے ہین کہ جس وقت ہتیار پھنین تو پھر معد مین ایسا کوئی نہین جو ہمارے سامنے ٹھر سکے -	

پھر جب حارث اعرج لوٹ کر آیا - تو اوس نے تغلب پر چڑہائی کی - اور وہ اوس سے لڑے - نہایت ہی کثرت سے کشت و خون ہوا - پھر حارث اور بنی غسان بھاگ گئے - اور حارث کا بھائی بہت آدمیون کے ساتھ مارا گیا - اسوقت عمرو بن کلثوم نے یہ شعر کہے -

ھَلَّا عَطَفتَ عَلَی اَخِیکَ اِذَا دَعَا	بِالثُّکلِ وَیلَ اَبِیکَ یَا ابنَ اَبِی شَمِر

اوس وقت ابن ابی شمر تجھے اپنے بھائی پر کچھ رحم نہ آیا جس وقت کہ اوس نے اپنے مرنے پر پکارا افسوس ہے کہ باپ پر

فیھا اخاک وعامر بن ابی حجر		فذق الذی جشمت نفسک واعترف

پس تو اوس کا مزہ چکھ جو تو نے کیا - اور اپنے بھائی اور عامر بن ابی حجر پر صبر کر -

عین اباغ کی لڑائی

۵۰ حارث الاعرج کا نسب یہ لڑائی منذر بن ماء السما اور حارث الاعرج ابن ابی شمر جبلہ جسے بعض نے ابو شمر بن عمرو بن جبلہ بھی بتایا ہے بن الحارث بن حجر بن النعمان بن الحارث بن ماریہ الغسانی مین ہوئی ہے - اسکے نسب کی نسبت اور بھی روایتین ہین - اور بعض نے اوسے ازدی بیان کیا ہے جو غسان پر متغلب ہو گیا تھا - لیکن اول روایت صحیح ہے - اور اکثرون کے بیان سے ثابت ہوئی ہے - یہی شخص ہے جس نے سموال بن عادیا سے امرء القیس کی زرہین طلب کی تھین - اور اوس کے بیٹے کو مار ڈالا تھا بعض کہتے ہین کہ وہ کوئی اور شخص تھا - واللہ اعلم -

۵۱ - منذر کا حارث پر چڑھائی کرنا اور اپنی اولاد کی لڑائی کا معاہدہ - اس لڑائی کا سبب یہ ہوا تھا - کہ منذر ابن ماء السماء عربون کا پادشاہ حیرہ سے تمام معد کو لیکر روانہ ہوا - اور عین اباغ مین جاکر ذات الخبار مین مقام کیا - اور حارث الاعرج بن جبلہ ابن الحارث بن ثعلبہ بن جفنۃ بن عمرو مزیقیا بن عامر الغسانی کے پاس جو شام مین عربون کا پادشاہ تھا پیغام بھیجا - کہ یا تو تو مجھے فدیہ دے - جس سے مین لوٹ جاؤن - اور اپنے لشکر کو واپس لیجاؤن - اور نہین تو لڑنے کو تیار ہو جا

(عدلین کو چھوڑ دو اس علاوہ کے لئے بھی کوئی ہے مجھے اوسکے قتل پر بڑا افسوس ہی - اونٹ پر دو طرف بوجھ لادا جاتا ہی ہر طرف کے بوجھ کو دوسرے کا عدل کہتے ہین - اور علاوہ وہ بوجھ ہے جو اوس کے اوپر عدلین کے سوار کیا جاتا ہے)

پھر یہ بات ایک مثل ہوگئی - اور وہ حیرہ کو گیا - اور اوسے لوٹا اور جلا کر خاکستر کردیا - اور اپنے بیٹون کو وہین دفن کرکے بعض لوگ کہتے ہین کہ غریان بت اون پر بنایا - اس روز کی لڑائی کے حال مین ابن الرعلا الضبابی کہتا ہے

کَمْ تَرَکْنَا بِالْعَیْنِ عَیْنِ اُبَاغٍ	مِنْ مُلُوکٍ وَسُوقَۃٍ اَکْفَاءِ

ہم نے عین مین جو عین اباغ کے نام سے مشہور ہے بہت بادشاہ سردار اور بازاری لوگ جو ہمارے کفو تھے مار کر ڈالدیے تھے

اَمْطَرَتْھُمْ سَحَائِبُ الْمَوْتِ تَتْرَی	اِنَّ فِی الْمَوْتِ رَاحَۃَ الْاَشْقِیَاءِ

اون پر موت کے بادل متواتر اور علی الاتصال برسے وہ شقی تھے - اونکا مرنا ہی اچھا تھا - کیونکہ شقیون کو موت سے راحت ہوجاتی ہی

لَیْسَ مَنْ مَاتَ فَاسْتَرَاحَ بِمَیْتٍ	اِنَّمَا الْمَیْتُ مَیِّتُ الْاَحْیَاءِ

لیکن سچ بات یہ ہے - کہ جو مرجاے اور آرام سے ہوجاے وہ مرتا ہی نہین ہے - بلکہ مرتا وہ ہی جو زندہ مردہ (دل) ہوتا ہے

جنگ مرج حلیمہ اور منذر بن المنذر بن ماء السما کا قتل

۵۴ منذر اسود کا حارث الاعرج پر چڑھائی کرنا -

جب منذر بن ماء السما مر گیا جیسا کہ اوپر ذکر ہوچکا ہے - تو اوس کے بعد اوسکا بیٹا منذر الملقب بلقب اسود تخت نشین ہوا - پھر جب اوسکی حکومت جم گئی - اور ثبات قدم حاصل ہوگیا تو اوس نے لشکر فراہم کیا - اور باپ کا انتقام لینے کے واسطے حارث الاعرج کی طرف روانہ ہوا - اور اوس سے کہلا بھیجا - کہ مین کہول (یعنی بوڑھے آزمودہ کارون) کو فحول (یعنی سانڈا اور تیز گھوڑون) پر سوار کرا کر تیری طرف لایا ہون - حارث نے بھی جواب مین کہلا بھیجا - کہ مین بھی مرد (گبرؤون) کو جرد (بے بال کے گھوڑون) پر تیار کرکے تیری طرف لا رہا ہون - پھر منذر چلکر مرج حلیمہ مین

مقیم ہوا۔ وہان جو غسانی تھے اوسے خالی کرکے اسود کے قبضہ مین چھوڑ گئے۔ اسے مرج (چراگاہ) حلیمہ بنت الحارث کے سبب سی کہتے ہین۔ اوسکا ذکر ہم اس لڑائی کے ختم کرنے پر بیان کرینگے۔ پھر حارث بھی روانہ ہوا۔ اور مرج مین ہی آکر خیمہ زن ہوا۔ اور مرج مین جو لوگ تھے اونھین حکم دیا۔ کہ اوسکے لشکر کے واسطے کھانا پکائین۔ چنانچہ اونھون نے کھانا تیار کیا۔ اور کٹھلون مین اوٹھا کر لائے۔ اور لشکر مین لاکر رکھ گئے۔ یہ لوگ لڑتے اور جب کھانیکی خواہش ہوتی تو ان کٹھلون کے پاس آتے اور اونمین سے کھانا کھا جاتے تھے۔ اسی طرح لڑائی حارث اور اسود مین کتنے ہی روز تک جاری رہی جو کچھ ایک فریق کسی کا نقصان کرتا دوسرا فریق بھی اوسکا اوسیقدر نقصان کردیتا۔ اور اپنا عوض لے لیتا تھا

۵۵ حارث کی منادی پر لبید کا منذر کو جاکر قتل کرنا اور لبید کا قتل اور حارث کی فتح

جب حارث نے یہ حالت دیکھی۔ تو اپنے قصر مین دربار کیا۔ اور اپنی بیٹی ہند کو بلایا۔ اور اوس سے کہا۔ کہ بہت عطر طشتون مین لاکر رکھے۔ اور اپنے لوگون کے لگائے۔ پھر غسان کے نوجوانون کے درمیان ندا کردی۔ کہ جو کوئی حیرہ کے بادشاہ کو قتل کریگا مین اپنی بیٹی ہند اوسکو دیدونگا۔ لبید بن عمرو الغسانی نے یہ سنکر اپنی باپ سے کہا کہ باوا جان مین بادشاہ حیرہ کو جاکر مارتا ہون۔ اگر مار لیا تو بہتر۔ ورنہ مین تو ضرور مارا جاؤنگا۔ میرا گھوڑا اچھا نہین ہے اگر آپ اپنا گھوڑا زینیہ دیدین تو بڑی مہربانی ہوگی۔ اوس نے گھوڑا بیٹے کو دیدیا۔ جب لشکر نے حملہ کیا۔ اور تھوڑی دیر تک لڑتے رہے۔ تو لبید نے جاکر اسود پر حملہ کیا۔ اور ایک ضرب سے اوسی ہلاک کر ڈالا اور گھوڑے سی گرا دیا۔ اور اوسکے آدمی یہ دیکھکر چارون طرف بھاگ گئے۔ پھر لبید نے

اتر کر اوسکا سر کاٹا اور حارث کے سامنے لاکر ڈالدیا۔ اسوقت حارث اپنے قصر پر تھا۔ اور سپاہیون کو دیکھ رہا تھا۔ جب لبید نے اسود کا سر اوس کے سامنے لاکر ڈالا۔ تو حارث نے کہا۔ جا تو اپنے چچا کی بیٹی کو لیلے مین نے اوسے تجھے دیدیا۔ اور تیرا بیاہ اوس سے کردیا۔ لبید نے کہا۔ مین پھر لڑائی مین جاتا ہون۔ اور اپنے آدمیون کی تسلی کرتا ہون۔ جب سب لوگ لوٹین گے تو مین بھی لوٹونگا۔ پھر وہ لوٹ گیا۔ وہان جاکر دیکھتا کیا ہے کہ اسود کے بھائی کے پاس لوگ لوٹ کر آگئے ہین۔ اور وہ بڑے جوش و غضب سے لڑ رہا ہے۔ لبید بھی اسواسطے آگے بڑہا۔ اور لڑکر مارا گیا۔ ان لڑائیون مین اس شکست کے بعد بجز لبید کے اور کوئی شخص نہین مارا گیا۔ اور لخم دوبارہ بھاگ نکلے۔ اور چارون طرف مارے گئے۔ اور غسانیون کو بڑی اچھی فتح نصیب ہوئی۔

کہتے ہین کہ اس لڑائی مین ایسی کثرت سے گرد اوڑی تھی کہ آفتاب چھپ گیا تھا۔ اور اوس سے جو دور دور تارہ ہین وہ ان مین دکھائی دینے لگے تھے۔ کیونکہ لشکر بہت کثرت سے تھا۔ اسود تمام عراق کے عربون کو لایا تھا اور ایسے ہی حارث بھی تمام شام کے عربون کو لیکر پہونچا تھا یہ لڑائی عربون کی بہت مشہور لڑائی ہے۔ اور غسان کے شعرا نے اوس کے سبب سے بڑا فخر کیا ہے۔ چنانچہ ایک غسانی کہتا ہے۔

بالعناجیج والرماح الظماء	یوم وادی حلیمة اذ دلفنا
وادی حلیمہ کی لڑائی کے دن ہم نے عمدہ عمدہ گھوڑون اور خون کے پیاسے نیزون کو لیکر حملہ کیا تھا	

اذ شحنا اکفنا من رقاق		دق من وقعها سنا التحناء	

جبکہ ہم نے اپنی ہاتون کو پتلی تلوارون سے بھر لیا تو اونکے ضربون کی آواز سے سطح فلک کی چمک دمک ہی تیق پڑگئی

واتت ھند بالخلوق الی من		کان ذا نجدۃ وفضل غناء

اور ہند عطر لیکر اون لوگون کے پاس آئی جو بڑے صاحب شجاعت اور بہت غنا والے تھے۔

ونصبنا الجفان فی ساحۃ المر		ج فملنا الی جفان ملاء

اور ہم نے میدان مرج مین بڑی بڑی طشت لاکر رکھے تھے اور ہم تو آکر اون بھرے ہوئے طشتون پر جھکتے تھے یعنی اونمین سے کھانا کھاتے تھے

۵۶ منذر کا حارث کو بیٹی دیکر روک رکھنا اور لڑائی مین مارا جانا۔

اس منذر کے قتل کی نسبت ایک اور روایت بھی مشہور ہے وہ بھی ہم ذکر کرتے ہین۔ بعض علما نے بیان کیا ہے۔ کہ اس لڑائی کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ حارث بن ابی شمر جبلہ بن الحارث الاعرج الغسانی نے منذر اللخمی سے اوسکی بیٹی مانگی تھی۔ اور اوس سے شادی کا پیغام دیا تھا۔ اور یہ ارادہ کیا تھا۔ کہ اس طرح لخم اور غسان مین لڑائی کا خاتمہ کردے۔ منذر نے اسواسطے اپنی بیٹی ہند کا اوس سے نکاح کردیا۔ مگر ہند کو مردون کی طرف رغبت نہ تھی۔ اسواسطے اوس نے کسی تدبیر سے اپنے بدن پر برص کی نشان بنالیے۔ اور اپنے باپ سے کہا۔ مجھے اس حالت مین غسان کے پادشاہ کے پاس بھیجتا ہے۔ اسواسطے منذر کو اسکے دینے سے بڑی ندامت ہوئی۔ اور اوسے روک رکھا۔ پھر حارث نے آدمی بھیجے۔ اور اوسے طلب کیا۔ مگر اوس کے باپ نے نہ بھیجا اور حیلہ حوالہ کردیے۔

پھر اسی مین منذر کہین کسی طرف کو غزا کے لیے گیا۔ حارث بن ابی شمر نے

موقع پاکر حیرہ کو ایک لشکر بھیجا۔ اوس نے آکر اوسے لوٹا اور جلا کر خاک کردیا
جب یہ خبر منذر کو ہوئی۔ تو وہ غزا سے واپس آیا۔ اور غسان کا ارادہ کیا۔
ادہر حارث نے بھی جب اس خبر کو سنا تو وہ بھی اپنے آدمی جمع کرکے
روانہ ہوا۔ یہ دونو لشکر عین اباغ مین ایک دوسرے کے مقابل ہوے۔
اور لڑائی کے واسطے صف بندی کی۔ اور دونو طائفون مین خوب سخت
لڑائی ہوئی۔ منذر کے میمنہ نے حارث کے میسرہ پر حملہ کیا۔ جس مین اوس کا
بیٹا تھا اوسے لخمیون نے مار ڈالا۔ اور میسرہ والے بھاگ گئے۔ اُدھر حارث
کے میمنہ نے منذر کے میسرہ پر حملہ کیا۔ میسرہ والون کو شکست ہوئی اور
اون کا سردار فروۃ بن مسعود بن عمرو بن ابی ربیعہ بن ذہل بن شیبان مارا
گیا۔ اور پھر غسان کے قلب والون نے منذر پر حملہ کیا۔ اور اوسے قتل
کردیا۔ جس سے اوس کے لوگ چارون طرف بھاگ نکلے۔ اور بہت لوگ
قتل ہوے۔ اور بنی تمیم کے آدمی اون مین سے بکثرت قید ہو گئے۔

۵۷ علقمہ کا اپنے بھائی شاس کو اور اپنی قوم کے قیدیون کو حارث سے چھڑانا

اور بنی حنظلہ مین سے سو آدمی گرفتار ہو گئے۔ جن مین
شاس بن عبدہ بھی تھا۔ کچھ روز بعد اسکا بھائی علقمہ
بن عبدۃ الشاعر حارث کے پاس آیا اور بھائی کے چھڑانیکی
اوس سے التجا کی۔ اور اوسکی تعریف مین ایک قصیدہ لکھا۔ جس کا اول
یہ ہے۔

طحا بك قلب في الحسان طروب	بُعيد الشباب عصر حان مشيب

نوجوانی کے کچھ روز بعد جبکہ بوڑھاپے کا عالم نمودار ہوا۔ تو اوسوقت یہ دل جو حسین عورتون سے خوش رہتا ہے تیری طرف مائل ہو گیا

تکلفنی لیلیٰ وقد شط اهلها   وعادت عواد بیننا وخصوب

لیلیٰ مجھے تکلیف دیتی ہے حالانکہ اوسکے لوگ رحلت کر گئے - اور ہمارے درمیان رکاوٹین اور مشکلات پیدا ہوگئی ہین

اور اوس نے یہ بھی کہا تھا۔

فَاِنْ تَسْاَلُونی بِالنِّسَاءِ فَاِنَّنی   بَصِیرٌ بِاَدْوَاءِ النِّسَاءِ طَبِیبُ

اگر تم مجھ سے عورتون کا حال پوچھو تو مین اون کا خوب بیان کرسکتا ہون - اور اونکے باتون کو خوب جانتا اور اونکے امراض کا بڑا طبیب ہون

اذا شاب راس المرء او قل ماله   فلیس له فی ودهن نصیب

جب کسی مرد کا سر سپید ہوگیا - یا اوسکے پاس دولت و مال نہ رہا - اور مفلسی نے اوسکو گھیر لیا - تو بس پھر اونکی دوستی مین اوس کا کچھہ حصہ نہین ہا

یُرِدْنَ ثَرَاءَ المال حیث وجدنه   وشرح الشباب عندهن عجیبُ

اونہین کہین کیون نہ ملے وہ تو مال کی کثرت کی خواہان ہین - اور عالم شباب مین اون سے جماع اونہین خوب اچھا معلوم ہوتا ہے (شرح کے بجاے شرخ بھی آیا ہے - اس طرح پر مصرع ثانی کے یہ معنی ہونگی اور اونکو عنفوان شباب بہت اچھا معلوم

وخالد مِن غسان اهل حفاظها   وهند وناس ما صنعت بشیب

اور غسان کے اہل حفاظ اور ردلا اور گو بوڑہے ہوجاہین مگر جوان بنے رہتے ہین - اور ہند (منذر کی بیٹی) اور (بنی قیس عیلان یعنے بنی) ناس نے جو کچھہ کیا اوسپر بوڑہا پا آجاتا ہے ∴ ∴ ∴

تخشخش ابدان الحدید علیهم   کما خشخشت یبس الحصاد جنوب

اور لوہے کی زرہین اون پر ایسی کہڑکتی تہین - جیسے کہ کٹی ہوئی کہیتی کے پولون مین جنوبی ہوا سے کہڑکا ہوا کرتا ہے

فلو ینج الا شطبة بلجامها   والا طمر کالقناة نجیب

اسلئے غسان کے مقابلہ مین کوئی نہین بچا - بجز کسی تیار گھوڑی کے جو لگام لیکر نکل گئی ہو اور بجز کسی اصیل گھوڑے کے جو بانس کیطرح لنبا ہو

والا کمی ذو حفاظ کانه   بما ابتل من حد الظبات خضیب

اور بجز کسی سپاہی مسلح اور دلاور کے جو تلوارون کے بہیلون یا برچھیون کے انیون کے دہار سے زخمون سے خون مین ایسا تر بتر ہوگیا ہو کہ گویا وہ رنگا ہوا ہے ∴ ∴ ∴

وفی کل حیّ قد خبطت بنعمة	فحق لشاس من نداك ذنوب

اور ہر ایک پر تونے نعمت دیکر احسان کیا ہے۔ اسلیئے شاس کا بھی حق ہے۔ کہ تیری کرم سے اوسے بھی ایک حصہ ملجائے

فلا تحرمنی نائلاً عن جنابة	فانی امرؤ وسط القباب غریب

مجھ کو گناہ کی وجہ سے تو بخشش وعطا سے محروم نہ کر۔ کیونکہ مین ایک ایسا شخص ہون جو اپنے قبا کے میان جہان سب لوگ اپنے وطن مین ہوتے ہین مین اپنے رفیقون کے نہ رہنے سے مسافر و غریب ہو رہا ہون

جب علقمہ اپنا قصیدہ پڑہتے پڑہتے فحق لشاش من نداك ذنوب تک پہونچا۔ تو بادشاہ نے کہا ہان ایک نہین بلکہ بہت ذنوب۔ پھر شاس کو چھوڑ دیا۔ اور کہا اگر تو بخشش چاہتا ہے تو مین تجھے بخشش دیتا ہون یا اگر تو اپنی قوم کے قیدیون کی خلاصی چاہتا ہے تو مین اوکھین چھوڑنے کو موجود ہون۔ اور اپنے ہم نشینون سے کہا کہ اگر اس نے اپنی قوم کے مقابلہ مین بخشش لینا پسند کیا تو یہ کچھ اچھا آدمی نہین ہے۔ علقمہ نے کہا بادشاہ سلامت قوم کے مقابلہ مین تو مین کوئی چیز بھی پسند نہین کرتا۔ اس لئے حارث نے تمیم کے قیدیون کو چھوڑ دیا۔ اور علقمہ کو خلعت و انعام دیا اور تمام قیدیون کے ساتھ بھی اسی طرح سلوک سے پیش آیا۔ اور بہت کچھ زادراہ بھی اونہین عطا کیا۔ جب یہ لوگ اپنے ملک مین پہونچے تو جو کچھ اونہین انعام مین ملا تھا وہ سب اونہون نے شاس کو دیدیا۔ اور کہا تیرے سبب سے ہم سب کو نجات ملی ہے۔ اسواسطے یہ مال تو لیلے اور اس سے فائدہ اٹھا۔ جس سے اوس کے پاس بہت اونٹ اور بکریان وغیرہ ہوگیئن۔ اور وہ بڑا آسودہ ہوگیا۔

۵۸ منذر کو اور اوس کے سردارون کو دہوکہ سے آکر غسانیون کا قتل کرنا۔

ایک اور بھی منذر کے قتل کی روایت ہے۔ وہ یہ ہے
کہ اوس نے لشکر بہت کثرت سے جمع کیا۔ اور کوچ کرکے
شام مین آیا۔ اور شام کا بادشاہ بھی جس کا نام اکثر لوگون
کے نزدیک حارث ابن ابی شمر ہے روانہ ہوا۔ اور مرج حلیمہ مین آکر قیام
کیا۔ جو حلیمہ بادشاہ شام کی بیٹی کے نام سے موسوم ہوگیا تھا۔ اور لخمی بادشاہ
مرج الصفر مین مقیم ہوا۔ پھر حارث نے دو سوارون کو طلیعہ کے طور پر بھیجا۔
ایک اونمین سے خصاف گھوڑی پر سوار تھا۔ جس کی گھوڑی تین پانون
سے چلتی تھی۔ مگر ایسی تیز تھی کہ کوئی گھوڑا اوس کے گرد کو بھی نہ پہونچتا
تھا۔ غرض یہ دو نو سوار گئے۔ اور لخمیون مین جاکر مل گئے۔ اور بادشاہ
کے قریب تک پہونچ گئے۔ وہان اوس کے سامنے اوسوقت شمع تھی۔
اونہون نے شمع بردار کو مار ڈالا۔ جس سے وہ لوگ گھبرا گئے۔ اور مضطرب
ہوکر اپنی تلوارین نکالین۔ اور ایک دوسرے کو مارنے لگے۔ اور صبح تک
یہی فساد رہا۔

پھر اوس کے پاس بادشاہ غسان کے سفیر آئے۔ اور صلح کی درخواست
کی۔ اور اتاوہ دینا منظور کیا اور یہ کہلا بھیجا۔ کہ مین قبایل کے سردارونکو
تقریر حال کے واسطے بھیجتا ہون۔ اور اپنے اصحاب کو بلایا پھر اوس نے
اون مین سے سو جوان اور ایک قول مین ہے اسّی جوان لئے۔ اور
اونہین ہتیار دئے اور حلیمہ اپنی بیٹی سے اون کے خوشبو لگوائی۔ اور
لباس پہنوائے۔ پھر جب لبید بن مرہ حلیمہ کے پاس آیا جو زنبیہ گھوڑے کا

سوار تھا۔ تو اوس نے حلیمہ کا ایک بوسہ لے لیا۔ اس لئے وہ باپ پاس روتی ہوئی آئی۔ حارث نے کہا۔ وہ ہماری قوم مین ایک شیر ہی۔ اگر وہ سلامت لوٹ آیا تو مین تیرا اوس سے نکاح کر دونگا اور پھرا وسے قوم کا سردار بنایا۔ اور یہ لوگ روانہ ہوئے۔ جب لشکر عراق کے قریب پھونچے تو حیرہ کے پادشاہ نے بھی اپنے رئیسون کو جمع کیا۔ اور غسانی اون کے پاس آئے۔ اور اون کے پاس خوب ہتیار تھے مگر اوپر سادہ کپڑے پہنے ہوے تھے۔ اور ڈھالین لئے ہوئے تھے۔ جب پادشاہ کے پاس سب پہونچ گئے۔ تو اونہون نے ہتیار نکالے۔ اور جسے پایا قتل کر دیا۔ اور لبید بن عمرو نے عراقیون کے پادشاہ کو قتل کر دیا۔ اور غسانیون کو عراقیون نے گھیر لیا۔ لیکن لبید بن عمرو بچ گیا۔ کیونکہ اوسکی گھوڑی موجود رہی اور وہ اوسپر سوار ہوکر لوٹ آیا۔ اور حارث پادشاہ کو آکر خبر دی۔ حارث نے کہا مین نے تجھے اپنی بیٹی حلیمہ دی لبید نے کہا۔ کہ کہین لوگ یہ نہ کہین مین سو آدمیون مین سے بھاگ کر آیا ہون۔ پھر وہ اونہین لخمیون کی طرف لوٹ گیا اور لڑکر مارا گیا۔ پھر اہل عراق نے اپنے اشراف اور سردارون کو تلاش کیا۔ دیکھتے کیا ہین کہ وہ تو مارے گئے ہین اس لئے اون کے دل شکستہ ہوگئے۔ اور غسانیون نے اون پر حملہ کیا۔ جس سے وہ بھاگ نکلے۔ اور شکست کھا کر چلدئے۔

۵۹ پچھلے واقعہ کے اختلافات اور اونکی اصلیت	ہم کہتے ہین۔ کہ ان لڑائیون کی مدت مین اور اس امر مین کہ کون لڑائی پہلے ہوئی اور کون لڑائی پیچھے ہوئی۔

نسابون اور اہل سیر نے بہت اختلاف کیا ہے۔ کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ کہتا ہے۔ اور نیز اس باب مین بھی اختلاف ہے کہ مقتول کون ہے کوئی تو بیان کرتے ہین۔ کہ حلیمہ کی لڑائی مین جو شخص مارا گیا وہ منذر ابن مار السما تھا۔ اور اباغ کی لڑائی مین جو مارا گیا وہ منذر ابن المنذر تھا اور کوئی بالکل اس کے برخلاف بیان کرتے ہین۔ اور بعض راوی ایسے بھی ہین۔ کہ جو کہتے ہین یہ دونو لڑائیتین ایک ہی ہین۔ دو نہین ہین۔ اور کہتے ہین کہ منذر ابن مار السما ہی فقط مارا گیا ہے اور کوئی نہین مارا گیا اور اوس کا بیٹا حیرہ مین اپنی موت سے مرا ہے۔ اور بعض یہ بتلاتے ہین۔ کہ حیرہ کا پادشاہ جو مارا گیا وہ ان دونو مین سے کوئی نہ تھا۔ بلکہ اور کوئی شخص تھا۔ لیکن ہمارے نزدیک صحیح یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو شخص مارا گیا وہ منذر ابن مار السما ہے۔ اور اوس مین کسی طرح کا شک نہین ہے۔ اور بیٹے کی نسبت اختلاف ہے اور صحیح یہ ہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ مارا نہین گیا۔ سوائے اسکے جو شخص اوس کا مارا جانا صحیح بتاتے ہین وہ اوس کے نسب کی نسبت اختلاف کرتے ہین۔ جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کر دیا۔ ہم نے جو اون کے اختلافات کا یہان ذکر کیا ہے اوسکا سبب یہ ہے۔ کہ یہ حادثہ تو ایک ہی ہے لیکن اوس کا سبب علما نے مختلف بیان کیا ہے اگر ہم اون مین سے کوئی سبب بیان نہین کرتے تو جو لوگ ناواقف ہین وہ یہ خیال کرتے۔ کہ یہ ہر ایک واقعہ جدا جدا ہے۔ اور ہم نے اونہین چھوڑ دیا ہے۔ اسواسطے ہم نے یہ سبب بیان کر دئے ہین اور اونکی نسبت جو تنبیہ کرنی تھی کر دی ہے۔

مُضرِطُ الحجارہ کا قتل

۶۰ عمرو بن ہند کا عمرو بن کلثوم اور اوسکی مان لیلی کو بُلانا

اس مضرط الحجارہ کا نام عمرو بن المنذر بن ماء السما اللخمی ہے جو حیرہ کا بادشاہ تھا۔ اور اوس کو مضرط الحجارہ (پتھر کا پدانے والا) اس لئے لقب دیا گیا تھا۔ کہ اوسکی حکومت بڑی زبردست اور اوس کا انتظام مملکت بہت اچھا تھا۔ اور اوسکی مان کا نام تھا ہند بنت الحارث بن عمرو المقصور بن اکل المرار۔ اور وہ امرء القیس بن حجر بن الحارث کی پھوپھی تھی۔ اسکے قتل کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ اوس نے اپنے ندیمون سے ایک روز پوچھا۔ عرب مین کوئی ایسا بھی ہے۔ جو میری مملکت مین رہتا ہو اور اس بات کو برا سمجھتا ہو کہ اوسکی مان میری مان کی خدمت کرے۔ اونھون نے کہا۔ اور تو کوئی نہین ہے صرف ایک عمرو بن کلثوم التغلبی ہے۔ کیونکہ اوسکی مان لیلی مہلہل بن ربیعہ کی بیٹی اور کلیب وائل کی بھتیجی اور کلثوم کی بی بی اور عمرو کی مان ہے۔ مضرط الحجارہ اپنے دل کے غرور کے سبب اسے سنکر چپ رہا۔ اور عمرو بن کلثوم کے پاس کسی آدمی کے ہاتھ پیغام بھیجا۔ کہ مجھ سے آکر ملاقات کرجائے۔ اور اپنی مان لیلی کو بھی ہمراہ لیتا آئے کہ وہ بھی میری مان ہند بنت الحارث سے ملاقات کرلے چنانچہ عمرو بن کلثوم بنی تغلب کے سوارون کے ساتھ آیا۔ اور اپنی مان لیلی کو بھی لیتا آیا۔ اور دریائے فرات کے کنارہ آکر قیام پذیر ہوا۔

۶۱۔ ابن کلثوم کا ابن ہند کو اپنی مان سے خدمت کرانے کے سبب مار ڈالنا۔

جب عمرو بن ہند کو معلوم ہوا۔ کہ عمرو بن کلثوم آگیا ہے۔

تو اوس نے حیرہ اور دریائے فرات کے درمیان اپنے خیمہ نصب کرائے۔
اور سرداران مملکت کو بلایا۔ اور اون کے واسطے کھانا پکوایا۔ پھر لوگون کو
اپنے دربار مین بُلایا۔ اور سراپردہ کے دروازہ پر کھانا لایا گیا۔ اور وہ اور
عمرو بن کلثوم اور پادشاہ کے خواص سراپردون مین بیٹھے۔ اور اوسکی مان
ہند کے لئے بھی سراپردہ کے قریب ایک قبہ نصب کیا گیا۔ اور لیلے
اوس کے قبہ مین اُتری۔ اور مضرۃ الحجارہ نے اپنی مان سے کہدیا۔ کہ جب
لوگ کھانے سے فارغ ہوجائین۔ اور صرف شرفا باقی رہجائین تو اوسوقت
تو اپنے خدام کو الگ کر دینا۔ اور جب یہ اشراف قریب آجائین۔ تو تو
لیلی سے خدمت لینا۔ اور اوسے حکم کرنا۔ اور یکے بعد دیگرے چیزین اوس سے
مگانا۔ چنانچہ ہند نے ایسا ہی کیا۔ جیسے اوس کے بیٹے نے کہا تھا۔

پھر جب عمرو بن ہند نے شرفا کو بلالیا۔ تو ہند نے لیلی سے کہا۔ مجھے فلان
طباق اٹھادے۔ لیلے نے کہا تجھے ضرورت ہے تو اپنے آپ اٹھالا۔ جب
اوس نے بار بار کہا۔ تو لیلی نے پکار کر کہا واذلاہ یاآل تغلب یہ آواز
اوس کے بیٹے عمرو بن کلثوم نے سنی۔ اور سنتے ہی اوس کے چہرہ کا رنگ
سرخ ہوگیا۔ اور خون چہرہ سے ٹپکنے لگا۔ لوگ شراب پی رہے تھے۔ عمرو
بن ہند نے دیکھا کہ عمرو بن کلثوم بگڑ گیا۔ اور اب کچھ سخت حرکت کرے گا۔
کہ اسی مین ابن کلثوم ابن ہند کی تلوار کی طرف جھپٹا۔ جو سراپردہ مین لٹک
رہی تھی۔ اور اوس تلوار کے سوا وہان اور کوئی تلوار نہ تھی۔ اوسی اوسنے
لے لیا مضرۃ الحجارہ کے سر پر ماری اور اوسے قتل کرڈالا۔ اور چلایا یاآل تغلب

اور تغلبی دوڑے۔ اور مضرۃ الحجارہ کے مال واسباب اور گھوڑون کو لوٹ لیا۔ اور حیرہ کو چلے گئے۔ چنانچہ افنون التغلبی کہتا ہے۔

لَعَمرُكَ ما عمرُو بنُ هندٍ وقد دعا	لِتَخدِمَ لیلی اُمَّهُ بِمُوَفَّقِ

تیری عمر کی قسم ہے کہ عمرو بن ہند نے جو چاہا تھا کہ لیلی اوسکی مان کی خدمت کرے یہ اوس نے اچھا کام نہ کیا تھا۔

فقامَ ابنُ کلثومٍ الی السیفِ مُصلتاً	وأمسکَ من ندمانهِ بالمخنَّقِ

اس سے عمرو بن کلثوم نے تلوار لی اور اوسی نکالکر کھڑا ہو گیا۔ اور گلا گھونٹ دیا عمرو بن ہند کے ندیم خاموش ہی۔ اوسکو نہ بچایا

کُلاب کی اوّل لڑائی

۶۲ کندہ کی حکومت اور حارث اور اوس کے بیٹون کی معد کے قبائل پر حکومت

ابن الکلبی نے بیان کیا ہے۔ کہ کندہ مین سے جسکی حکومت کو سب سے اول استحکام ہوا ہے۔ وہ حجر آکل المرار بن عمرو بن معاویہ بن الحارث الکندی تھا۔ جب یہ مرگیا تو اسکے بعد اس کا بیٹا عمرو ہوا۔ اور اوس کا ملک اتنا ہی رہا۔ جتنا باپ کا تھا۔ اسی لئے اسے مقصور کہتے تھے۔ کہ اوس نے باپ کے ہی ملک پر قصر کیا تھا۔ اور ملک نہ بڑھایا تھا۔ اس عمرو نے ام اناس بنت عوف بن محلم الشیبانی سے نکاح کیا تھا۔ اور اوس کے پیٹ سے اوسکا بیٹا حارث پیدا ہوا تھا۔ یہ حارث اس کے بعد چالیس برس بادشاہ رہا۔ اور ایک روایت مین ہے کہ ساٹھ برس اوس نے حکومت کی۔

یہ اخیر عمر مین ایک روز شکار کے لئے گیا تھا۔ وہان اس نے ایک عانہ کو دیکھا۔ عانہ جنگلی گدھے یعنے گورخر کو کہتے ہین اوس پر اس نے گھوڑا

دوڑایا۔ مگر گورخر ہاتھ نہ آیا۔ گو اس نے اوسکا بہت ہی پیچھا کیا۔ اسواسطے
اوس نے غصہ مین آکر قسم کھالی۔ کہ جب تک اوس کے کلیجہ کے کباب
نہ کھالونگا تب تک اور کچھ نہ کھاؤنگا۔ اسوقت وہ مسحلان مین تھا۔ سوار
اوس گورخر کی تلاش مین نکلے اور تین روز تک ڈہونڈہنے کے بعد اوسے
پا پایا۔ حارث مرنیکے قریب آگیا تھا۔ اور بھوک سے دم نکلنے لگا تھا۔ جب
اوسے بہونکرا وس کے پاس لائے۔ تو اوس نے اوس کے جگر کے کباب
گرم گرم منہ مین دے لئے۔ اور مر گیا۔

اس حارث نے اپنی اولاد کو معد کے قبائل مین اِدہراُدہر حکومت
پر متفرق کر دیا تھا۔ چنانچہ اپنے ولد اکبر حجر کو بنی اسد اور کنانہ مین بھیجدیا تھا
اور شرحبیل کو بکر بن وایل اور بنی حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم اور
بنی اسید بن عمرو بن تمیم اور رباب مین روانہ کر دیا تھا۔ اور سلمہ کو جو سب
سے چھوٹا تھا بنی تغلب اور نمر بن قاسط اور بنی سعد بن زید مناۃ بن تمیم پر
حاکم کیا تھا۔ اور اپنے بیٹے معدی کرب کو جسے غلفا بھی کہتے تھے قیس
بن عیلان کی حکومت دی تھی جس کا ذکر حجر ابی امرء القیس کے قتل کے
بیان مین ہم کر چکے ہین۔ یہان ہم نے اس کا اعادہ ضرورتاً کیا ہے۔

۶۳ حارث کے بیٹون شرحبیل اور سلمہ کی لڑائی اور ابوحنش کا شرحبیل کو قتل کرنا اور سلمہ کی اوس سے ناراضی

جب حارث مر گیا۔ تو اوسکی اولاد مین اتفاق نہ رہا۔
سب خودسرے ہو گئے۔ اور ایک دوسرے سے حسد
کرنے اور لڑنے لگے۔ لوگ اون کے بیچ مین پڑے
کہ صلح کرا دین۔ مگر نہ ہوئی۔ اون احیا مین جو اون کے

ساتھ تھے ایک دوسرے پر غارت کرنے لگا۔ اور فساد بڑھ گیا۔ اور ہر ایک نے
اون مین سے دوسرے کی تخریب کے واسطے اپنے اپنے طرفدارون کو جمع کیا
اور لشکر لیکر حملہ کیا۔ شرحبیل نے اپنے طرفدارون کا لشکر لیا۔ اور کلاب مین
آیا (جو بصرہ اور کوفہ کے درمیان ایک چشمہ ہے۔ اور شامہ سے سات
منزل کے قریب فاصلہ پر ہے) ادہر سلمہ نے بھی اپنے طرفدارون کو اور نیز
صنائع (یعنے بنائے اور پرورش کئے ہوے آدمیون) کو لیا۔ صنائع
وہ لوگ ہین جو پادشاہون کے پاس ادہر اُدہر کے عرب آرہا کرتے تھے
یہ لوگ کلاب کی طرف آئے۔ اور تغلب کا امیر سفاح بن خالد بن کعب بن
زہیر تھا۔ یہان فریقین مین خوب شدت سے قتال ہوا۔ اور دونو طرف کے
لوگ خوب جم کر لڑے۔ لیکن جب دن کا اخیر وقت ہو گیا۔ تو بنی حنظلہ اور
عمرو بن تمیم اور رباب نے بکر بن وایل کو چھوڑ دیا۔ اور بھاگ گئے۔ اور بکر میدان
مین جمے رہے۔ اُدہر تغلب کی طرفدارون مین سے بنی سعد اور اون کے
ساتھی لوٹ گئے۔ لیکن تغلب نے میدان نہ چھوڑا۔

اسوقت شرحبیل کے منادی نے آواز دی۔ کہ جو شخص سلمہ کا سر کاٹ کر
لائیگا مین اوسے سو اونٹ دونگا۔ اس پر سلمہ کے منادی نے ندا دی کہ
جو شرحبیل کا سر لیکر آئے گا مین بھی اوسے سو اونٹ دونگا۔ اس سے لڑائی
اور بھی جوش سے ہونے لگی۔ ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ کسی طرح سے ان دونو
مین سے ایک کو جا کر مارلے۔ اور سو اونٹ کا انعام سلے لے۔ شام کے
وقت تغلب اور سلمہ کو غلبہ ہو گیا۔ اور شرحبیل شکست کھا کر بھاگا۔ اور ذو السنینہ التغلبی

نے اوسکا پیچھا کیا۔ اس پر شرحبیل نے منہ پھیرا۔ اور اوس کے گھٹنے پر ایک تلوار ماری جس سے اوس کے پانون کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ ذوالسنیۂ کی مان کا بیٹا ابوحنش وہان موجود تھا اوس نے اپنے بھائی سے کہا۔ کہ اس نے تو مجھے مار ڈالا۔ اور ذوالسنیہ مر گیا۔ ابوحنش نے شرحبیل سے کہا اگر مین تجھے مار نہ ڈالون۔ تو خدا مجھے موت دے۔ اور اوسپر حملہ کیا اور اوسے جا گھیرا۔ شرحبیل نے کہا ابوحنش دودہ دودہ یعنے مین دیت مین بہت جانور دونگا۔ جو تجھے دودہ دینگے ابوحنش نے کہا دودہ تو مین نے بہت بٹودیا ہے۔ اوسکی بین کیا پروا کرتا ہون۔ تب شرحبیل نے پھر کہا ابوحنش کیا ایک بازاری آدمی کے عوض پادشاہ کو مارتا ہے۔ ابوحنش نے کہا میرا بھائی بھی میرے لئے پادشاہ تھا اور اوس کے برچھا مار کر گھوڑے سے گرادیا۔ اور گھوڑے سے اُتر کر اوس کا سر کاٹا۔ اور اپنے بھتیجے کے ہاتھ اوسے سلمہ کے پاس بھیجا جب اوسنے شرحبیل کا سر لاکر سلمہ کے سامنے ڈالا۔ تو اوس نے لانیوالے سے کہا۔ کیا اچھا ہوتا جو تو اوسے آہستگی سے ڈالتا۔ اور سلمہ کے چہرہ پر ندامت کے آثار نمودار ہو گئے۔ اور اوسے سخت رنج ہوا۔ جس سے ابوحنش اوس کے پاس سے بھاگ گیا۔ پھر سلمہ نے یہ شعر کہے۔

اَلَا اَبْلِغْ اَبَا حَنَشٍ رَسُوْلاً	فَمَا لَكَ لَا تَجِيْءُ اِلَى الثَّوَابِ

اے قاصد تو ابوحنش کو جا کر یہ پیغام پہونچادے۔ کہ تو اپنا انعام لینے کیون نہین آتا۔

تَعَلَّمْ اَنَّ خَيْرَ النَّاسِ طُرًّا	قَتِيْلٌ بَيْنَ اَحْجَارِ الْكُلَابِ

تاکہ اگر تو آئے تو تجھے معلوم ہو جائے کہ کلاب کے پتھرون مین جو شخص مارا گیا ہے۔ وہ تمام آدمیون سے اچھا ہے

تَدَاعَتْ حَوْلَهٗ جُشَمُ بْنُ بَكْرٍ ۔ وَاَسْلَمَهٗ جَعَاسِيْسُ الرِّبَابِ

اوس کے گرد اگرد جشم بن بکر جمع ہوئے تھے۔ اور اوسے رباب کے اراذل چھوڑ کر چلدئے تھے۔

۶۴ - ابوحنش کا جواب اور ضبیعات کے واقعہ کا بیان

اس کا جواب ابوحنش نے اس طرح دیا۔

اُحَاذِرُ اَنْ اَجِيْئَكَ ثُمَّ تَحْبُوْ ۔ حِبَاءَ اَبِيْكَ يَوْمَ ضُبَيْعَاتٍ

مجھے تیرے پاس آتے ہوئے ڈر معلوم ہوتا ہی۔ کہین تو ایسی بخشش مجھ پر نہ کرے جیسی تیرے باپ نے ضبیعات کے واقعہ مین کی تھی۔

وَكَانَتْ غَدْرَةً شَنْعَاءَ تَهْفُوْ ۔ تَقَلَّدَهَا اَبُوْكَ اِلَى الْمَمَاتِ

ضبیعات کے واقعہ مین اوس نے بڑی بری طرح سے غدر کیا۔ اور بڑی لغزش کا کام کیا جس کی بدنامی کا پٹا تیرا باپ مرتے دم تک گلے مین ڈالے رہا

اس ضبیعات کے واقعہ کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ حارث کا ایک بیٹا تھا۔ جو تمیم اور بکر مین استرضاع کے واسطے گیا ہوا تھا وہان دودہ پیا کرتا اور پرورش پاتا تھا۔ لیکن اوس کے سانپ نے کاٹ کہایا اور وہ مرگیا۔ حارث نے اسواسطے تمیم کے پچاس آدمی لئے اور ایسے ہی پچاس آدمی بکر کے لئے۔ اور اونھین قتل کرڈالا۔ اور اپنے بیٹے کے مرجانے کا بدلہ اون سے لے لیا۔

۶۵ - شرحبیل کے اہل وعیال کو بنی تمیم کا بچانا اور معدی کرب کا مرثیہ

جب شرحبیل مارا گیا۔ تو بنی زید مناہ بن تمیم اوس کے اہل وعیال کی حمایت کے واسطے اٹھ کھڑے ہوے۔ اور اونکی حفاظت کرنے لگے۔ اور لوگون سے بچا کر اونھین اونکی قوم اور مامن مین پہونچا دیا۔ اُدہر جب یہ خبر اوسکے بھائی معدی کرب کو پہونچی جسے غلفا بھی کہتے تھے۔ تو اوس نے یہ مرثیہ کہا۔

اِنَّ جَنْبِيْ عَنِ الْفِرَاشِ لَنَابِيْ ۔ كَتَجَافِي الْاَسِيْرِ فَوْقَ الظِّرَابِ

میرا پہلو بستر سے محدب اور بلند رہتا ہی اور اوس مین میل نہین ہوتا جیسے اسیر اور پہاڑی ایک دوسرے سے میل نہین کہاتے یعنے پہاڑی آرام اور تفریح کی جگہہ ہے اور قید بے آرامی اور رنج کا مقام ہے یعنے میرے پہلو کو بستر پر آرام نہین ملتا۔

ٹہیک اوسی طرح سے جیسے کسی قیدی کو پہاڑی پر جو بڑی تفریح کی جگہ ہوتی ہے آرام نہین آتا۔

مِنْ حَدِيثٍ نَمَى إِلَيَّ فَمَا تَرْ ... قَأُ عَيْنِي وَلَا أُسِيغُ شَرَابِي

جو خبر کہ مجھکو پہونچی ہے اوس سے میری آنکھ سے آنسو نہین تہمتے۔ اور جو شراب مین پیتا ہون اوسے ہضم نہین کرسکتا ہون

مُرَّةٌ كَالذُّعَافِ أَكْتُمُهَا النَّا ... سَ عَلَى حَرِّ مَلَّةٍ كَالشِّهَابِ

جو سم قاتل کی طرح کڑوی ہے۔ اور جسے لوگون نے اخگر کی طرح کی گرم راکہہ پر (پکا کر بوتلون مین) بہرا ہے

مِنْ شُرَحْبِيلَ إِذْ تَعَاوَرَهُ الْأَرْ ... مَاحُ مِنْ بَعْدِ لَذَّةٍ وَشَبَابِ

وہ خبر یہہ ہے۔ کہ شرحبیل کو زندگانی کے لذت اور نوجوانی کے آغاز کے بعد نیزون نے اوچک لیا۔ یعنی مارا گیا

يَا ابْنَ أُمِّي وَلَوْ شَهِدْتُكَ إِذْ تَدْ ... عُو تَمِيمًا وَأَنْتَ غَيْرُ مُجَابِ

اے میری مان کے بیٹے۔ کیا اچھا ہوتا جو مین تیرے پاس اوسوقت ہوتا جس وقت کہ تو تمیم کو پکارتا تھا۔ اور کوئی تیری بات نہین سنتا تھا

لَتَرَكْتُ الْحُسَامَ تَجْرِي ظُبَاهُ ... مِنْ دِمَاءِ الْأَعْدَاءِ يَوْمَ الضِّرَابِ

ثُمَّ طَاعَنْتُ مِنْ وَرَائِكَ حَتَّى ... تَبْلُغَ الرَّحْبَ أَوْ يُبَزُّ ثِيَابِي

اوسوقت مین تیری پیچھے سے پہونچکر نیزہ بازی اوس وقت تک کئے جاتا کہ میدان جنگ یا تو انتہا تک پہونچ جاتا یا قتل ہوجاتا اور میرے کپڑے اوتار لئے جاتے

أَحْسَنَتْ وَائِلٌ وَعَادَتُهَا الْإِحْـ ... ـسَانُ بِالْحِنْوِ يَوْمَ ضَرْبِ الرِّقَابِ

بنی وائل نے خوب کام کیا۔ اور جب کبھی گردن مارنے کا دن ہوتا ہے تو اوس وقت اچھی طرح حمایت کرنا اونکی عادت ہے۔

يَوْمَ فَرَّتْ بَنُو تَمِيمٍ وَوَلَّتْ ... خَيْلُهُمْ يَتَّقِينَ بِالْأَذْنَابِ

اوس روز کہ جب بنی تمیم بہاگ نکلے اور اونکے گھوڑے پیٹھہ پہیر کر چلدئے تھے۔ اور دمون سے اپنا بچاؤ کرتے جاتے تھے

یہ بڑا البنا مرثیہ ہے۔ پہر تغلب نے سلمہ کو اپنے پاس سے نکالدیا۔ اور وہ جاکر بکر بن وایل مین پناہ گیر ہوا۔ اور اون مین ملگیا۔ اور تغلب منذر امرالقیس اللخمی سے جاملے۔

اوارہ کی اوّل لڑائی

۹۶۔ سلمہ کا تغلب کے پاس سے بکر کے پاس جانا اور منذر کی بکر پر چڑہائی اور اوارہ پر اونکا ذبح کرنا

یہ واقعہ منذر بن امرالقیس اور بکر بن وایل کے درمیان ہوا ہے

اس کا سبب یہ تھا۔ کہ جب تغلب نے سلمہ بن الحارث کو نکالدیا۔ تو وہ جیسا کہ ہم نے
ذکر کیا بکر بن وایل کے پاس چلا گیا۔ جب وہ بکر بن وائل کے پاس گیا۔ تو وہ لوگ
اوسکے مطیع ہو گئے۔ اور اوسکے ساتھ جمع ہو گئے۔ اور کہا ہم تیرے سوا اور کسی کو
اپنا پادشاہ نہین بناتے۔ پھر منذر نے اون کے پاس آدمی بھیجے۔ اور اوتھین
اپنی اطاعت کے واسطے کہا۔ لیکن اونہون نے انکار کیا۔ اسواسطے منذر نے
قسم کھائی کہ وہ اون پر چڑھائی کریگا۔ اور اگر فتح ہوئی۔ تو اوتھین قلہ کوہ اوارہ
پر اس قدر ذبح کرے گا۔ کہ اوس کے نیچے تک اون کا خون بہہ جائے اور
لشکر لیکر اون کی طرف چلا۔ اوارہ پر مقابلہ ہوا۔ اور خوب شدت سے لڑائی ہوئی
اور بکر کو شکست ہو کر لڑائی کا خاتمہ ہوا۔ اور یزید بن شرحبیل الکندی قید ہوا۔
منذر نے اوسے قتل کرا دیا۔ اور میدان جنگ مین بھی کثرت سے لوگ مارے گئے
اور منذر نے بکر کے لوگ بھی بہت قید کر لئے۔ اور اوتھین کوہ اوارہ پر ذبح کرایا
لیکن اون کا خون جم گیا۔ اسواسطے اوس کے آدمیون نے اوس سے عرض کیا
کہ حضور اگر تمام روئے زمین کے بنی بکر کو بھی ذبح کر ڈالین گے۔ تب بھی
اون کا خون تو زمین تک بہہ کر نہ جائیگا۔ ہان البتہ ایک صورت ہے کہ اس
خون پر پانی ڈالا جائے۔ تو نیچے تک جاسکے گا اوس نے کہا اچھا پانی ڈالو۔
جب پانی ڈالا گیا تو خون دامن کوہ تک بہہ کر چلا گیا۔ اور عورتون کو آگ مین
جلوا دیا۔ ایک شخص قیس بن ثعلبہ کا منذر کے پاس بھی رہا کرتا تھا۔ اور اوسکا
دوست تھا۔ اوس نے باقی بکر کے لونڈی غلامون کے واسطے سفارش کی
اسواسطے منذر نے اوتھین آزاد کر دیا۔ چنانچہ اعشی اس قیس کے سبب سے

فخر کرتا ہے جس نے بکر کی منذر سے سفارش کی تھی۔

وَمِنَّا الَّذِی اَعْطَاہ بِالْجَمْعِ رَبُّہٗ	عَلٰی فَاقَۃٍ وَلِلْمُلُوْکِ ھِبَاتُھَا

اور ہم مین ہی سے وہ شخص بھی ہے۔ کہ جسے جمع کے مقام مین وہان کے مالک نے اسوجہ سے کہ بادشاہ بخشش کیا ہی کرتے ہین اوسکے استدعا پر

سَبَایَا بَنِی شَیْبَانَ یَوْمَ اُوَارَۃٍ	عَلَی النَّارِ اِذْ تُجْلٰی بِہٖ فَتَیَاتُھَا

بنی شیبان کے اون سبایا کو جو اوارہ کے دن پکڑے گئے تھے ایسے وقت مین اوسے عطا کر دیا جب کہ بنی شیبان کے جوان لڑکیان آگ مین وہان دکہائی اور جلائی جا رہی تھین

اوارہ کی دوسری لڑائی

۶۷ عمرو بن المنذر کے بیٹے کو سوید کا قتل کرنا اور ملقط الطائی کا ابن المنذر کو زرارہ کے برخلاف بھڑکانا

عمرو بن المنذر اللخمی نے ایک اپنا بیٹا اسعد نام زرارہ بن عدس التمیمی کے پاس پرورش کے لئے بھیجا تھا۔ جب وہ جوان ہوا۔ تو ایک مرتبہ ایک موٹی اونٹنی اوس کے سامنے سے ہو کر گزری۔ اوس نے کھیلتے کھیلتے اوس کے تھنون مین تیر مار دیا اس پر اونٹنی والے نے جس کا نام سوید تھا اور جو بنی عبد اللہ بن دارم التمیمی کے قبیلہ سے تھا اسعد کو مار ڈالا۔ اور بھاگ کر مکہ مین چلا گیا۔ اور قریش سے محالفہ کر لیا۔

عمرو بن المنذر اس سے پیشتر تاخت و تاراج کے لئے نکلا تھا۔ اور اوس وقت زرارہ بھی اوس کے ساتھ تھا۔ لیکن عمرو کو کہین کامیابی نہ ہوئی۔ اور بغیر غنیمت کے لوٹنا پڑا۔ جب وہ کوہستان بنی طے مین آیا۔ تو زرارہ نے اوس سے کہا حضور پادشاہ جب تاخت و تاراج کے لئے جاتے ہین۔ تو بے نیل مرام واپس نہین ہوا کرتے۔ اس لئے چاہئے کہ آپ طے پر حملہ کیجئے

آپ اون کے قریب پہونچ گئے ہین۔ اسواسطے عمرو اون کی طرف جھکا۔ اور اوںھین قتل و قید کیا اور مال و اسباب لوٹ لیا۔ اس سے طے کے دلون مین زرارہ کی طرف سے رنج پڑ گیا۔ جب سوید نے اسعد کو قتل کر دیا اور زرارہ اوسوقت عمرو کے پاس تھا۔ تو عمرو بن ملقط الطائی نے عمرو بن المنذر کو زرارہ کے برخلاف بھڑکانے کے لئے یہ کہا۔

مَنْ مُبْلِغٌ عَمْراً بِاَنَّ	اَلْمَرْءَ لَمْ یُخْلَقْ صَبَارَهْ

کوئی شخص ایسا ہے جو عمرو سے جاکر کھدے کہ آدمی لوہی پتھر کا ٹکڑا تو نہین کہ اوسکا بیٹا مارا جاوے اور اوسکا انتقام نہ لے کیسے صبر پڑا رہے

هَا اِبْنُ عَجْزَةَ اُمِّهِ	بِالسَّفْحِ اَسْفَلَ مِنْ اُوَارَهْ

یہان اوارہ پہاڑ کے نیچے میدان مین زرارہ اپنی مان کی گانڈ کا بچہ موجود ہے۔

فَاقْتُلْ زُرَارَةَ لَا اَرٰی	فِی الْقَوْمِ اَوْفٰی مِنْ زُرَارَهْ

اس لئے تو زرارہ کو مار ڈال اوسکی قوم مین زرارہ سے بڑھ کر کوئی قابل انتقام نہین ہے۔

عمرو بن المنذر نے کہا زرارہ ابن ملقط کے جواب مین تو کیا کہتا ہے۔ کہا وہ جھوٹا ہے مین تیرے بیٹے کے قتل کا مجرم نہین ہون تو جانتا ہے کہ طی مجھ سے کیسی عداوت کرتے ہین۔ عمرو بن المنذر نے کہا تو سچا ہے۔

۶۸ زرارہ کا مرنا اور عمرو بن عمرو کا طی پر جاکر طریفون کو قتل کرنا۔

پھر جب رات ہوئی۔ تو زرارہ بڑی تیزی سے نکل کر اپنی قوم مین چلا گیا۔ اور چند روز کے بعد مریض ہوکر جب مرنے لگا۔ تو اپنے بیٹے حاجب سے کہا۔ میرے غلام جو بنی نہشل مین ہین اونھین تو لے لے۔ اور اپنے بھتیجے عمرو بن عمرو سے کہا۔ کہ عمرو بن ملقط کی تو خبر لینا۔ اوس نے بادشاہ کو میرے برخلاف بھڑکایا تھا۔ عمرو

بن عمرو نے کہا۔ چچا جان آپنے تو مجھے اوس سے بھڑا دیا۔ جو بہت دور اور بڑی شوکت و قوت والا ہے پھر جب زرارہ مرگیا۔ تو عمرو بن عمرو نے تیاری کی۔ اور آدمیون کو جمع کیا۔ اور سطے پر روانہ ہوا۔ اور دو طریفون طریف بن مالک اور طریف بن عمرو کو مارا۔ اور ملاقط کو بھی قتل کیا۔ چنانچہ علقمہ بن عبیدہ اس باب مین کہتا ہے۔

وَنَحْنُ جَلَبْنَا مِنْ ضَرِيَّةَ خَيْلَنَا	نُجَنِّبُهَا حَدَّ الْإِكَامِ قَطَائِطَا

ہم اپنے خیل کو ضریہ مقام سے لے گئے اور اونھین بچاتے ہوے۔ ایک طرف کو غول غول کرکے پہاڑیون تک چلے گئے

اَصَبْنَا الطَّرِيفَ وَالطَّرِيفَ بْنَ مَالِكٍ	وَكَانَ شِفَاءً لَوْ اَصَبْنَا الْمُلَاقِطَا

اور وہان ہم نے طریف بن عمرو اور طریف بن مالک کو قتل کیا۔ اگر ہم کو ملاقط مل جاتے تو ہمارا دل ٹھنڈا ہوتا۔ اور ہم اونھین بھی قتل کرتے

۶۹ ابن المنذر کا تمیم کو قتل کرنا اور برجمی شاعر کا قتل

جب عمرو بن المنذر نے زرارہ کی وفات کا حال سنا۔ تو اوس نے بنی دارم پر چڑھائی کی۔ اور یہ قسم کھائی۔ کہ اونکے سو آدمی قتل کرونگا وہ اون کی جستجو مین کوہ ادارہ تک چلا گیا۔ مگر دارم کو اوسکے تاخت کی خبر مل گئی تھی اس لئے وہ اِدہر اُدہر منتفرق ہوگئے تھے۔ عمرو بن المنذر وہان جاکر ٹھہر گیا۔ اور اپنی فوجین اِدہر اُدہر بھیجین۔ اور دارم کے ننانوے آدمی پکڑ لائے۔ یہ لوگ اون لوگون کے سوا تھے جو غارت کے وقت قتل ہوگئے تھے۔ عمرو بن المنذر نے اونھین قتل کرا دیا۔ اسی مین کہین ایک شخص براجم مین سے جو شعر کہا کرتا تھا بادشاہ کی تعریف کرنے کی غرض سے وہان آگیا۔ عمرو بن المنذر نے اوسے بھی قتل کرنے کے واسطے پکڑ لیا۔ تاکہ پورے سو ہوجائین۔ پھر اوس نے کہا

اِنَّ الشَّقِيَّ وَافِدُ الْبَرَاجِمِ

(یہ شقی براجم کا وافد ہے) اب یہہ بات ایک مثل ہوگئی ہے - اور گفتگو مین بولی جاتی ہے

یہ بھی کہتے ہین - کہ ابن المنذر نے اون کے جلا دینے کی نذر مانی تھی - اسواسطے اوسکا لقب محرق (جلانے والا) ہوگیا تھا - چنانچہ ننانوے آدمی تو اوس نے جلا دئے تھے - اسی مین براجم کا ایک آدمی اُدھر سے گزرا اور گوشت کے جلنے کی بو سونگھ کر یہ سمجھا - کہ بادشاہ نے کہانا پکوایا ہے - اسواسطے وہ بادشاہ کی طرف آیا اوس نے پوچھا کہ تو کون ہے - کہا حضور مین براجم کا وافد (یعنے ایلچی) ہون - ابن المنذر نے کہا اِنَّ الشَّقِیَّ وَافِدُ الْبَرَاجِمِ پھر اوسے بھی آگ مین ڈلوادیا - چنانچہ جریر فرزدق سے کہتا ہے -

اَیْنَ الَّذِیْنَ بِنَارِ عَمْرٍو اُحْرِقُوْا	اَمْ اَیْنَ اَسْعَدُ فِیْکُمُ الْمُسْتَرْضَعُ

کہان ہین وہ جو عمرو کی آگ مین جلائے گئے تھے - اور کہان ہے اسعد جو تمہارے درمیان پرورش پاتا تھا

۷۰ بنی تمیم اور قریش کی شرم دلانے والی باتین

یہ برجمی جو کہانے کی طمع مین آکر مارا گیا تھا اوس سے بنی تمیم کو ایسی عار پیدا ہوئی کہ جب اکل کا ذکر ہوتا تو اوس سے چڑتے اور شرم کہاتے تھے - چنانچہ اون مین سے ایک شخص کہتا ہے -

اِذَا مَا مَاتَ مَیْتٌ مِنْ تَمِیْمٍ	فَسَرَّکَ اَنْ یَّعِیْشَ فَجِیْٔ بِزَادِ

جب کبھی کوئی تمیم مرجائے تو تجھے اس بات کے سننے سے خوشی ہوگی کہ وہ جی جائے - اور اوس کے کہانے کے واسطے

بِخُبْزٍ اَوْ بِلَحْمٍ اَوْ بِتَمْرٍ	اَوِ الشَّیْءِ الْمُلَفَّفِ فِی الْبِجَادِ

روٹی گوشت یا کھجور یا کوئی شئے کمل مین لپٹی ہوئی کوئی لاوے - یعنی مرنے کے بعد بھی اون سے اکل کی حرص نہین جاتی

تَرَاہُ یُنَقِّبُ الْبَطْحَاءَ حَوْلًا	لِیَاْکُلَ رَاْسَ لُقْمَانَ بْنِ عَادِ

تمیمی کہانے کا ایسا لالچی ہوتا ہے کہ لقمان بن عاد کا جو صدہا ہزارہا برس ہوے مرگیا ہے - سر کہانیکے لئے بطحا کو جاکر برس بہر تک کہودتا رہیگا

کہتے ہین کہ ایک مرتبہ احنف بن قیس حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے پاس گئے تھے۔ حضرت معاویہ نے اون سے پوچھا۔ کہو ابو بحر یہ کمل مین لپٹی ہوئی کیا شئے ہے۔ احنف نے کہا امیر المومنین یہ سخینہ ہے (جو ایک قسم کا آش ہے کہ آٹے اور روغن یا آٹے اور خرما سے تیار کیا جاتا ہے) سخینہ ایسا کھانا ہے کہ جس سے قریش کو اوسی طرح عار ہے جیسے تمیم کو ملفف فی البجاد (کمل مین لپٹی ہوئی شئے سے) ہی۔ راوی کہتا ہے۔ کہ حضرت معاویہ اور احنف سے زیادہ صاحب وقار آدمی مزاح کرنیوالے کہین نہین دیکھے گئے۔

زہیر بن جذیمہ اور خالد بن جعفر بن کلاب اور حارث بن ظالم المری کا قتل اور رحرحان کی لڑائی۔

ا ے زہیر کے بیٹے شاس کو رباح غنوی کا مارڈالنا اور زہیر کے برخلاف عامریون کا غنویون کی حمایت کرنا۔

زہیر بن جذیمہ بن رواحہ بن ربیعہ بن مازن بن الحارث بن قطیعہ بن عبس عبسی تھا۔ اور یہ ہی زہیر قیس بن زہیر صاحب حرب داحس وغبرا کا باپ اور قیس عیلان کا سید تھا۔ بادشاہ حیرہ نے جس کا نام نعمان بن امرالقیس تھا اور نعمان منذر کا دادا تھا اوسکی شرافت اور سیادت کے سبب اوس سے ازدواج کا رشتہ کرلیا تھا۔ اور اپنی بیٹی اوسے دیدی تھی۔

پھر نعمان نے زہیر کے پاس کسی کو بھیجا۔ اور اوس کے کسی بیٹے کو بلایا۔ زہیر نے اپنے بیٹے شاس کو اوس کے پاس بھیجا جو سب سے چھوٹا تھا نعمان نے اوسکی بڑی خاطر و تواضع کی۔ اور جب وہ لوٹنے لگا۔ تو اوسے

اچھی خلعت اور نفیس نفیس چیزین عطا کین - شاش وہان سے اپنی قوم کی طرف چلا
اور غنی ابن اعصر کے ایک چشمہ تک پھونچا وہان اوسے رباح بن الاشل الغنوی
نے مار ڈالا - اور اوسکا مال و اسباب چھین لیا - اس غنوی کو یہہ نہین معلوم
تھا کہ وہ کون ہے - لوگون نے زہیر سے آکر بیان کیا - کہ شاس بادشاہ کے
پاس سے آیا تھا - اور اوس کی جو اخیر خبر ملی ہے وہ غنی کے چشمہ تک ملی ہے
اسواسطے زہیر دیار غنی کی طرف روانہ ہوا - یہ لوگ بنی عامر بن صعصعہ کے
حلیف تھے - وہ اوس کے پاس آکر فراہم ہوے - اور زہیر نے اون سے
اپنے بیٹے کا حال پوچھا - اونہون نے قسم کھائی - کہ ہمین اوسکا حال کچھ بھی
معلوم نہین - زہیر نے کہا - مین جانتا ہون - کہ جنہون نے اوسے مارا ہے
ابو عامر نے کہا - پھر تو ہم سے کیا چاہتا ہے - زہیر نے کہا - مین تین باتون مین سے
ایک بات چاہتا ہون یا تو تم میرے بیٹے کو زندہ کردو - یا مجھے غنی کو دیدو
اور مین اونھین قتل کر ڈالون - اور اپنے بیٹے کا انتقام اون سے لیلون
اور یہ نہین تو تیسری بات لڑائی ہے - جو ہم تم مین جبتک ہم تم مین باقی رہیگی
اونہون نے کہا اس مین تو تو نے ہمارے لئے کوئی مخرج ہی نہ چھوڑا - تیرے
بیٹے کا زندہ کرنا تو بجز اللہ کے اور کسی کے اختیار مین ہی نہین ہے - رہا
غنی کو تیرے حوالہ کر دینا - یہ کیسے ہو سکتا ہے - وہ اپنی حفاظت اسی طرح
کرتے ہین جیسے احرار کیا کرتے ہین - اب رہی لڑائی ہمارے تمہارے درمیان
سو اوس کی نسبت واللہ ہم تیری رضامندی چاہتے ہین اور تیری رنجیدگی
کو پسند نہین کرتے - لیکن اگر تو چاہے تو ہم دیت دینے کو موجود ہین اور اگر

تجھے منظور ہے تو ہم تیرے بیٹے کے قاتل کو تلاش کرتے ہین - اور اوسے تیرے
حوالہ کئے دیتے ہین - چاہے تو تو اوسے قتل کردے - یا تو اوسے معاف کردے
کیونکہ قرابت اور جوار مین یہ کوئی بڑی بات نہین ہے - نیکی ضائع نہین جائیگی
زہیر نے کہا - مین تو بجز اوس کے جو مین نے کہا ہے اور کوئی بات نہین
مانتا - جب خالد بن جعفر بن کلاب نے دیکھا کہ زہیر اپنے ماموون غنی پر تعدی
کرتا ہے تو کہا ہم نے اپنی قوم پر ایسی تعدی کرتے ہوے کسی کو نہین دیکھا
جیسے زہیر کرتا ہے - زہیر نے کہا تو کیا مین غنی کو چھوڑ دون - اور اپنے انتقام
کی جستجو تجھ سے کرون - اوس نے کہا ہان - اسواسطے زہیر لوٹ آیا اور یہ کہا

فَلَوْلَا کِلَابٌ قَدْ أَخَذْتُ قَرِیْنَتِیْ	بِرَدِّ غَنِیٍّ أَعْبُدًا وَمَوَالِیَا
اگر کلاب نہ ہوتے تو مین غنی کو غلام اور موالی بنا کر اپنے دل کی مراد پوری کرلیتا	
وَلٰکِنْ حَمَتْهُمْ عُصْبَةٌ عَامِرِیَّةٌ	یَهُزُّوْنَ فِی الْأَرْضِ الْقِصَارَ الْعَوَالِیَا
لیکن عامریون کی عصبیت نے اونکی حمایت کی جو تمام زمین مین اپنے چھوٹے چھوٹے بھالون کو گھومایا کرتے ہین اور اس سے خوش و خرم رہتے ہین	
مَسَاعِیْرُ فِی الْهَیْجَا مَصَالِیْتُ فِی الْوَغَا	أَخُوْهُمْ عَزِیْزٌ لَا یَخَافُ الْأَعَادِیَا
اور جو میدان جنگ مین آتش جنگ کے بھڑکانیوالے اور تلوارون کے سونتنے والے ہین اونکے بھائی عزیز ہین دشمنون کا اونہین خوف نہین ہے	
یُقِیْمُوْنَ فِیْ دَارِ الْحِفَاظِ تَکَرُّمًا	إِذَا مَا فَتَی الْقَوْمِ أَضْحَتْ خَوَالِیَا
اگرچہ اور لوگون کا میدان خالی ہوجائے تو ہوجائے مگر وہ اپنی شرافت کے سبب سے دار الحفاظ یعنی میدان جنگ مین قایم اور ثابت قدم رہتے ہین	

۲۷ زہیر کا ایک عورت کے ذریعہ سے شاس کے قاتل کا پتا لگانا اور بنی عبس اور بنی عامر کی لڑائی

پھر زہیر نے ایک عورت کو بھیجا - اور اوس سے کہا - کہ اپنا نسب کسی کو نہ بتائے - اور اوسے موٹے موٹے اونٹون کا گوشت دیا - اور غنی کی طرف روانہ کیا - کہ غطفان کے

بدلے گوشت بیچ آئے۔ اور اوس کے بیٹے کا حال دریافت کرے۔ پھر یہ عورت غنی مین گئی۔ اور جو زہیر نے حکم کیا تھا وہ ہی کیا۔ اور ہوتے ہوتے رباح بن الاشل کی عورت تک پھونچی۔ اور اوس سے کہا مین نے اپنے بیٹے کا بیاہ کیا ہے اسواسطے گوشت کے عوض مین خوشبو مول لینے آئی ہون۔ رباح کی بی بی نے اوسے عطر دیا۔ اور کہا کہ میرے شوہر نے شاس کو قتل کیا تھا پھر یہ عورت لوٹکر زہیر کے پاس آئی۔ اور اوسے سب حال بتا دیا۔ اسواسطے زہیر نے اپنے سوار جمع کئے اور غنی پر تاخت وتاراج اور قتل کرنا شروع کیا۔ اور اون مین کے بہت کثرت سے لوگ مار ڈالے۔ اور بنی عبس اور بنی عامر مین لڑائی ہونے لگی اور شر و فساد بہت پھیل گیا۔

۳۷ ہوازن کا زہیر کے برخلاف خالد سے ملنا اور تماضر کے بھائی کا زہیر کی خبر خالد کو دینا

پھر زہیر اپنے اہل وعیال کو لیکر شہر حرام مین میلہ عکاظ مین آیا۔ اور وہان اوسکی اور خالد بن جعفر بن کلاب کی ملاقات ہوئی۔ خالد نے اوس سے کہا کہ زہیر تو نے ہمارے ساتھ بہت کچھ فساد کر رکھا ہے زہیر نے کہا جب تک مجھ مین انتقام لینے کی طاقت ہے اس شر و فساد کا کبھی انقطاع نہ ہوگا۔

ہوازن کا یہ دستور تھا کہ اس میلہ عکاظ مین وہ زہیر بن جذیمہ کو ہر سال اتاوہ (خراج) دیا کرتے تھے۔ اور وہ اون پر ظلم کرتا تھا اور ہوازن کو اوسکی طرف سے بڑا رنج تھا۔ اور اوس کے دشمن ہو رہے تھے۔ پھر خالد اور زہیر اپنی اپنی قومون کی طرف چلے آئے۔ اور خالد جلدی سے بلاد ہوازن مین گیا۔ اور اپنی قوم کو جمع کیا۔ اور زہیر سے لڑنیکے واسطے اونھین بلایا۔ سب نے تیاری کی۔

اور زہیر کی لڑائی کے واسطے نکلے۔ اور وہ اپنے راستہ سے جا رہا تھا اور رفتہ رفتہ وہ بلاد ہوازن کے قریب پھونچا۔ اور وہان ٹھہرا۔

یہان اوس کے بیٹے قیس نے اوس سے کہا۔ کہ یہان سے تو ہمین نکالکر لے چل۔ کیونکہ یہان ہم دشمن کے بہت قریب ہین۔ زہیر نے کہا ارے ڈرپوک تو مجھے ہوازن سے ڈراتا ہے۔ اور اون سے بچنے کو کہتا ہے مین لوگون کے حال خوب جانتا ہون۔ اوس کے بیٹے نے کہا یہ واہیات تو تو چھوڑ دے۔ میری بات مان اور ہمین یہان سے لے چل۔ مین اونکی عادت سے ڈرتا ہون۔

تماضر شرید بن رباح بن لقیظہ بن عصبۃ السلیمہ کی بیٹی زہیر کی ام ولد تھی اور اوسکے بھائی نے کسی کا خون کر دیا تھا۔ اور بنی عامر مین چلا گیا تھا۔ اور اون مین رہا کرتا تھا۔ اوسے خالد نے جاسوس بنا کر بھیجا۔ کہ زہیر کی خبر لائے۔ وہ یہان بنی عبس کے مقام مین آیا۔ جب قیس بن زہیر کو اوسکا حال معلوم ہوا۔ تو اوس نے اور زہیر نے چاہا کہ اوسے باندھ لین۔ اور اوسوقت تک اپنے پاس رکھین کہ ہوازن کے علاقہ سے نہ نکل جائین۔ مگر اوسکی بہن نے نہ مانا۔ اور اونہون نے اوس سے عہد و پیمان لے لئے کہ اونکا حال کسی سے جاکر نہ کہے۔ اور اوسے چھوڑ دیا۔ پھر وہ خالد کے پاس گیا۔ اور ایک درخت کے پاس کھڑا ہوکر اوس سے سارا حال کہدیا (یعنی اپنی قسم کے سبب سے یہ حال کسی آدمی سے مخاطب ہوکر نہ کہا۔ بلکہ اس طرح درخت سے کہکر اونہین سنا دیا)۔

۴۷ خالد کا ہوازن کو لیکر زہیر پر آنا اور اوسکو قتل کرنا

پھر خالد اور اوسکے ساتھی سوار ہوے۔ اور زہیر کی طرف چلے۔ جو اون سے کچھ بہت دور نہ تھا۔ فریقین مین خوب سخت لڑائی ہوئی۔ اور خالد اور زہیر بذات خاص ایک دوسرے کے مقابل ہوگئے۔ اور بہت دیر تک لڑتے رہے۔ پھر دونو ایک دوسرے سے چپٹ گئے۔ اور زمین پر گر پڑے۔ ورقا بن زہیر نے یہ دیکھکر خالد پر حملہ کیا اور اوس کے ایک تلوار ماری۔ مگر اوس نے خالد پر کچھ اثر نہ کیا۔ وہ دو زرہین پہنے ہوے تھا جندح بن البکا جو خالد کی عورت کا بیٹا تھا وہان موجود تھا اوس نے زہیر کے جھپٹ کر تلوار ماری اور اوسے مار ڈالا اسوقت خالد کی اور اوسکی کشتی ہو رہی تھی۔ جب زہیر مارا گیا۔ تو خالد اوسے چھوڑکر الگ ہوگیا۔ اور ہوازن اپنے منازل کو چلے گئے۔ اور بنی زہیر نے اپنے باپ کو اوٹھا لیا۔ اور اپنے بلاد کو اوسکی لاش لے آئے۔ چنانچہ ورقا بن زہیر اس باب مین کہتا ہے۔

رَأَيْتُ زُهَيْرًا تَحْتَ كَلْكَلِ خَالِدٍ	فَأَقْبَلْتُ أَسْعَى كَالْعَجُولِ أُبَادِرُ

جب مین نے زہیر کو خالد کے سینہ کے تلے دیکھا۔ تو مین اوس عورت کی طرح جھپٹا جس کا بیٹا کھو گیا ہو۔

إِلَى بَطَلَيْنِ يَعْتَرِكَانِ كِلَاهُمَا	يُرِيدُ رِيَاسَ السَّيْفِ وَالسَّيْفُ نَادِرُ

اون دونون پہلوانون کی طرف جو کشتی کر رہے تھے۔ زہیر چاہتا تھا۔ کہ تلوار کا قبضہ پکڑلے۔ مگر وہ گر گئے تھے

فَشَلَّتْ يَمِينِي يَوْمَ أَضْرِبُ خَالِدًا	وَيَمْنَعُهُ مِنِّي الْحَدِيدُ الْمُظَاهَرُ

پھر جب مین نے خالد پر وار کیا تو میرا ہاتھ شل پڑ گیا۔ اور اوس کی دوہری زرہ نے مجھسے اوسے بچا دیا

فَيَا لَيْتَنِي مِنْ قَبْلِ أَيَّامِ خَالِدٍ	وَقَبْلَ زُهَيْرٍ لَمْ تَلِدْنِي تُمَاضِرُ

اس ناکامی سے مجھے ایسی ندامت ہوئی کہ مین چاہتا ہون کاشکے خالد اور زہیر کے اس واقعہ سے قبل میری ماں تماضر نے جنا ہی نہ ہوتا تو اچھا تھا

لعمری لقد بشرت بی اذ ولدتنی ‌ ‌ ‌ ‌ فماذا الذی ردت علیک البشائر

اے تماضر جب تو نے مجھے جنا تھا تو اوسوقت میرے سبب سے تجھے لوگون نے بشارت دی تھی لیکن کیا بات ہوئی کہ ان بشارت دینے والونکی بشارت سے تجھے کچھ نفع نہ ہوا

فلا یدعنی قومی صریحا بحرة ‌ ‌ ‌ ‌ لئن کنت مقتولا ویسلم عامر

اب اگر مین مارا گیا اور عامر سلامت بچ گئے تو مجھے میری قوم اصیل اور نجیب بی بی کا بیٹا نہ پکارے گی

فطر خالد ان کنت تستطیع طیرة ‌ ‌ ‌ ‌ ولا تقعن الا وقلبک حاذر

اے خالد اب تجھ سے اڑا جائے تو بہت جلد اڑ جا - اور نیچے ہرگز نہ اوتر - ہان صرف اوسوقت کہ تیرا دل پر حذر ہو

اتتک المنایا ان بقیت بضربة ‌ ‌ ‌ ‌ تفارق منها العیش والموت حاضر

اگر مین زندہ رہا - تو یاد رکھ کہ ایک ہی ضرب مین تجھ پر موت آحاضر ہوگی - اور اوس سے تیرا عیش سب ختم ہو جائیگا

اور خالد نے بھی جو زہیر کو قتل کر دیا اوس سے اپنا احسان ہوازن پر جتانیکے لئے یہ کہا ہے

ابلغ هوازن کیف تکفر بعدما ‌ ‌ ‌ ‌ اعتقتهم فتوالدوا احرارا

ہوازن سے جا کر کہدو کہ وہ کیون ناشکری کرتے ہین مین نے تو اونہین زہیر سے چھڑا دیا جس سے کہ اونکے آزاد بچے پیدا ہوئے

وقتلت ربهم زهیرا بعد ما ‌ ‌ ‌ ‌ جدع الانوف واکثر الاوتارا

اور مین نے بنی ہوازن کے خداوند زہیر کو قتل کیا - جس نے اونکی ناکین کاٹی ہین اور کثرت سے خون بہائے تھے - اور اون سے انتقام لئے تھے

وجعلت مهر نسائهم ودیاتهم ‌ ‌ ‌ ‌ عقل الملوک هجائنا وبکارا

اور مین نے اونکی عورتون کے مہر اور اون کی دیتین بادشاہون کی سی تعین کر دی ہین - کہ اونمین اچھے سپید اونٹ اور جوان اونٹنیان ملتی ہین

۷۵ خالد کا نعمان کے پاس جاکر پناہ گیر ہونا اور حارث کا وہان جاکر اوسے قتل کرنا	چونکہ زہیر غطفان کا سید تھا - اسواسطے خالد نے جانا کہ غطفان اپنے سید کے سبب سے اوسکو زندہ نہ چھوڑینگے وہ نعمان بن امرء القیس کے پاس حیرہ کو چلا گیا - اور اوس

سے پناہ کی درخواست کی - نعمان نے اوسے قبول کیا - اور اوس کے واسطے

تعظیماً ایک قبہ نصب کرا دیا۔ اُدہر بنی زہیر ہوازن سے اپنا انتقام لینے کے لئے جمع ہوے۔ اسپر حارث ابن ظالم المری نے کہا مجھے تم لوگ لڑائی مین مت شامل کرو۔ اس کے عوض مین جاتا ہون۔ اور خالد بن جعفر کا کام تمام کئے دیتا ہون۔ پھر حارث یہ کہکر چلا۔ اور نعمان کے پاس پہونچا۔ اور اوس کے دربار مین حاضر ہوا وہان خالد بھی تھا۔ اور نعمان اور خالد خرما کہا رہے تھے۔ نعمان حارث کی طرف متوجہ ہوا اور بات چیت کرنے لگا۔ خالد اس سے جل گیا۔ اور نعمان سے کہا۔ حضور یہ وہ شخص ہے جس پر مین نے بہت ہی بڑا احسان کیا ہے۔ مین نے زہیر کو مارا جو غطفان کا سید تھا۔ اب اوس کے قتل کے بعد یہ غطفان کا سید ہوگیا ہے۔ یہ اس پر میرا احسان ہے کہ مین نے اوسے سید بنا دیا ہی۔ حارث نے کہا۔ یہ احسان جو تو نے مجھ پر کیا ہے اسکا بدلہ مین تجھے جلدی دونگا۔ اور حارث کو ایسا غصہ آیا کہ جب وہ خرما کھانے کے واسطے لیتا تھا تو اوس کے ہاتھ غصہ سے کانپتے اور خرما اونگلیون سے گر گر پڑتے تھے۔ عروہ نے یہ دیکھکر اپنے بھائی خالد سے کہا کہ تو نے جو اس سے یہ باتین کین اس سے تیرا کیا مطلب تھا۔ تو جانتا ہے کہ وہ بڑا افتاک اور فتال ہے۔ خالد نے کہا مین اوس سے ذرہ بھی نہین ڈرتا۔ وہ ایسا ڈرپوک ہے کہ اگر مین اوسے سوتا ہوا بھی مل جاؤن تو وہ مجھکو جگا بھی نہین سکتا پھر خالد اور اوسکا بھائی دونو اپنے قبہ کو چلے گئے۔ اور قبہ کے دروازہ کو بند کرلیا۔ اور جب خالد سویا تو عروہ اوس کی نگرانی کے واسطے اوسکی بالین پر بیٹھا رہا۔ جب رات ہوئی تو حارث خالد کی طرف چلا اور قبہ کے بند کاٹ کر اندر گھس گیا۔ اور عروہ سے کہا۔ کہ اگر تو نے آواز نکالا۔ تو مین تجھے مار ڈالون گا۔

پھر خالد کو جگا یا۔ جب وہ بیدار ہوا تو اوس سے پوچھا مجھے جانتا ہے مین کون ہون۔ کہا تو حارث ہے۔ کہا تو نے جو احسان کیا تھا اوسکا بدلہ لے۔ اور اپنی تلوار معلوب سے ایک وار مین اوسے قتل کر ڈالا۔ پھر قبہ سے نکلکر اپنی سانڈنی پر سوار ہو کر چلدیا۔

پھر عروہ قبہ سے نکلا اور فریاد مچائی۔ اور نعمان کے دروازہ پر آیا۔ اور اوس کے پاس جاکر سارا حال بیان کیا۔ نعمان نے کتنے ہی آدمی حارث کی تلاش مین بھیجے۔ مگر حارث کا پتا نہ ملا۔

حارث کہتا ہے۔ کہ جب مین دور چلا۔ تو مجھے اندیشہ ہوا۔ کہ کہین زہیر بچ نہ گیا ہو۔ اسلئے پھر مین چھپ کر اوس کے پاس گیا۔ اور لوگون مین ملکر اوس کے پاس پھونچا۔ اور ایک تلوار اوس کے اور ماری۔ جس سے مجھے یقین ہوگیا کہ مین نے اوسے قتل کر دیا۔ پھر مین لوٹ آیا۔ اور اپنی قوم کے پاس جا پہونچا۔ اس دہوکہ کے قتل پر عبداللہ بن جعدۃ الکلابی کہتا ہے۔

یَا حَارِ لَوْ نَبَّهْتَهُ لَوَجَدْتَهُ — لَا طَائِشًا رَعِشًا وَلَا مِعْزَالَا

اے حارث تونے خالد کو دہوکہ سے مارا۔ اگر تو بیدار کر دیتا تو تو اوسے غیر مستقل بزدل اور سست نہ پاتا

شَقَّتْ عَلَيْهِ الْجُعْفُرِيَّةُ جَيْبَهَا — جَزْعًا وَمَا تَبْكِي هُنَاكَ ضَلَالَا

جعفریون نے اپنے گریبان اوسکے رنج وغم مین پھاڑ ڈالے ہین۔ اور اونکا یہ رونا اور گریہ وزاری بیجا بھی نہین ہے

فَالْعَوْا اَبَا جَزْءٍ بِكُلِّ مُجَرَّبٍ — حَرَّانَ يُحْسَبُ فِي الْقَنَاةِ هِلَالَا

اے مخاطب تو ابو جز خالد کے مرنیکے خبر ہر ایک سپاہی کو جو آزمودہ کار اور دشمنون کے خون کا پیاسا ہو اور جو نیزہ کی لکڑی مین ہلال کی طرح معلوم ہوتا ہو سنا دے

فَلَنَقْتُلَنَّ بِخَالِدٍ سَرَوَاتِكُمْ — وَلَنَجْعَلَنَّ لِظَالِمٍ تِمْثَالَا

خالد کے عوض مین ہم تمہارے سردارون کو قتل کرینگے۔ اور ظالم کو (قتل کرکے) ہم (اوسے) ایک مثال بنا دینگے (کہ ظلم کا عوض ایسا ہوتا ہے)

پھر اس کا جواب حارث نے اس طرح دیا ہے۔

تاﷲِ قد نبّہتُہُ فوجدتُہُ	رخوالیدین موائلا عسقالا

خدا کی قسم مین نے تو اوسے جگایا تھا! اوس وقت مین نے دیکھا کہ اوسکے ہاتھ ڈھیلے تھے۔ اور در دسر کا سہارا ڈھونڈھتا تھا! اور ایک ہاتھ کی ٹیک تھی

فعلوتُہ بالسیفِ اضربُ راسہُ	حتیٰ اَضلّ بسلحہ السربالا

جب مین نے تلوار اوسکے سر پر مارنے کے لئے اٹھائی تو اوس نے اپنے پائجامہ مین ہگ کر اوسے خراب کر دیا۔

۷۶ حارث کا بنی دارم مین پناہ گیر ہونا اور نعمان اور ہوازن اور عامر کا دارم پر جانا اور ایک عورت کا زرارہ کو اونکی تفصیلی خبر دینا

پھر نعمان نے حارث کی تلاش شروع کی۔ کہ اوسے اپنے جار کے عوض مین قتل کر دے۔ اور ہوازن نے اسواسطے اوسے ڈھونڈھنا شروع کیا۔ کہ اپنے سید کے بدلہ اوسے مار ڈالین۔ اسواسطے حارث بنی تمیم مین چلا گیا۔ اور ضمرۃ بن ضمرۃ بن جابر بن قطن بن نہشل بن دارم سے استجارہ کیا۔ اوس نے نعمان اور ہوازن دونو کے مقابلہ مین اوسے پناہ دی۔ جب نعمان کو یہ معلوم ہوا تو اوس نے بنی دارم کے واسطے ایک لشکر تیار کیا۔ اور اوس پر ابن الخمس التغلبی کو سردار کیا۔ اس ابن الخمس کے باپ کو حارث نے قتل کر دیا تھا۔ اسواسطے یہ اوسکے قتل کرنے کی تلاش مین تھا۔ پھر احوص بن جعفر خالد کے بھائی نے بنی عامر کو جمع کیا۔ اور اونھین لیکر روانہ ہوا۔ پھر یہ لوگ اور نعمان کا لشکر اکٹھے ہوگئے۔ اور بنی دارم پر روانہ ہوے۔

غرض جب یہ لوگ بنی دارم کے ایک قریب کے چشمہ پر پھونچے۔ تو اونھون نے وہان ایک عورت کو دیکھا جو کھنبیان توڑ رہی تھی۔ اور اوس کے ساتھ ایک اوسکا اونٹ بھی تھا۔ اوسے غنی کے ایک مرد نے پکڑ لیا۔ اور اپنے پاس رکھ لیا

جب رات ہوئی تو وہ سو رہا۔ اور یہ اٹھ کر اپنے اونٹ پر سوار ہوئی۔ اور جلدی
اور صبح کو بنی وارم مین آگئی۔ اور اپنے سید زرارہ بن عدس کے پاس
پہونچی۔ اور اوس سے سارا قصہ سنایا۔ اور کہا کہ کل مجھے کچھ لوگون نے پکڑ لیا
تھا۔ مین جانتی ہون کہ وہ تیری تلاش مین ہین۔ مگر اونھین مین نہین پہچانتی
ہون۔ کہا تو اونکی صفت میرے سامنے بیان کر کہ وہ کیسے ہین۔ بولی کہ
مین نے ایک شخص کو دیکھا۔ جس کی ابرو ین ڈھلک آئی ہین اور وہ اونھین
کپڑے کے ایک پٹے سے اٹھاتا ہے۔ اور چھوٹی چھوٹی آنکھین ہین۔ اوسکے
حکم سے سب آدمی چلتے پھرتے لوٹتے پلٹتے ہین۔ زرارہ نے کہا یہ احوص
ہے جو قوم کا سید ہے۔ پھر اوس عورت نے کہا۔ ایک اور شخص ہے جو
کم سخن ہے جب کچھ کہتا ہے تو لوگ اوسکی بات سننے کو ایسے جمع ہو جاتے
ہین جیسے اِبل فحل کے پاس جمع ہو جاتے ہین۔ اوسکا چہرہ بہت حسین اور
اوس کے دو بیٹے ہین کہ ہر وقت اوس کے پاس رہتے ہین۔ کہا یہ مالک
بن جعفر ہے اور اوس کے دو نو بیٹے عامر اور طفیل ہین۔ پھر وہ بولی کہ مین نے
ایک بڑا موٹا شخص دیکھا۔ اوسکی داڑھی سرخ زردی مائل ہے۔ کہا یہ عوف
بن الاحوص ہے پھر اوس نے کہا۔ ایک اور بڑا طویل اور جسیم شخص وہان
تھا۔ کہا۔ یہ ربیعہ بن عبد اللہ بن ابی بکر بن کلاب ہے کہا ایک اور شخص سانولا
رنگ ٹیڑھی ناک والا ٹھگنا بھی وہان مین نے دیکھا تھا۔ کہا یہ ربیعہ بن قرط بن عبد اللہ
بن ابی بکر تھا۔ کہا ایک اور شخص بھی وہان ہے۔ جس کی ابروین پیوستہ اور
مونچھون کے بال کثرت سے ہین۔ جب وہ باتین کرتا ہے تو اوسکی داڑھی پر

لعاب دہن بہنے لگتا ہے - کہا یہ جندج بن البکاء ہے - پھر اوس عورت نے کہا
ایک اور شخص چھوٹی چھوٹی آنکھون اور تنگ پیشانی والا بھی وہان ہے -
وہ اپنے گھوڑے کو لئے پھرتا ہے اور اوس کے ہاتھ مین ہر وقت نیزہ رہتا ہے
رہتا ہے کہا یہ ربیعہ بن عقیل بن کعب ہے - پھر اوس عورت نے کہا ایک اور
شخص ہے جس کے دو بیٹے ہین - اور رنگ اون کا سُرخ ہے - جب وہ آتے
ہین تو لوگ اوتھین بڑی گھری نگاہون سے دیکھتے ہین - اور جب جاتے
ہین تب بھی ایسے ہی کرتے ہین - کہا یہ صعق بن عمرو بن خویلد بنی نفیل ہے
اور اوس کے دو تو بیٹے یزید اور زرعہ ہین - پھر کہا مین نے ایک شخص
کو دیکھا جس کی باتین تلوار سے بھی زیادہ تیز ہین - کہا یہ عبداللہ بن جعدة
بن کعب ہے - پھر اس عورت کو زرارہ نے اپنے گھر مین بھیجدیا -

> ۷ زرارہ کا اہل دعیال کو بلاد بغیض کی طرف روانہ کرنا اور بنی عامر کا اونکے پیچھے جانا اور بنی دارم اور بنی عامر کی لڑائی -

پھر زرارہ نے چرواہون کو بلایا - اور اون سے کہا
اونٹون کو لادین جب وہ اونٹون کو لے آئے - تو اپنے
بال بچے اور مال و اسباب کو اون پر سوار کرایا - اور بلاد
لغبیض کی طرف روانہ کر دیا - اور بنی مالک بن حنظلہ مین
اپنے قاصدون کو بھیجا - اور اون کو بلا کر یہ خبر اون سے
کہی - اور اون کو حکم دیا - کہ وہ اون کے مال و اسباب کو بلاد بغیض کی
طرف لیجاوین - اور رات کو اپنے آپ مستعد ہو کر سوئے -

اُدہر جب صبح ہوئی تو بنی عامر سے اوس غنوی نے اوس عورت کے
پکڑنے اور بھاگ جانے کا حال بیان کیا یہ سنکر بنی عامر حیران رہ گئے -

اور مشورہ کے واسطے جمع ہوے۔ ایک نے اون مین سے کہا مجھے تو کامل
یقین ہے۔ کہ وہ عورت اپنی قوم مین گئی ہے اور اوس نے جا کر اپنا سارا
حال بیان کیا ہے۔ اسواسطے اونہون نے احتیاطاً اپنے بال بچون اور
مال و اسباب کو بلاد بغیض کی طرف روانہ کر دیا ہے۔ اور خود ہتیار بند ہوکر
بڑی مستعدی سے رات کاٹی ہے۔ اس لئے چاہئے کہ ہم اون کے اونٹون
اور مال و اسباب کی طرف جائین اونھین اس بات کی خبر بھی نہ ہوگی۔ کہ
ہم جا کر وہان اپنا کام کر لین گے۔ اور لوٹ آئین گے۔ اسواسطے یہ لوگ
سوار ہوے اور بنی دارم کی عورتون کی طرف چلے ۔

اُدہر زرارہ نے دیکھا۔ اسقدر دیر ہوگئی اور بنی عامر اب تک نہین آئے
تو اوس نے اپنے لوگون سے کہا۔ کہ ہمارے دشمن ہمارے اہل و عیال اور
مال و اسباب کی طرف چلے گئے ہین۔ تمہین چاہئے کہ تم بھی اوسی طرف کو
کوچ کرو۔ اسواسطے وہ تیزی سے اُدہر کو چلے۔ اور قبل اسکے کہ دشمن اون کے
اہل و عیال اور مال و منال تک پہونچین۔ یہ اون کے پاس جا پہونچے اور وہان
دونو فریق مین خوب سخت لڑائی ہوئی۔ بنی مالک بن حنظلہ نے ابن الخمس التغلبی کو
جو نعمان کے لشکر کا رئیس تھا مار ڈالا اُدہر بنی عامر نے معبد بن زرارہ کو گرفتار
کر لیا۔ اور بنی دارم خوب جم کر لڑے۔ اور دوپہر تک لڑائی ہوتی رہی۔

اسی مین قیس بن زہیر بھی اپنے ہمراہیون کو لیکر دوسری طرف سے آ
موجود ہوا۔ اوس سے بنی عامر کو شکست ہوگئی اور نعمان کا لشکر بھی چلدیا۔
اور وہ لوگ اپنے بلاد کو لوٹ گئے۔ اور معبد کو قید کر کے لے گئے۔ اور وہ بنی عامر

مین رہا اور وہین مرگیا۔ اور اسی زمانہ مین زرارۃ بن عدس بھی اپنی موت سے مرگیا

۷۸ پادشاہ حیرہ کا حارث کے دوست کو ستانا اور حارث کا پادشاہ کے بیٹے کو مار ڈالنا

حارث نے جو بنی تمیم مین جاکر پناہ لی تھی اسکی نسبت ایک اور روایت بھی لوگ بیان کرتے ہین۔ اور وہ یہ ہے کہ جب حارث نے خالد کو مار ڈالا اور بھاگ گیا تو نعمان نے حارث کو رنج دلانے کے واسطے کسی بات کی تلاش کی۔ لوگون نے کہا کہ جب حارث حیرہ کو آیا تھا۔ تو عیاض بن وہب التمیمی کے یہان قیام کیا تھا وہ اوس کا دوست ہے۔ اس لئے نعمان نے عیاض کو بلایا۔ اور اوسکے اونٹ چھین لئے۔ جب حارث نے سنا تو وہ مخفی طور پر حیرہ کو آیا۔ اور عیاض کے اونٹ چرواہون سے چھینے۔ اور عیاض کو دیدئے۔ اور چاہا کہ نعمان کا بھی کچھ ایسا نقصان کرجائے کہ اوس کو رنج پہونچے۔ کہین حارث نے اسی مین نعمان کے بیٹے غضبان کو دیکھ پایا۔ اور اوس کا تلوار سے سر اڑا دیا۔ جب نعمان کو یہ خبر ہوئی۔ تو اوس نے حارث کی تلاش کی۔ مگر وہ اوسے کب ملنے والا تھا۔ اوڑ گیا اور یہ اشعار کہے۔

أَخُصْيَي حِمارٍ باتَ يَكْدِمُ نَجْمَةً	أَتُؤكَلُ جاراتي وَجارُكَ سالِمُ

کیا گدھے کے خصیے بھی کہین گھانس کہایا کرتے ہین تو بھی میری برابری کرسکتا ہے۔ کیا یہ ہوسکتا ہے کہ میرے جار کو تو لوگ کہا جاوین اور تیرا جار سلامت بچ رہے

فَإِنْ تَكُ أَذْوادًا أُصِبْتَ وَنِسْوَةً	فَهٰذا ابْنُ سَلْمىٰ رَأْسُهُ مُتَفاقِمُ

اگر تونے پانچ سات اونٹ اور عورتین پکڑ لین تو پکڑ لین۔ مگر دیکھ ابن سلمی یعنی غضبان کا سر یہان بہت بڑا ہو گیا۔ یعنی سر کے دو ٹکڑے ہو گئے

عَلَوْتُ بِذِي الْحَيّاتِ مَفْرِقَ رَأْسِهِ	وَلا يَرْكَبُ الْمَكْرُوهَ إِلَّا الْأَكارِمُ

مین نے اپنی ذی الحیات تلوار سے اوسکے سر کی کہوپری اڑا دی۔ اور ایسے مکروہ غضبناک کام جو کیا کرتے ہین وہ اکارم اور اشراف ہی کیا کرتے ہین

فَتَکْتُ بِہٖ کَمَا فَتَکْتُ بِخَالِدٍ	وَکَانَ سِلَاحِی تَحْتَوِیْہِ الْجَمَاجِمُ

مین نے اوسے ایسے مارا جیسے کہ مین نے خالد کو مارا تھا - میرے ہتیار ہمیشہ کھوپریون کے اندر ہی گہستے رہا کرتے ہین

بَدَأْتُ بِتِلْكَ وَانْثَنَیْتُ بِهٰذِهٖ	وَثَالِثَةٌ تَبْیَضُّ مِنْهَا الْمَقَادِمُ

مین نے اپنے وار کا آغاز تو اوس (خالد) سے کیا تھا اور اوس غضبان سے دوسرے ہرایا - و تیسرا در جو بادشاہ پر کروںگا اس سے پیشانیان سپید ہو جائینگی یعنی آفت آپڑیگی

حَسِبْتَ اَبَا قَابُوْسَ اَنَّكَ مُخْفِرِیْ	وَلَمَّا تَذُقْ ثُكْلًا وَاَنْفُكَ رَاغِمُ

اے ابو قابوس نعمان تو نے جانا تھا کہ میرے عہد کو توڑ ڈالیگا - اور ثکل کا مزہ نہ چکہے گا - حالانکہ تو بڑا ذلیل وخوار ہے

یہ روایت اسی طرح بعضون نے بیان کی ہے - مگر بعض لوگ اسے دوسری طرح بھی بیان کرتے ہین - اور کہتے ہین کہ جو شخص اسوقت مارا گیا تھا وہ شرحبیل بن الاسود بن المنذر تھا - اسود نے اپنے بیٹے شرحبیل کو سنان بن ابی حارثہ المری کے پاس بھیجدیا تھا - وہان اوسے سنان کی بی بی دودہ پلایا کرتی تھی - اس سے سنان بڑا مالدار آدمی ہوگیا تھا - اور اوسکا بیٹا کچھ سٹہ سا گیا تھا - وہ اوس مال سے بہت بخشش کیا کرتا تھا - حارث اوس کے پاس آیا - اور اوس سے اوس سنان کا زین عاریت مانگ لیا - اور سنان کو اس کا حال معلوم بھی نہ ہوا - پھر سنان کی بی بی کے پاس آیا - اور اوس سے کہا - تیرے شوہر نے کہا ہے کہ بادشاہ کے بیٹے شرحبیل کو حارث بن ظالم کے ساتھ بھیجدے - تاکہ وہ اوسے امن اور حفاظت سے لیجائے - اور اسی واسطے میرے قول کی تصدیق کے واسطے اوس نے یہ اپنا زین بھی دیدیا ہے - سنان کی بی بی نے شرحبیل کا بناؤ کیا - اور لڑکے کو حارث کے حوالہ کردیا - حارث اوسے لے گیا - اور جاکر قتل کرڈالا - اور بھاگ گیا - اسواسطے اسود نے بنی ذبیان اور بنی اسد پر

شط ازبل مین چڑہائی کی۔ اور اون کے کثرت سے لوگ قتل کر ڈالے۔ اور لونڈی غلام بنالئے۔ اور اون کے مال و اموال کا استیصال کر دیا۔ اور قسم کھائی کہ حارث کو قتل کر ڈالونگا۔

اس لئے حارث چھپ کر جیرہ کو آیا۔ کہ اسود کو مار ڈالے۔ اور اوسکے گھر مین پہونچ گیا۔ کہ اسی مین اوس کے کان مین ایک فریادی عورت کی آواز آئی جو کہتی تھی کہ مین حارث بن ظالم کی پناہ مین ہون۔ حارث نے اوسکا حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ کوئی تیس چالیس اونٹ اوس عورت کے اسود نے لے لئے ہین۔ حارث نے اوس سے کہا کہ کل تو فلان مقام پر آنا۔ اور پہر وہان حارث اوس مقام مین آیا۔ اور جب نعمان کے اونٹ پانی پینے کو آئے۔ تو اوس نے اونمین سے عورت کے اونٹ چھین لئے۔ اور اوس عورت کو دیدئے۔ اسی مین ایک اونٹنی لقاع نام بھی تھی۔ اوسکی نسبت حارث کہتا ہے۔

اذا سمعت حنة اللقاع	فادعی ابا لیلی فنعم الداع

اے لقاع کے مالک تو جب لقاع اونٹنی کی آواز چلانیکی سنے تو تو ابو لیلی کو پکارنا۔ اور جو کوئی اوسی پکارے وہ بہت ہی اچھا داعی ہے

یمشی بعضب صارم قطاع	یفری به مجامع الصداع

کیونکہ ابو لیلی شمشیر بران قطاع ہاتھ مین لئے چلتا ہے اور اوس سے درد سر کی جگہون کو یعنی سرون کو چیر پہاڑ ڈالتا ہے

۷۹ حارث کا استجارہ زرارہ اور ضمرہ کے پاس اور عمرو بن الاطنابہ پر قابو پاکر اوسے چھوڑ دینا

پھر حارث لوگون کے پاس گیا۔ اور اون سے استجارہ کیا مگر ایسے قتال و بدمعاش کا کون اجارہ کرتا کسی نے اوسے پناہ نہ دی۔ اور کہا کہ ہوازن اور نعمان کے

مقابلہ مین تجھے کیسے پناہ دیجائے۔ تونے تو اوس کے بیٹے کو مار ڈالا ہی!
اسواسطے حارث زرارہ بن عدس کے پاس اور ضمرہ بن ضمرہ کے پاس
آیا۔ انہون نے تمام مخلوق کے مقابلہ مین اوسکو پناہ دی۔

پھر عمرو بن الاطنابہ کو یہ خبر پہونچی۔ کہ حارث نے خالد بن جعفر کو قتل
کر دیا۔ عمرو جعفر کا دوست تھا۔ عمرو نے یہ خبر سنکر کہا اگر خالد جاگتا ہوتا تو
حارث اوسے کبھی کچھ ایذا نہین پہونچا سکتا تھا۔ افسوس اوسے سوتے
مین نامردی سے قتل کر دیا۔ اگر کبھی مجھ سے مقابلہ ہوگیا تو مین حارث کو
بتاؤنگا۔ یہ بات جب حارث کے کان تک پہونچی۔ تو اوس نے کہا مین ضرور
اوسکے پاس بھی جاؤنگا۔ اورسفر کے وقت اوس سے ایسی حالت مین ملونگا۔ کہ اوس کے
پاس ہتیار بھی ہونگے۔ اسکو سنکر ابن الاطنابہ نے کچھ ابیات کہین کہ جنمین سے یہ بھی تھین

علىٰ والنّاذر النذور عليا	ابلغ الحارث بن ظالم الموٗ

جا تو حارث بن ظالم کو کہدے جو دہکیان مجھکو دیتا ہے۔ اور طرح طرح کے خوف دلاتا ہے

يقظان ذا سلاح كميا	انما تقتل النيام ولا تقتل

کہ تو سوتے ہوؤن کو قتل کرتا ہے جاگتے ہوے ہتیار والون اور دلاوردن کو نہین مارتا

جب یہ اشعار حارث نے سنے تو مدینہ کو آیا۔ اور ابن الاطنابہ کے مکان کا
پتا پوچھا۔ اور جب اوسکے قریب گیا تو وہان چلایا اور فریاد مچائی۔ اے
ابن الاطنابہ میری فریاد سن اور میری دستگیری کر۔ یہ آواز سنکر عمرو اوس کے
پاس آیا۔ اور پوچھا تو کون ہے۔ حارث نے کہا مین فلان قبیلہ کا شخص ہون
اور فلان قبیلہ کی طرف جاتا ہون۔ یہان تیرے مکان کے کچھ دور پر مجھے چند آدمی

ملے - اور میرے پاس جو کچھ تھا وہ سب کچھ چھین لیا - تو میرے ساتھ چل اور اون سے میرا اسباب دلا دے - عمرو سوار ہوا اور ہتیار باندہے - اور اوس کے ساتھ چلدیا جب مکان سے کچھ دور نکل گئے - تو حارث نے پیٹھ پھیری - اور کہا عمرو تو جاگتا ہے یا سوتا ہے - کہا جاگتا ہون - کہا مین ابو لیلی ہون - اور یہ میری مغلوب تلوار ہے - یہ سنتے ہی ابن الاطنابہ نے اپنی تلوار نیچے پھینک دی اور ایک قول مین ہے کہ اپنا نیزہ پھینک دیا - اور حارث سے کہا - تو نے بڑی جلدی کی اور مجھے سنبھلنے نہ دیا - اتنی مہلت دے کہ مین اپنی تلوار اٹھا لون حارث نے کہا اچھا اٹھا لے - عمرو نے کہا مجھے اندیشہ ہے کہ مین تلوار اٹھانے نہ پاؤن اور تو مجھے مار دے - حارث نے کہا - تو جبتک تلوار نہ اُٹھا لے گا تب تک ظالم کے ذمہ مین ہے - عمرو نے کہا تو اطنابہ کی قسم ہے مین اوسے ہرگز نہین اٹھاؤن گا اسواسطے حارث لوٹ گیا - اور کچھ ابیات کہین جنمین سے یہ بھی ہین -

بلغتنا مقالۃ المرء عمرو ۔۔۔ فالتقينا وكان ذاك بداياً

جو بات ایک شخص عمرو نام نے کہی تھی وہ ہم نے سنی اسلئے ہم اوسکے پاس جا کر مقابل ہوے اور یہ کام ہم نے کھلم کھلا کیا

فصمنا بقتاله اذ برزنا ۔۔۔ ووجدناه ذا سلاح كميا

پھر ہم نے اوس سے مبارزت کی درخواست کی اور چاہا کہ اوسے مار ڈالین اسوقت اسکے پاس ہتیار اور لڑائی کا ساز و سامان سب موجود تھا

غير ما نائم يروع بالفتـ ۔۔۔ ـك ولكن مقلدا مشرفيا

اور اوس وقت وہ سوتا بھی نہ تھا - اور نہ دغابازی کے قتل سے اوسے خوف ہی دلایا گیا تھا - بلکہ وہ مشرفی تلوار گلے مین لٹکائے ہوے تھا (مشرفی مشارف الشام کے طرف منسوب ہے اور وہ چند قریہ ہین وہان تلوار اچھی بنتی ہے -)

فمنّا علیہ بعد علو	بوفاءٍ وکنت قدماً وفیّا

پھر گو ہم اوس پر قابو پا چکے تھے مگر اپنے وعدہ کے سبب سے ہم نے اوس پر احسان کر کے چھوڑ دیا اور مین ہمیشہ سے اپنی وعدہ کو پورا کرتا ہون

۸۰ حارث کا شام مین یزید کے پاس جاکر پناہ گیر ہونا اور اوسکی اونٹنی کو اور ایک عورت کو قتل کرنا اور یزید کا اوسے مروا دینا

جب حارث نے دیکھا۔ کہ نعمان اوس کے سخت درپئے ہو رہا ہے اور جستجو مین لگا ہوا ہے۔ اور ہوازن بھی خالد کا انتقام لینا چاہتے ہین اور کسی طرح پیچھا نہین چھوڑتے تو بھیس بدلکر شام کو چلا گیا۔ اور یزید بن عمرو سے جاکر استجارہ کیا۔ یزید نے اوسکی بڑی خاطر داری کی۔ اور اپنے جارہ مین لے لیا مگر حارث نے اس احسان کا بدلہ یہ کیا۔ کہ یزید کی ایک اونٹنی تھی جو چھوٹی ہوئی پھرتی تھی۔ اور گلے مین اوس کے چُھری اور چقماق اور نمک کی پوٹلی پڑی رہتی تھی۔ کہ جو کوئی چاہے چھری سے اوسے ذبح کرے اور چقماق سے آگ نکالکر اوسکا گوشت بھونے اور نمک کے ساتھ کہا جائے۔ اس سے رعیت کا امتحان منظور تھا کہ ایسا کون شخص ہے جو اپنے سردار کی اونٹنی کو کہا سکتا ہی اور اوس کی سرداری کی کچھ پروا نہین کرتا ہے حارث کی بی بی حمل سے تھی اوسے گوشت اور چربی کی خواہش ہوئی۔ حارث نے اس لئے ناقہ کو پکڑا اور ایک گہاٹی مین لیجا کر ذبح کیا۔ اور اوسکا گوشت اور چربی اپنی عورت کے لئے لے آیا۔ اور کہا یا کھلایا اور اوٹھا رکھا۔ اُدہر اونٹنی کو لوگون نے نہ دیکھا تو اوس کی تلاش کی۔ معلوم ہوا کہ کسی نے وادی مین جاکر اوسے ذبح کیا ہے اسواسطے بادشاہ نے کاہن کے پاس کسی آدمی کو بھیجکر اوسکا حال دریافت کرایا۔ تو اوس نے بیان کیا۔ کہ حارث نے اوسے ذبح کیا ہے۔ اسواسطے

تحقیقات کے لئے پادشاہ نے کسی عورت کو حارث کی بی بی کے پاس بھیجا۔ کہ عطر کے بدلے اوس سے جاکر گوشت مول لے آرے اوس نے آکر گوشت اوس کی عورت سے لے لیا۔ اور جانے لگی۔ کہ اسی مین حارث نے اوسے دیکھ لیا اور اوس عورت کو قتل کر دیا۔ اور گھر مین ہی گارڈ یا۔ پھر پادشاہ نے اوسی کاہن سے اس عورت کا حال بھی پوچھا۔ کہ وہ کہان گئی۔ اوس نے کہا کہ جس نے ناقہ کو ذبح کیا ہے اوسی نے اوس عورت کو بھی مارا ہے اگر تجھے اوس شخص کے گھر کی تلاشی لینا یون منظور نہین ہے۔ تو اوس شخص سے کہدے کہ وہ گھر چھوڑ کر چلا جاوے جب وہ روانہ ہو تو اوس کے گھر کی تحقیقات کرے۔ چنانچہ اوس نے ایسا ہی کیا۔ اور جب حارث مکان سے نکل گیا۔ تو کاہن نے اوس کے گھر کی تلاشی لی۔ دیکھا تو وہ عورت وہان مری مدفون ہے۔ اب حارث کو معلوم ہو گیا کہ یہان کچھ آفت آنے والی ہے۔ چھپ کر اوس کاہن کو ہی مار ڈالا۔ اس لئے لوگون نے حارث کو گرفتار کر لیا۔ اور پادشاہ کے پاس لے گئے۔ اوس نے اوس کے قتل کا حکم دیا۔ حارث نے کہا۔ کہ تو نے مجھے تو پناہ دی تھی۔ مجھ سے غدر نہ کرنا چاہئے۔ یزید نے کہا مین تو ایک ہی مرتبہ تجھ سے غدر کرتا ہون تو نے تو مجھ سے کتنے ہی مرتبہ غدر کیا ہے اور اوسے مروا دیا۔ اس طرح حارث کا جھگڑا پاک ہوا۔

ایام داحس و غبرا جو بنی عبس و بنی ذبیان کے درمیان ہوئی تھی

۸۱ قیس کا ربیع سے ذات الحواشی کے سبب جھگڑا اور قیس کا اوس کے اونٹ پکڑ کر رخصت کرنا

اسکا سبب اس طرح ہوا تھا۔ کہ قیس بن زہیر بن

جذیمۃ العبسی مدینہ کو گیا تھا۔ کہ عامر کی لڑائی کا سازو سامان تیار کرے اور اون سے اپنے باپ کے قتل کا بدلہ لے۔ وہان مدینہ مین وہ اُحَیحَہ بن الجلاح کے پاس گیا کہ ایک موصوف و معروف زرہ اوس سے خریدے۔ اوس نے کہا مین تو اوسے نہین بیچتا۔ لیکن اگر بنی عامر مجھے بُرا بھلا نہ کہتے تو البتہ مین تجھے مفت ہی دیدیتا۔ ہان اگر تو مول لینا چاہتا ہے۔ تو اونٹ کے دودہ پیتے بچون کے عوض لیسکتا ہے قیس نے ایسا ہی کیا۔ اور وہ زرہ اوس سے لے لی۔ اور اوس کا نام ذات الحواشی رکھا۔ علاوہ برین احیحہ نے اوسے اور بھی کتنی ہی زرہین دین۔ پھر قیس اپنی قوم کی طرف لوٹا۔ اور سب سامان تیار کر لیا۔ راستہ مین اوس کا گزر ربیع بن زیاد العبسی پر ہوا۔ قیس نے اوس سے اپنی مساعدت کے لئے کہا۔ کہ میرے باپ کے انتقام لینے مین میری مدد کر اوس نے منظور کیا۔ لیکن جب قیس وہان سے چلنے لگا۔ تو ربیع کی نظر اوس کے جامہ دانی پر پڑ ہی۔ ربیع نے پوچھا تیری خرجی مین کیا ہے۔ کہا ایک عجیب چیز ہے اگر تو دیکھے گا تو اچنبے مین رہ جاوے گا اور پھر سواری کو بٹھا کر خرجی سے اوس زرہ کو نکالا۔ اور ربیع کو دکھایا ربیع نے اوسے بہت پسند کیا۔ اور جب پہنا تو بدن پر ٹھیک نکلی۔ اسلئے اوس نے اوسے اپنے پاس رکھہ لیا۔ اور قیس کو واپس نہ دیا۔ قیس نے اوسے طلب کیا اور بہت پیغام سلام ہوے اور اوس نے اوس کا سخت تقاضا کیا۔ لیکن ربیع نے کسی طرح اوس کا واپس کرنا منظور نہ کیا۔ جب ایک مدت گزر گئی تو قیس نے اپنے اہل و عیال مکہ بھیجدئے۔ اور اُس

انتظار مین رہا کہ ربیع کی غفلت سے کچھ فائدہ اوٹھائے۔

پھر ربیع نے اپنے اونٹ وغیرہ ایک مرعیٰ کو نبھیجے جہان بہت گہاس تھی۔ اور اپنے اہل وعیال کو بھی روانہ کردیا۔ اور خود گھوڑے پر سوار منزل کو روانہ ہوا۔ یہ خبر قیس کو پہونچی۔ تو وہ بھی اپنے اہل اور بھائی بندون کو لیکر چلا اور ربیع کی عورتون سے معارض ہوا۔ اور فاطمہ بنت الخرشب ربیع کی مان اور اوس کی بی بی کے زمام پکڑی۔ فاطمہ ربیع کی مان نے کہا کہ قیس تو کیا چاہتا ہے۔ کہا تم میرے ساتھ مکہ کو چلو۔ مین تمہین اپنے زرہ کے عوض بیچ ڈالونگا۔ اوس نے کہا تو اچھا مین اوس کے دلادینی کی ذمہ دار ہون تو ہمین چھوڑ دے۔ قیس نے اونھین چھوڑ دیا۔ جب وہ اپنے بیٹے کے پاس آئی۔ تو اوس سے زرہ کا ذکر کیا۔ اوس نے قسم کھائی کہ مین اوس زرہ کو کبھی نہین واپس کرونگا۔ فاطمہ نے یہی بات قیس سے کہلا بھیجی۔ کہ ربیع نے ایسے ایسے کہا ہے۔ اسواسطے قیس نے ربیع کے اونٹ جاکر پکڑ لئے اور اون مین سے چارسو اونٹ ہنکا لکر مکہ لیگیا اور اونھین فروخت کرڈالا۔ اور اون کے بدلے مین گھوڑے خریدے ربیع نے اوسکا تعاقب کیا۔ مگر قیس کے گرد کو بھی نہ پہونچا۔ وہ فوراً نکل گیا

۸۲ داحس گہوڑا اور اوس کی پیدایش۔

قیس نے جو چیز بن اسوفت خریدی تھین انہین مین داحس وغبرا گھوڑے بھی تھے۔ مگر بعض لوگ یہ بھی بیان کرتے ہین۔ کہ داحس نبی یربوع کے گھوڑون مین کا ایک گھوڑا تھا۔ اور اسکا باپ نبی ضبہ کے ایک شخص انیف بن جبلہ کا گھوڑا تھا۔ اور اوس

گھوڑے کا نام سبط تھا۔ واحس کی مان یربوعی کی گھوڑی تھی اس یربوعی
نے اوس ضبی سے کہا۔ کہ اپنے گھوڑے سے میری گھوڑی کو گابن کرا دے
مگر اوس نے نہ مانا۔ جب رات ہوئی تو یربوعی نے ضبی کے گھوڑے کو پکڑا
اور اوس سے اپنی گھوڑی گابن کرا لی۔ لیکن اسی مین ضبی کی آنکھ جو کھلی
دیکھتا کیا ہے کہ اوس کا گھوڑا اپنے تھان پر نہین ہے۔ اسواسطے
اوس نے فریاد مچائی۔ اور لوگ دوڑے۔ اتنے مین اوس ضبی نے اوس
یربوعی کو پکڑ لیا۔ اور اون لوگون سے یہ سب حال کہا۔ ضبہ کو اس سے بڑا
غصہ آیا۔ اس لئے لاچار ہو کر یربوعی نے ضبہ سے کہا۔ کہ اچھا تم اپنے
گھوڑے کا نطفہ نکال لو۔ اور اوسے لیجاؤ۔ لوگون نے کہا ہان یہ انصاف
کی بات ہے۔ پھر اون لوگون مین سے ایک شخص نے گھوڑی کو پکڑا
اور اوس کے رحم مین ہانتھ ڈالکر جو کچھ ہاتھ مین آیا نکال لیا۔ لیکن اس سے
گابھ مین کچھ فرق نہ آیا۔ گھوڑی کو پیٹ رہ گیا اور ایک بچھیرا پیدا ہوا۔
اور اسی واسطے اوس کا نام واحس (خوشہ کا پہلون سے بھر جانے والا) ہوا۔

۸۳ قیس کی تاخت بنی یربوع پر اور داحس و غبرا کا اون سے لے لینا

اس انیف یربوعی کے دو بیٹے تھے۔ قیس بن زہیر نے
بنی یربوع پر تاخت کی۔ اور اونھین لوٹا اور اون کے
بچون کو پکڑ لایا۔ اور انیف کے دو نو بیٹون کو واحس اور غبرا گھوڑون پر
سوار دیکھا اور اون کا پیچھا کیا۔ کہ پکڑ لے۔ مگر اون کے گرد کو بھی نہ پھونچا
اور ناکام لوٹ آیا۔ ان لونڈی غلامون مین اون دو نو لڑکون کی مان اور
دو بہنین بھی تھین۔ قیس کے دل مین واحس و غبرا کا عشق لگ گیا تھا۔ یہ

واقعہ اوس سے پہلے کا ہے کہ ربیع سے اور قیس سے جھگڑا ہوا تھا۔ پھر بنی یربوع کے لوگ اسیرون کے اور لونڈی غلامون کے چھڑانے کو آئے۔ قیس نے سب کو چھوڑ دیا۔ مگر اون دونو لڑکون کی مان اور بہنون کو نہ چھوڑا اور کہا۔ کہ اگر وہ لڑکے اوس بچھیرے کو اور غبرا گھوڑی کو مجھے دیدین تو مین چھوڑ دونگا۔ ورنہ ہرگز نہ چھوڑونگا۔ لیکن لڑکون نے اون کے دینے سے انکار کیا۔ اسواسطے بریوع کے ایک شیخ نے جو قیس کے پاس اسیر تھا چند ابیات کہین اور اونھین اون لڑکون کے پاس بھیجدیا۔ وہ یہ ہین۔

اِنَّ مُهْرًا فدا الرَّبابَ وَجَمْلًا	وَسُعادَ الخَيرُ مُهْرٌ أُناسِ

جو بچھیرا کہ رباب اور جمل اور سعاد (مان بیٹیون) کے فدیہ مین دیا جائے وہ بہت ہی اچھا بچھیرا ہے

اِدْفَعُوا داحِسًا بِهِنَّ سِراعًا	اِنَّهَا مِنْ فَعالِهَا الأكْياسِ

واحس گھوڑے کو اون کے بدلہ جلدی دیدو۔ بنی یربوع کے یہ کام بہت ہی اچھی دانائی کے کام ہین

دُونَهَا وَالَّذِي يُحَجُّ لَهُ النّا	سُ سِرًا يا يُبْعَنَ بالأفْراسِ

اوس کی قسم ہو کہ جس کے واسطے لوگ حج کیا کرتے ہین کہ قیدی (کسی عمدہ چیز) گھوڑون کے عوض بک ہی ہین دیکھنے لو

اِنَّ قَيْسًا يَرَى الجَوادَ مِنَ الخَيـ	ـلِ حَياةً فِي مَتْلَفِ الأنْفاسِ

جس وقت کہ نفس تلف ہوتے ہون (یعنے میدان جنگ مین) اوسوقت قیس تیز رفتار گھوڑون کو حیات سمجھتا ہے

يَشْتَرِي الطِّرْفَ بِالجَوَاجِرَةِ الجُلّـ	ـةِ عَفْوًا بِغَيْرِ مَكاسِ

اور اسی جہ سے بڑی بڑی عمر کے اونٹ مفت بغیر تخفیف قیمت دیکر اچھے نجیب الطرفین گھوڑے خرید لیتا ہے

جب یہ ابیات بنی یربوع کے کانون مین پھونچین۔ تو وہ اون گھوڑون کو قیس کے

پاس لائے۔ اور اپنی عورتون کولے گئے۔ یہ بھی بعض لوگ کہتے ہین۔ کہ قیس نے واحس سے ایک گھوڑی کو گابن کرایا تھا۔ اور اوس سے ایک بچھیری پیدا ہوئی۔ اور اوس کا نام اوس نے غبرار کہا تھا۔

۸۴ قیس کا قریش کی مفاخرت سے آزردہ ہوکر بنی بدر مین چلا جانا۔

پھر قیس مکہ مین رہنے لگا۔ لیکن وہان کے رہنے والے اوسپر فخر کیا کرتے تھے۔ اور وہ بھی بڑا ہی فخر کرنیوالا تھا اسواسطے اون سے اور اوس سے بحث ہوا کرتی تھی اسپر قیس نے اون سے کہا۔ کہ تم اپنے کعبہ اور حرم کو تو رہنے دو۔ باقی جن باتون سے چاہو فخر کرو۔ عبداللہ بن جدعان نے کہا۔ اگر ہم بیت المعمور اور حرم آمن سے فخر نہ کرین گے تو پھر ہم اور کس چیز سے فخر کرین گے ہمارے فخر کی چیز تو یہی ہے۔ اسواسطے قیس کو اونکی مفاخرت پر رنج ہوا۔ اور وہان سے چلے جانے کا عزم کردیا۔ قریش اس سے خوش ہوے۔ کیونکہ وہ اوسکی مفاخرت سے ناراض تھے۔ قیس نے اپنے بھائیون سے کہا۔ کہ ان لوگون کے پاس سے چلدو۔ ورنہ ہم مین اور اون مین کچھ شر بڑھ جائیگا۔ اور چلو بنی بدر کے پاس چلین۔ وہ حسب مین ہمارے کفو اور نسب مین ہمارے بنی عم اور کرم مین ہماری قوم کے اشراف ہین۔ اور ایسے ہین کہ ربیع بھی اگر ہم وہان ہونگے تو ہم پر حملہ نہین کرسکتا ہے اس لئے قیس اور اوس کے بھائی بنی بدر مین جا ملے اور قیس نے وہان جاتے وقت یہ اشعار کہے تھے۔

اَسِیْرُ اِلٰی بَنِی بَدْرٍ بِاَمْرٍ	هُمُ فِیْهِ عَلَیْنَا بِالْخِیَارِ

مین نبی بدر کے پاس ایک کام کو جاتا ہون - اوس کام کے پورا کرنے کا اونہین ہی اختیار ہے

فَاِنْ قَبِلُوا الجوار فخیرُ قوم	وَاِنْ کَرِهُوا الجوار فغیرُ عارِ

اگر اونہون نے جوار دینا پسند کیا تو وہ لوگ سب سے اچھے لوگ ہین اور اگر پسند نہ کیا تب بھی کچھ عار نہین ہے

اتینا الحارث الخیر بن کعب	بنجران واہ لجا بجارِ

ہم حارث بن کعب کے پاس جو خیر کے ساتھ ملقب ہے نجران مین آئے - وہ اپنے پڑوسیون کے واسطے کیسا ہی اچھا پناہ دینے والا ہے

فجاورنا الذین اذا اتاهم	غریب حلّ فی سعة القرارِ

پھر ہم اون کے جوار مین جا رہے - جن کے پاس اگر کوئی غریب مسافر آتا ہے تو بڑے وسیع مکان مین اتارا جاتا ہے

فیامن فیهم ویکون منهم	بمنزلة الشعار من الدثارِ

اور اون مین امن پاتا ہے اور اون مین ایسا گھل مل جاتا ہے جیسے شعار دنیچے یا اندر کا کرتا) دثار (اوپر کے کرتے) سے ملا ہوا اور زیادہ اتصل ہوتا ہے

وَاِن نُفْرَد بحرب بنی ابینا	بلا جار فانّ الله جاری

اور اگر ہمارا کوئی اجارہ نہ کرے اور اپنے نبی ابی سے ہمین لڑنا پڑے تو ہمین اللہ پر توکل کرنا چاہئے وہ ہی ہمارا اجارہ کرنے والا ہے

پھر وہ بنی بدر مین جا کر اُترا - اور حذیفہ کے پاس فروکش ہوا - اوس نے اور اون کے بھائی حمل بن بدر نے اوسے اپنے اجارہ مین لے لیا - اور وہ وہان رہنے لگا -

۸۵ حذیفہ کا قیس کے گھوڑون سے حسد اور ربیع کا اوسے قیس کے اجارہ سے منع کرنا

قیس کے پاس اور نیز قیس کے بھائیون کے پاس کچھ گھوڑے تھے کہ جن کا نظیر اوس وقت عرب بھر مین نہ تھا اور حذیفہ صبح و شام دونو وقت قیس کے پاس آتا اور اونھین دیکھتا تھا - اور حسد کی نگاہ سے اونھین تکتا تھا - مگر اپنا حسد دل مین رکھتا تھا کچھ زبان سے نہین کہتا تھا - قیس اون مین ایک مدت تک رہا

اور وہ اوس کی اور اوس کے بھائیون کی تعظیم و تکریم کرتے رہے۔ اس سے ربیع کو اون پر بڑا غصہ آیا۔ اور اون سے بغض کرنے لگا۔ اور اونکی طرف یہ بیتین لکھکر بھیجین۔

اَلَا اَبْلِغْ بَنِی بَدْرٍ رَسُوْلًا	عَلٰی مَا کَانَ مِنْ شَنَأٍ وَّ وِتْرٍ

اے قاصد تو بنی بدر کے پاس کینہ اور جوشِ انتقام کے حال کا خط پہونچا دے

بِاَنِّیْ لَمْ اَزَلْ لَکُمْ صَدِیْقًا	اُدَافِعُ عَنْ فَزَارَۃَ کُلَّ اَمْرٍ

اور کہدے کہ مین تو ہمیشہ سے تمہارا دوست رہا ہون۔ اور فزازہ پر جب کوئی معاملہ آکر پڑا ہے تو مین نے اوسکا دفعیہ کیا ہے

اُسَالِمُ سِلْمَکُمْ وَاَرُدُّ عَنْکُمْ	فَوَارِسَ اَهْلِ نَجْرَانٍ وَّحَجْرٍ

جس سے تم صلح کرتے ہو مین بھی اوس سے صلح کرتا ہون۔ اور جب نجران اور حجر کے سوار تم پر آتے ہین تو مین اونہین مارہٹاتا ہون

وَکَانَ اَبِیْ ابْنَ عَمِّکُمْ زِیَادٌ	صَفِیَّ اَبِیْکُمْ بَدْرِ بْنِ عَمْرٍو

میرا باپ زیاد تمہارے چچا کا بیٹا تمہارے باپ بدر بن عمرو کا دلی دوست تھا۔

فَاَلْجَاْتُمْ اَخَا الْغَدَرَاتِ قَیْسًا	فَقَدْ اَوْغَمْتُمْ اِیْغَارَ صَدْرِیْ

تم نے بڑے مکار اور فریبی قیس کو پناہ دی ہے۔ جس سے میرے سینہ کو تم نے غضب سے بھر دیا ہے

فَحَسْبِیْ مِنْ حُذَیْفَۃَ ضَمُّ قَیْسٍ	وَکَانَ الْبَدْءُ مِنْ حَمَلِ بْنِ بَدْرٍ

حذیفہ سے رنج کرنیکے لئے مجھے یہی کافی ہے کہ اوس نے قیس کو اپنے ساتھ ملالیا۔ اور اوسکی ابتدا حمل بن بدر نے کی ہے

فَاِمَّا تَرْجِعُوْا اَرْجِعْ اِلَیْکُمْ	وَاِنْ تَاْبَوْا فَقَدْ وَسِعَتْ عُذْرِیْ

اگر تم اس بات کو چھوڑدو تو مین بھی جو میرے دل مین رنج ہے اوسے دور کردونگا۔ اور اگر تم میری بات کو نہ مانوگے تو مجھ جو مین کرون اسمین عذر کیلئے بڑی گنجائش ہے

مگر بنی بدر نے قیس کو جوار دینے مین اس بات سے کچھ بھی تغیر نہین کیا۔ تب تو ربیع کو بڑا غصہ آیا۔ اور اوس کے ساتھ بنی عبس نے بھی خوب غصہ کیا۔

۸۶ ورد اور حذیفہ کی قیس اور حذیفہ کے گھوڑونکی تیز رفتاری کی نسبت شرط لگانا

پھر حذیفہ کچھ قیس سے ناراض ہوگیا۔ اور چاہا۔ کہ اوسے اپنے یہان سے نکالدے۔ مگر ایسی کوئی حجت اوسے نہ ملی کہ جس سے وہ اوسے اپنے یہان سے نکالدیتا۔ اسی مین قیس نے عمرہ کا ارادہ کیا۔ اور اپنے اصحاب سے کہا کہ مین نے عمرہ کا ارادہ کیا ہے۔ تم کو چاہئے کہ تم خدیفہ سے کسی بات مین بحث نہ کرو۔ جو کچھ وہ کہے اوس کی تم برداشت کرو اور اوسوقت تک کہ مین لوٹکر نہ آؤن اوسکو کچھ جواب نہ دو۔ مین اوس کے چہرہ سے شرارت کے آثار پاتا ہون مگر اوس وقت تک اوسکو اپنے دل مین ہوس نکالنے کا موقع نہین مل سکتا ہے۔ جب تک کہ تم گھوڑون پر شرطین نہ بدو قیس کی رائے بہت ہی اچھی ہوتی تھی۔ جب کسی کام کا ارادہ کرتا تو اوس مین اوسے خطا نہین ہوتی تھی یہ کھکر وہ مکہ چلا گیا۔

پھر عبس کا ایک جوان ورد بن مالک نام حذیفہ کے پاس آیا۔ اور اوس کے پاس ٹھر کر بات چیت مین کہا۔ اگر تو قیس کے کسی سانڈ گھوڑے کا بچہ لے لے تو اوس سے تیرے یہان بھی اصیل گھوڑے پیدا ہونے لگین خدیفہ نے کہا قیس کے گھوڑون سے تو میرے گھوڑے اچھے ہین۔ اور اس باب مین ایسا اصرار کیا کہ حذیفہ اور ورد نے قیس کے دو گھوڑون سے شرطین بدین۔ اور شرط مین دس اذواد یعنی سو اونٹ ٹھرے (اذواد یا ذود تین سے دس اونٹون تک کو کہتے ہین) پھر ورد چلدیا اور مکہ مین قیس کے پاس آیا۔ اور اوس کو یہ سارا حال سنایا۔ قیس نے کہا

تو تو نے بہت بُرا کیا۔ مجھے تو نے نبی بدر سے الجھادیا اور تو بھی میرے ساتھ اُلجھ گیا۔ خدیفہ بڑا بے انصاف ہے۔ وہ حق کی بات سے کبھی خوش نہین ہوتا اور ہم اوس کے ظلم کی برداشت نہین کرسکین گے۔

پھر قیس عمرہ سے لوٹا۔ اور اپنی قوم کو آکر جمع کیا۔ اور سوار ہوکر خدیفہ کے پاس گیا۔ اور اوس سے کہا۔ کہ اس شرط کو توڑ ڈالے۔ مگر اوس نے نہ مانا۔ اس پر فزارہ اور عبس کے کتنے ہی آدمیون نے جاکر اوس سے شرط توڑنے کے لئے کہا۔ مگر اوس نے تب بھی نہ مانا۔ اور کہا کہ اگر قیس یہ کہدے کہ مین جیتا تو مین مان لونگا۔ ورنہ کسی طرح شرط نہ توڑونگا۔ اسپر ابو جعدہ الفزاری نے یہ اشعار کہے۔

اٰلَ بَدْرٍ دَعُوا الرِّهَانَ فَاِنَّا	قَدْ مَلَلْنَا اللَّجَاجَ عِنْدَ الرِّهَانِ
اے آل بدر تم شرط کو توڑ دو۔ اس شرط کے قایم رکھنے مین جو تم ضد اور زیادتی کرتے ہو اوس سے ہمکو رنج ہوتا ہے	
وَدَعُوا الْمَرْءَ فِی فَزَارَۃَ جَارًا	اِنَّ مَا غَابَ عَنْکُمْ کَالْعِیَانِ
جو شخص کہ تمہارے یہان ٹہرا ہوا ہے اوسے فزارہ مین جار رہنے دو نہین تو جو کچھ فساد تمہاری نظرون سے چھپا ہوا ہے تو وہ ہماری نظرون مین ظاہر کہائی دیتا ہے	
لَیْتَ شِعْرِی مِنْ هَاشِمٍ وَحُصَیْنٍ	وَابْنِ عَوْفٍ وَحَارِثٍ وَسِنَانِ
کاشکے مین اس بات کو جان جاتا کہ یہ جو تو قیس پر زیادتی کرتا ہے اسکو ہاشم اور حصین اور ابن عوف اور حارث اور سنان نہین گے	
حِیْنَ یَاْتِیْهِمْ لِحَاجِكَ قَیْسًا	وَاَیُّ صَاحٍ اَتَیْتَ اَمْ نَشْوَانِ
تو کیا کہین گے۔ یا تو کسی ہوش والے یا نشہ والے کے ہی پاس آوے گا تو وہ اوسے سنکر کیا کہین گے	

پھر خدیفہ کے بھائیون نے اور نیز اوس کے بڑے بڑے اصحاب نے بھی اوس سے شرط کے توڑ دینے کو کہا۔ مگر پھر بھی وہ زیادتی سے باز نہ آیا۔

۸۷ واحس وغبرا اور خطار وخنفا گھوڑے اور شرط اور غایت کی تعداد اور حذیفہ کا واحس کے بدکانے کو ایک آدمی کا کہڑا کرنا

پھر قیس نے حذیفہ سے کہا۔ کہ تو کس بات کی شرط مجھ سے بدتا ہے۔ کہا۔ مین تیرے دو نو گھوڑون واحس اور غبرا اور اپنے دو نو گھوڑون خطّار اور خَنفا سے شرط بدتا ہون ایک روایت یہ بھی ہے۔ کہ شرط واحس اور غبرا کے ہی نسبت تھی۔ قیس کہتا تھا۔ کہ واحس تیز ہے۔ اور حذیفہ کہتا تھا کہ غبرا تیز ہے۔ اور حذیفہ نے قیس سے کہا تھا کہ مین اس شرط سے تجھے دکھا دونگا کہ گھوڑون کی بصارت تیرے بہ نسبت مجھے زیادہ ہے۔ مگر اول روایت اصح ہے۔ غرض جب حذیفہ نے نہ مانا تو قیس نے کہا اچھا تو غایتہ ایسی تجویز کیجئے کہ جس مین کچھ آسایش رہے۔ اور بازی کی تعداد بڑھا دیجئے حذیفہ نے کہا اُبلی سے لیکر ذات الآصاد مقام تک غایت ہے جنمین ایک سو بیس تیر پرتاب کا فاصلہ تھا۔ اور بازی سو اونٹ کی ہے۔ پھر فریقین نے گھوڑون کو دبلا کیا اور جب اوس سے فارغ ہو گئے۔ تو گھوڑ دوڑ کے میدان مین گھوڑون کو لے گئے۔ اور سب جمع ہو گئے اور ہتیار باندہ کر میدان مین آئے۔ اور عقال بن مروان بن الحکم قیسی کو بازی کا پنچ مقرر کیا۔ اور گھوڑون کی سواری کے واسطے تین آدمی تجویز کئے گئے۔

اور حذیفہ نے بنی اسد کے ایک شخص کو راستہ مین کھڑا کر دیا۔ کہ اگر واحس آگے نکل جاوے تو اوسے وادی ذات الآصاد مین ڈالدے اور وادی کے نیچے کی طرف کو اوسے ہنکال دے۔

۸۸ واحس کے روکنے پر قیس اور حذیفہ مین اختلاف پڑنا

پھر جب گھوڑے چھوڑے گئے۔ تو واحس کھلم کھلا آگے

ہو گیا۔ اور سب لوگ اوسے دیکھ رہے تھے۔ اور قیس اور حذیفہ انتہاے غایت پر کھڑے ہوے تھے اور اون کے ساتھ اون کے تمام دونوں قوموں کے آدمی تھے۔ جب واحس وادی مین پہنچ کو گیا۔ تو وہ اسدی اوس کے آگے آگیا۔ اور گھوڑے کے منہ پر ایک طمانچہ مارا۔ اور اوسے پانی مین ڈالدیا۔ کہ جس سے وہ اور اوسکا سوار ڈوبتے ڈوبتے بچے۔ اور اوس وقت تک وہان سے واحس نہ نکل سکا۔ کہ گھوڑے اوس سے نہ نکل گئے۔ جب غبرا کے سوار نے دیکھا۔ کہ واحس کو وادی مین دیر ہو گئی۔ تو اوس نے اوس کا راستہ چھوڑ دیا۔ اور بچکر آگے راستہ مین پھر پڑ گیا۔ اور حذیفہ کے دونو گھوڑون سے جاملا۔ پھر خنفا بھی پیچھے رہ گئی۔ اور غبرا اور خطار ہی باقی رہ گئے۔ ان دونو کی یہ حالت تھی کہ جب پتھر کا راستہ آتا تو خطار آگے نکل جاتا اور جب ہموار میدان آتا تو غبرا آگے ہو جاتی۔ جب دونو گھوڑے آدمیون کے قریب آئے۔ تو وہان ایسی زمین تھی جسمین پانون دہستے تھے اس سے خطار آگے ہو گیا۔ اس پر حذیفہ نے کہا۔ قیس مین تجھ سے بازی جیت گیا۔ قیس نے کہا رُوَیْدَكَ يَعْلُونَ الجَدَدَ (ٹھہر وہ اب اوپر سخت زمین مین آئینگی) یہ ایک مثل ہو گئی ہے۔ پھر جب وہ ہموار زمین مین آئی تو حذیفہ نے کہا۔ واللہ ہمارے آدمی نے ہمین دہوکا دیا۔ قیس نے کہا۔ تَرَكَ الخِدَاعَ مَنْ أَجْرَى مِنْ مِائَةٍ وَعِشْرِينَ (یعنی اوس شخص نے کہ جس نے ایک سو بیس تیر پرتاب گھوڑا چلایا ظاہر ہے کہ دہوکا نہین کیا ہے) یہ بھی ایک مثل ہو گئی ہے۔ پھر غبرا سب سے آگے آئی اور

اوس کے بعد خطار حذیفہ کا گھوڑا پھر اوس کے بعد حنفا گھوڑی آئی۔ پھر اسکے بعد واحس آیا۔ غلام اوسے آہستہ آہستہ لے آرہا تھا۔ غلام نے وہ سب حال قیس سے کہا جو اوس پر گزرا تھا۔ حذیفہ نے اس سے انکار کیا۔ اور زبردستی سبقت کا دعوی کیا۔ اور کہا میرے دونو گھوڑے یکے بعد دیگرے آئے ہین۔ پھر قیس اور اوس کے ساتھی اوس مقام پر گئے۔ جہان واحس کو روکا گیا تھا۔ اور اوسے جاکر دیکھا۔ اور اون مین اختلاف پڑگیا۔

۸۹ قیس حذیفہ مین شر و فساد کا بڑھ جانا اور قیس کا ندبہ کو قتل کرکے بھاگنا۔

جب اسکی خبر ربیع کو پھونچی۔ تو وہ خوش ہوا۔ اور اپنے دوستون سے کہا۔ کہ واللہ قیس ہلاک ہوگیا۔ اور مین خوب جانتا ہون کہ اگر حذیفہ نے اوسے قتل نہ کردیا۔ تو وہ تمہارے پاس جوار طلب کرتا ہوا آئیگا۔ اور اوسوقت ہمکو اپنے ساتھ ملائے بغیر کوئی چارہ نہ ہوگا۔ پھر اوس اسدی کو اس بات پر ندامت ہوئی کہ مین نے واحس کو کیون روکا تھا۔ اسواسطے قیس کے پاس آیا۔ اور جو کچھ اوس نے کیا تھا اوس کا اعتراف کیا۔ حذیفہ نے اس سے اوسے گالیان دین۔ پھر بنی بدر نے قیس کی اور اوس کے بھائیون کی بے حرمتی کرنی شروع کی اور اونھین باتون مین ایذا دینے لگے۔ اس پر قیس نے بھی اونھین ڈانٹا۔ اس سے اونھون نے قیس کے ساتھ اور بھی سرکشی کی۔ اور فحش باتین بکنے لگے۔ پھر قیس اور حذیفہ دونو نے اپنے اپنے مخالف کی سبقت سے انکار کیا اور یہان تک نوبت پھونچ گئی۔ کہ ہاتا پائی ہوجائے۔ لیکن لوگ بیچ مین آگئے اور الگ الگ کردیا اور اونھین معلوم ہوگیا کہ حذیفہ کی زیادتی ہے۔ پھر

حذیفہ نے اپنے بیٹے ندبہ کو قیس کے پاس بھیجا - اور شرط کے ادا کرنے کا
مطالبہ کیا - جب ندبہ قیس کے پاس آیا - اور اوس نے باپ کا پیغام سنایا -
تو قیس نے اوس کے ایک برچھا مارا اور جان سے مار ڈالا - اور اوس کا
گھوڑا بے سوار کے اوس کے باپ کے پاس پھونچا - قیس نے بنی عبس مین
کوچ کی منادی کرادی - اور وہ سب چلدئے - اور جب گھوڑا حذیفہ کے
پاس پھونچا - تو اوس نے جانا کہ اوسکا بیٹا مارا گیا - اوس نے لوگون مین
فریاد مچائی - اور اپنے لوگون کو ساتھ لیکر سوار ہوا - اور جہان بنی عبس
رہتے تھے وہان آیا - دیکھا تو اون کے گھر خالی پڑے ہین - اور اوس کا
بیٹا مرا پڑا ہے - تو گھوڑے سے اُترا - اور اوس کی دونو آنکھون پر بوسہ
دیا - اور لوگون نے اوسے وہان دفن کردیا -

۹۰ حذیفہ کا مالک بن زہیر کو مارنا اور بنی قیس کا اوس سے ناراض ہونا -

مالک بن زہیر قیس کا بھائی فزارہ مین بیاہا ہوا تھا - اور اونھین مین رہتا تھا قیس نے اوس سے کہلا بھیجا - کہ مین نے ندبہ بن حذیفہ کو مار ڈالا ہے - اور وہان
سے چلدیا ہون - تو بھی وہان سے نکل آ - نہین تو تو مارا جائیگا - اوس نے کہا
قیس جانے اور قیس کی خطا جانے - مجھسے کیا واسطہ ہے وہان سے نہ نکلا -
پھر قیس نے ربیع بن زیاد کے پاس آدمی بھیجا - کہ مین تیرے پاس
آتا ہون - اور وہان رہونگا - تم ہمارے عشیرہ اور اہل ہو - ربیع نے ہان
نان کا جواب کچھ نہ دیا - اور اس مین فکر کرنے لگا - کہ کیا کیا جائے - پھر بنی بدر
نے مالک بن زہیر قیس کے بھائی کو قتل کردیا - جو اون مین رہا کرتا تھا - اسکی

خبر عبس مین اور نیز ربیع بن زیاد کو پھونچی۔ اوسکا قتل ان لوگون کو بڑا ناگوار گزرا۔ اور ربیع نے قیس کے پاس جاسوس بھیجا۔ کہ وہ اوس کے دل کی خبر لائے۔ اس جاسوس نے قیس کی زبان سے یہ اشعار سنے۔

أينجو بنو بدر بمقتل مالك ‏ ‏ ‏ ويخذلنا في النائبات ربيع

کیا بنی بدر مالک کو قتل کرکے بچ جائینگے۔ اور ربیع ہمین مصائب مین چھوڑ کر الگ ہوجائے گا

وكان زياد قبله يتقى به ‏ ‏ ‏ من الدهر إن يوم ألم فظيع

اوسکا باپ زیاد تو اوس سے پہلے ایسا تھا کہ اگر کسی پر کوئی برا وقت آپڑتا تو لوگ اوسے پناہ لیا کرتے اور وہ اونھین بچایا کرتا تھا

فقل لربيع يحتذي فعل شيخه ‏ ‏ ‏ وما الناس إلا حافظ ومضيع

اسلیے ربیع سے کہدو کہ اپنے باپ کی پیروی کرے اور لوگ سپوت اور کپوت دو ہی طرح کے ہوا کرتے ہین۔ یا تو باپ کی عزت کی حفاظت کرتے ہین یا اوسے ضایع کردیتے ہین

والا فما لي في البلاد إقامة ‏ ‏ ‏ وامر بني بدر علي جميع

اگر ربیع نے ہمارا ساتھ نہ دیا تو مجھکو اس ملک مین اقامت دشوار ہوجائیگی اور بنی بدر کا سب معاملہ میرے اکیلے ہی کے اوپر آن پڑیگا

پھر یہ شخص ان اشعار کو سنکر ربیع کے پاس لوٹ گیا۔ اور اوسے جاکر یہ شعر سنائے۔ اس سے ربیع مالک پر رو دیڑا۔ اور کہنے لگا۔

منع الرقاد فما أغمض ساعة ‏ ‏ ‏ جزعا من الخبر العظيم الساري

اس بڑی بھاری خبر سے جو مشہور ہوئی ہے نیند جاتی رہی ہے اور مین اوسکے اضطراب سے ایک ساعت بھی آنکھین بند نہین کرسکتا

أفبعد مقتل مالك بن زهير ‏ ‏ ‏ ترجو النساء عواقب الأطهار

کیا مالک بن زہیر کے قتل کے بعد بھی طہر کے عواقب کی (یعنی اولاد کی) عورتون کو امید ہوسکتی ہے کہ ایسے بچے پھر بھی پیدا کرینگے

من كان محزونا بمقتل مالك ‏ ‏ ‏ فليأت نسوتنا بوجه نهار

جس شخص کو مالک کے قتل سے رنج ہوا ہو اوسے چاہیے کہ دن دوپہر ہماری عورتون کے پاس آئے اور دیکھے تو اوسے

يجد النساء حواسراً يندبنه	ويقمن قبل تبلج الأسحار

معلوم ہوگا کہ ہماری عورتین ننگے سر اوسے روتی اور سحر کے روشن ہونے سے قبل اوسکے لئے اٹھتی ہین -

يضربن حر وجوههن على فتى	ضخم الدسيعة غير ما خوار

اور ایک جوان پر جو بڑا بخشش والا اور دلاور تھا اپنے رخسارون کو پیٹتی ہین ؂

قد كن يكنن الوجوه تستراً	فاليوم حين برزن للنظار

ایک دن وہ تھا کہ وہ اپنے چہرون کو پردہ مین چھپاتی تھین - مگر آج دیکھو تو وہ دیکھنے والونکی نظرون کے سامنے کُھلی ہوئی ہین

یہ ایک بہت بڑا قصیدہ ہے -

۹۱ قیس اور ربیع کا اتفاق اور عنترہ کا مرثیہ مالک پر

جب قیس نے یہ اشعار سنے تو خود بھی سوار ہوا - اور اپنے اہل وعیال کو بھی سوار کرایا - اور ربیع ابن زیاد کے پاس سب کے سب گئے - دیکھا تو وہ ہتھیارون کی درستی کر رہا ہے - قیس اوس کے پاس جا کر اُترا - اور ربیع کھڑا ہوکر اوس سے گلے ملا - اور دونو روئے - اور مالک کے قتل کے سبب سے دونو نے اضطراب کا اظہار کیا - اور دونو کے ساتھی ایک دوسرے سے ملے - اور وہان فروکش ہوے قیس نے پھر ربیع سے کہا - جس نے تیرے پاس آکر پناہ لی ہے - اور تجھ سے استعانت کی ہے - پھر تجھ سے کبھی نہین بھاگا اور نہ الگ ہوا ہے - مین نے تیرے ساتھ اگر ایک دن برائی کی ہے تو تو میرے ساتھ دو دن برائی کر - مین اگر سردار ہون تو قوم کے سبب سے سردار ہون - لیکن میری قوم تیرے ساتھ ہے - مالک کے سبب سے قوم کا نقصان ہوا ہے - مین یہ نہین چاہتا کہ شر کو بڑھاؤن

کیونکہ اگر مین بنی بدر سے لڑون - تو بنی ذبیان اون کا ساتھ دینگے
اور جب بنی ذبیان اونکی نصرت کرین گے - تو بنی عبس میرا ساتھ چھوڑ دینگے
اگر تونے اونھین جمع نہ کیا - تو وہ میرے ساتھ کبھی نہین ہو سکتے - اور
خون مین مین اور بنی بدر کے لوگ دو نو برابر ہین - مین نے اون کے
بیٹے کو قتل کیا ہے اور اونھون نے میرے بھائی کو مارا ہے - اگر تو
میری مدد کریگا - تو میرا حوصلہ اون سے بدلہ لینے کا ہو جائیگا - اور اگر
تونے مجھے چھوڑ دیا - تو وہ مجھ سے بدلہ کی خواہش کرین گے -

ربیع نے کہا یہ تو بالکل بے فائدہ بات ہے کہ مین تیری فضیلت کو ایسا
ہی نہ سمجھون جیسی خود میری فضیلت ہے اور تو میرے منفعت کو ایسا ہی
نہ سمجھے کہ وہ خود تیری منفعت ہے - مالک کے قتل سے مجھکو بڑا رنج ہوا ہے
تو اس معاملہ مین ظالم بھی ہے اور مظلوم بھی - اونھون نے گھوڑون
کے باب مین تجھ پر ظلم کیا - اور تونے اون کا آدمی مار ڈالنے مین اون پر
ظلم کیا ہے - اونھون نے اپنے بیٹے کے عوض تیرے بھائی کو مار ڈالا ہے
اب اگر وہ تیرے بھائی کے خون کو اپنے بیٹے کے خون کے برابر نہ سمجھین
اور شاید لڑائی اٹھ کھڑی ہو تو مین تیرا ساتھی ہون لیکن میرے نزدیک
مسالمت و مصالحت اون سے بہتر ہے - تاکہ تجھے تنہا ہو از ن سے
لڑائی کی فرصت مل جائے -

پھر قیس نے اپنے اہل و عیال وغیرہ کو بلایا - اور وہ آکر ربیع کے
پاس قیام پذیر ہوے - اسوقت عنترہ بن شداد نے مالک کے قتل کی نسبت

ایک مرثیہ کہا تھا اوسمین کے کچھ شعر یہ ہین۔

فَلِلّٰهِ عَينا مَن رَأى مثلَ مالكٍ	عَقِيرةَ قومٍ أن جرى فرسان

الله الله کہین دو آنکھین ایسی بھی ہین جنہون نے مالک کی طرح کا کوئی شخص دیکھا ہو جسے ایسے لوگون نے مارا ہو کہ جن کے درمیان دو گھوڑے دوڑے تھے

فَلَيتَهما لم يُطعَما الدهرَ بعدها	وليتَهما لم يُجمَعا لرِهان

کیا اچھا ہوتا جو اُس دن دونو گھوڑے بکو رہان اور شرط بدنیکے بعد کھانے کو کبھی نہ دیا جاتا جس سے وہ مرجاتے اور مالک قتل نہ ہوتا اور کیا اچھا ہوتا کہ وہ دونو گھوڑے جمع نہ ہوتے دوڑ مین ہی

لقد جَلَبا جَلباً لِمَصرعِ مالكٍ	وكان كريماً ماجداً لِهِجانِ

اون گھوڑون نے ایک ایسا شور مچایا کہ جس سے مالک کا قتل ہوا۔ وہ بڑا کریم اور ماجد اور شریف عورتون کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا

وكان إذا ما كان يومُ كريهةٍ	فقد علموا أنّي وهو فتيان

جب کبھی لڑائی کی مصیبت کا دن ہوتا تو لوگ جانتے تھے۔ کہ اوسوقت وہ اور مین دو ہی دلاور جوان ہین۔

وكُنّا لدى الهيجاءِ نحمي نساءَنا	ونضربُ عند الكربِ كلَّ بَنانِ

لڑائی کے وقت ہم اور وہ اپنی عورتون کی حفاظت وحمایت کرتے اور سختی اور مصیبت کے وقت تمام دشمنون کی اونگلیون کو کاٹتے تھے

فسوف ترى إن كنتُ بعدك باقياً	وأمكنني دهري وطولُ زماني

اگر مین تیرے بعد باقی رہ گیا اور کچھ مدت تک زمانے نے مہلت اور قوت دی تو تو جو مین کردن گا دیکھ لے گا

فأُقسِمُ حقّاً لو بقيتَ لنظرةٍ	لقرّت بها العينان حين تراني

مین خدا کی قسم کہاتا ہون کہ اگر ایک نظر ہی تجھے دیکھنے کا موقع مل گیا تو تیری آنکھین مجھے دیکھکر بہت جلد ٹھنڈی ہو جاینگی یعنی مین تیرا انتقام لے لونگا

۹۲ ربیع کا خذیفہ کے جوار مین جانا اور مالک کے قتل پر وہان سے بھاگنا۔

جب یہ بات خذیفہ کو معلوم ہوئی۔ کہ ربیع اور قیس نے اتفاق کرلیا تو اوسے بڑا شاق گزرا۔ اور پھر مستعد ہوگیا۔ کہ جو بلا پڑیگی اوسے جھیلونگا۔ ایک روایت اس طرح بھی ہے۔ کہ بلاد عبس مین اسوقت قحط سالی ہوگئی تھی۔ اسواسطے

وہان کے رہنے والے بلاد فزارہ مین دانہ پانی کے واسطے چلے گئے تھے
اور ربیع نے حذیفہ سے استجارہ کیا اور وہان رہنے لگا تھا۔ پھر جب
اوس نے سنا کہ مالک مارا گیا۔ تو حذیفہ سے کہا۔ کہ تین دن کی مہلت کا میرا
حق ہے۔ یہ تو مجھے دے اسمین مین یہان سے چلا جاؤنگا۔ حذیفہ نے
کہا اچھا۔ تین دن کی مہلت ہے۔ پھر ربیع بنی فزارہ سے چلا گیا۔ جب حمل
بن بدر نے سنا کہ ربیع چلا گیا تو اپنے بھائی حذیفہ سے کہا۔ یہ کیا غضب کیا۔
کہ تونے مالک کو مار ڈالا۔ اور ربیع کو یہان سے چلا جانے دیا وہ تو تجھ پر
آگ جلائے گا۔ اسواسطے حذیفہ اور حمل دونو سوار ہوے۔ کہ ربیع کا
جاکر کام تمام کردین۔ مگر ربیع فوراً نکل گیا۔ اور اون کے ہاتھ نہ آیا۔ اس سے
وہ خوب جان گئے۔ کہ ربیع کے دل مین شر کی نیت ہے۔ اور وہ فساد کریگا

۹۳ فزارہ اور عبس کی پہلی لڑائی اور حذیفہ کی گرفتاری اور دونو فریق مین صلح۔

غرض ادہر تو قیس اور ربیع متفق ہوے۔ اور اُدہر حذیفہ
نے اپنی قوم کو جمع کیا اور سب نے ملکر عبس کے برخلاف
عہد و پیمان کئے۔ اور ربیع اور قیس نے اپنی قوم کو جمع کیا
اور لڑائی کے لئے تیار ہوے۔ پھر فزارہ نے بنی عبس پر تاخت کی۔ اور
کچھ جانور اور آدمی پکڑلے گئے۔ اس سے عبس جوش مین آگئے۔ اور غارت کے
واسطے مجتمع ہوے۔ مگر فزارہ کو اسکی خبر پھونچ گئی۔ اس لئے وہ بھی ان کے
مقابلہ کو نکلے۔ اور ایک چشمہ پر جس کا نام عذق تھا اون کا مقابلہ ہوا۔ یہ لڑائی
ان قومون کے درمیان سب سے اول لڑائی ہوئی ہے۔ اسوقت دونو فریق
خوب لڑے۔ اور عوف بن یزید (نہین بلکہ ابن بدر) مارا گیا اوسے جندب

بن خلف العبسی نے قتل کیا تھا۔ پھر فزارہ بھاگ گئے۔ اور بہت کثرت سے مارے گئے اور ربیع ابن زیاد نے حذیفہ بن بدر کو گرفتار کر لیا۔ حُر بن حارث العبسی نے یہ نذر مانی تھی۔ کہ اگر کسی طرح حذیفہ قابو مین آجائے گا تو وہ اوسے تلوار سے مارینگا۔ اور اوس کے پاس ایک قاطع تلوار تھی جس کا نام اَصرم (بہت کاٹنے والی) تھا جب حذیفہ قید ہوگیا۔ تو اوس نے چاہا کہ اپنی نذر پوری کرنے کے واسطے اوسے تلوار سے مار ڈالے اسواسطے ربیع نے حر کی بی بی سے کھلا بھیجا۔ تو اوس نے اپنے شوہر کی تلوار چھپا دی۔ اور لوگون نے اوس سے کہا۔ کہ حذیفہ کو نہ مارے۔ اوس کا قتل بڑی آفتین برپا کریگا اور نتیجہ اوسکا بہت بُرا ہوگا۔ مگر حر نے نہ مانا۔ اور کہا کہ مین تو ضرور ہی اوسے مارونگا۔ اسواسطے لوگون نے حذیفہ پر اونٹ کی پالان ڈالدی۔ پھر حر نے تلوار ماری۔ اور تلوار نے اوسے نہ کاٹا۔ اور حذیفہ قید مین پڑا رہا۔ اسوسطے غطفان جمع ہوے اور سب نے صلح کے لئے کوشش کی۔ پھر اس بات پر صلح ہوئی۔ کہ بدر بن حذیفہ کے خون کے عوض مین مالک بن زہیر کا خون سمجھا جائے۔ اور عوف بن بدر کا خون بہا دیا جائے۔ اور جو حذیفہ کے حر نے تلوار ماری ہے اوس کے عوض دوسو اونٹ دئے جائین۔ اور وہ سب کے سب اونٹنیان ہون جو دس دس مہینے کی گابھن ہون۔ اور چار غلام بھی اونکے ساتھ ہون۔ اور وہ لوگ جو فزارہ کی لڑائی مین مارے گئے اون کا خون حذیفہ نے معاف کر دیا۔ اور قید سے چھوڑ دیا گیا۔

۹۴ سنان کے بھڑکانے سے حذیفہ کا صلح توڑنا اور انصار کا صلح کیلئے کوشش کرنا مگر کچھ اثر مترتب نہ ہونا

جب حذیفہ اپنی قوم مین لوٹکر گیا۔ تو اوسے اس صلح پر

بڑی ندامت ہوئی۔ اور بنی عبس کو بُرے الفاظ مین یاد کرنے لگا۔ اور قیس بن
زہیر اور عمارۃ بن زیاد دو نو سوار ہو کر حذیفہ کے پاس گئے۔ اور اوس سے
بات چیت کی۔ اور حذیفہ اون کے ساتھ اتفاق کے لئے رضامند ہو گیا۔
اور یہ بھی اقرار کر لیا۔ کہ جو اونٹ اون سے لئے ہین اونھین واپس کر دیگا
اسوقت یہ اونٹنیان بیاہ چکی تھین۔ اور اون کے بچے پیدا ہو گئے تھے
اسی اثنا مین کہین سنان بن ابی حارثۃ المری بنی فزارہ مین آگیا۔
اور حذیفہ نے جو صلح کر لی تھی اس رائے کو اوس نے بُرا بتایا۔ اور کہا اگر تجھے
ایسی ہی صلح کرنا ہے تو لاغر اور دُبلے اونٹ اونھین دیدے اور اون کے
اونٹ رکھ لے۔ اور اون کے بچے بھی رکھ لے۔ حذیفہ نے بھی اس رائے
سے موافقت کی۔ لیکن اس بات کو قیس اور عمارہ نے منظور نہین کیا۔
ایک روایت مین ہے کہ جو اونٹ ان لوگون نے حذیفہ سے طلب کئے تھے
وہ وہ اونٹ تھے جو اوس نے قیس سے شرط کی بابت لئے تھے۔ اور یہ بھی کہتے ہین۔ کہ
مالک بن زہیر اس واقعہ کے بعد قتل ہوا تھا۔ چنانچہ حمید بن بدر۔ اس باب مین
کہتا ہے۔

قَتَلْنَا بِعَوْفٍ مَالِکًا وَهُوَ ثَارُنَا		وَمَنْ یَبْتَدِعْ شَیْئًا سِوَی الْحَقِّ یَظْلِمُ

ہم نے عوف کے عوض مالک بن زہیر کو قتل کیا تھا۔ اور اپنے خون کا بدلہ لیا تھا۔ جو شخص حق کے سوا کوئی اور کام کرتا ہے وہ ہی ظالم ہوتا ہے

اور سنان نے حذیفہ کو لڑائی کی اشتعالک دینا شروع کی۔ جس سے آخر کار
فزارہ راضی ہو گئے۔ پھر جب انصار (یعنی اوس و خزرج) نے سنا کہ فزارہ کا ایسا
عزم ہو گیا ہے۔ تو اون کے چند سردار جمع ہوئے۔ اور عمرو بن الاطنابہ

اور مالک بن عجلان اور حیحہ بن الجلاح اور قیس بن الخطیم وغیرہ اونکے پاس گئے
کہ فریقین مین صلح کرا دین۔ اور وہان جاکر دونو فریق مین دوڑے پھرے
اور اتفاق کرانا چاہا۔ مگر حذیفہ نے اسے منظور نہ کیا۔ جس سے اونھین
معلوم ہوگیا۔ کہ اوسی کی زیادتی ہے۔ اس لئے اونھون نے حذیفہ
سے کہدیا۔ کہ اسکا نتیجہ اچھا نہ ہوگا اور وہان سے مجبوراً لوٹ آئے۔

۹۵ فزارہ اور عبس کی سخت لڑائیان اور مالک حارث وزید کا اور ریان کے بیٹون کا قتل

پھر حذیفہ نے عبس پر تاخت کی۔ اور عبس نے بھی
فزارہ کو جا لوٹا اور شر و فساد بڑھ گیا۔ پھر حذیفہ نے
اپنے بھائی حمل کو بھیجا۔ اور اوس نے عبس کو آکر لوٹا
اور ریان بن الاسلع بن سفیان کو گرفتار کر لیا۔ اور اوس کی مشکین باندھین۔
اور حذیفہ کے پاس لے گیا۔ حذیفہ نے اوسے اس شرط پر چھوڑ دیا۔ کہ اپنے
دونون بیٹے اور عمرو بن الاسلع اپنے بھائی کے بیٹے جبیر کو رہن مین دیدے
چنانچہ ریان نے اونھین رہن مین دیکر آزادی حاصل کی۔

پھر قیس فزارہ پر گیا۔ اور ایک جماعت سے اوس کا مقابلہ ہوا۔ جنمین
مالک بن زید بن بدر بھی تھا۔ قیس نے اوسے قتل کر ڈالا۔ اور فزارہ بھاگ گئی
اسپر حذیفہ نے ریان کے دونون بیٹون کو پکڑ کر مار ڈالا۔ اور وہ فریاد مچاتے
اور دہائی دیتے اور باوا باوا کرتے رہے۔ مگر حذیفہ نے کچھ نہ سنا۔ اور
وہ یہی کہتے کہتے مر گئے۔ مگر ریان کے بھتیجے کو اوس کے ماموون نے
نہین مارنے دیا۔

اب جب کہ مالک اور ریان کے دونون لڑکے قتل کئے گئے۔ تو فریقین مین

لڑائی خوب جوش و خروش سے ہونے لگی۔ اور فزارہ اور اون کے ساتھیون کو اکثر نقصان رہا۔ بعض اوقات تو وہ آکر لڑتے۔ اور لڑائی مین ایسی شدت ہوتی کہ صبح سے لڑتے لڑتے شام ہو ہو جاتی تھی اسی مین ریان بن الاسلع نے کہین زید بن حذیفہ کو دیکھ لیا۔ اور اوسپر حملہ کرکے مارڈالا۔ اور فزارہ اور ذبیان کو شکست ہوگئی۔ اور جب حارث بن بدر گرفتار ہوگیا۔ تو اوسے بھی عبس نے مارڈالا۔ اور عبس کا اس مرتبہ کچھ نقصان نہ ہوا۔ اور وہ صحیح و سالم لوٹ آئے۔

۹۶۔ حذیفہ اور قیس کی صلح اور قیس اور ربیع کے مرہون بیٹون کا قتل

پھر جب زید اور حارث مارے گئے۔ تو حذیفہ نے تمام بنی ذبیان کو جمع کیا۔ اور اشجع اور اسد بن خزیمہ کو بھی اپنے ساتھ جمع کرلیا۔ جب عبس نے یہ سنا تو انھون نے بھی اپنے اطراف کے لوگون کو اپنے ساتھ ملالیا۔ اور قیس کی رائے کے بموجب یہ لوگ پہلے سے پہلے ہی جاکر عقیقہ چشمہ پر قابض ہوگئے۔ اور حذیفہ بھی اپنی فوج کو لیکر عبس کی طرف آیا۔ اور سفیر آپس مین آنے جانے لگے لیکن حذیفہ نے قسم کھائی کہ مین اوسوقت تک صلح نہ کرونگا۔ کہ عقیقہ کا پانی نہ پی لون۔ اسواسطے قیس نے اوس چشمہ کا پانی ایک مشک مین بھرواکر اوس کے پاس بھیجدیا۔ اور کہا جہانتک ممکن ہے مین حذیفہ کی حجت قطع کرونگا۔ آخر اس بات پر صلح ہوئی۔ کہ بنی عبس حذیفہ کو اون لوگون کی دیتین دین کہ جو اوس کے قتل ہوگئے ہین۔ اور جب تک دیتین جمع کرین تبتک کچھ آدمی رہن کردین۔ دیتین دس تھین۔ اور رہن مین جو لوگ رکھے گئے

وہ ایک تو قیس بن زہیر کا بیٹا تھا اور ایک ربیع بن زیاد کا تھا۔ ان مین سے ایک تو قطبتہ بن سنان کے پاس اور دوسرا بکر بن وایل کے ایک اندہے شخص کے پاس بھیجا گیا۔

پھر حذیفہ کو بعض لوگون نے دیت کے قبول کرنے پر عار دلائی۔ اسواسطے وہ اور اوسکا بھائی حمل قطبتہ بن سنان اور اوس بکری کے پاس آئے۔ اور اون سے کہا۔ کہ لڑکون کو ہمین دیدو۔ کہ ہم اونھین کپڑے پہنا کر اون کے لوگون کے پاس بھیجدین۔ اسپر قطبتہ بن سنان نے تو اپنے پاس کے لڑکے کو دیدیا جو قیس کا بیٹا تھا۔ مگر بکری نے اپنے پاس کے لڑکے کا دینا منظور نہ کیا۔ لیکن اونہون نے جب قیس کے بیٹے کو لیلیا۔ تو لیکر چلدئے۔ راستہ مین اونھین عمارۃ بن زیاد العبسی کا بیٹا بھی مل گیا۔ اور اوس کے ساتھ اوسکا ابن عم بھی تھا۔ اونہون نے اون دونو کو بھی پکڑ لیا۔ اور قیس کے بیٹے کے ساتھ اونکو بھی مارڈالا۔

۷۹ عبس اور فزارہ مین مکرر لڑائی کا آغاز اور حذیفہ کا تمام بطون غطفان کو لیکر عبس پر آنا اور عبس کا مقابلہ کے لئے مستعد ہونا

پھر جب بنی عبس نے یہ حال سنا تو اونہون نے جو دیات جمع کی تھین اونھین لیا۔ اور اونھین پر لوگون کو سوار کرایا اور اوس سے ہتیار مول لئے۔ اور قیس فوج کو لیکر نکلا۔ حذیفہ کے ایک بیٹے سے مقابلہ ہوا۔ جس کے ساتھ ذبیان کے سوار تھے۔ قیس نے اونھین مارڈالا۔

پھر حذیفہ نے لوگون کو جمع کیا۔ اور عبس کی طرف چلا۔ اسوقت وہ ایک چشمہ پر تھے جس کا نام عراعر تھا وہان خوب لڑائی ہوئی۔ اور فزارہ کو غلبہ ہا

اور اون کا کوئی آدمی نہین مارا گیا۔ اور وہ سالم لوٹ گئے۔ پھر حذیفہ نے لڑائی مین بڑی کوشش کی۔ لیکن حمل کو اب لڑائی گران گزرنے لگی۔ اور جو قتل ہوے اون پر اوسے ندامت ہوئی۔ اور اپنے بھائی سے صلح کے واسطے کہا۔ مگر اوس نے نہ مانا اور اسد اور ذبیان اور تمام بطون غطفان کو جمع کیا اور عبس کی طرف چلا۔

عبس بھی جمع ہوے۔ اور اس معاملہ مین مشورہ کیا۔ قیس بن زہیر نے اون سے کہا۔ کہ اسوقت ان لوگون کا مقابلہ ہم نہین کر سکتے وہ بہت کثرت سے ہین۔ بنی بدر کو تو یہ منظور ہے کہ وہ اپنے خون کا بدلہ لین اور کچھ اوس سے بڑھکر تمھین قتل کر ڈالین۔ لیکن باقی اور لوگ جو اون کے ساتھ آئے ہین۔ اونکا مقصد صرف یہ ہے۔ کہ لوٹ کھسوٹ اور غنیمت سے فائدہ اٹھائین۔ اس لئے ہمین یہ مناسب ہے۔ کہ ہم اپنے مال واسباب کو جہان ہے وہین چھوڑ دین۔ اور اون کے پاس دو سوار کھڑے کر دین۔ ایک تو واحس پر اور دوسرا ایک اور تیز گھوڑے پر سوار ہو۔ اور ہم اپنی جگہ سے کوچ کر جائین اور اپنے مال واسباب سے کہین ایک منزل کے فاصلہ پر جاکر ٹھر جائین۔ جب یہ لوگ ہمارے مال واسباب پر آئین تو یہ دونو سوار ہماری طرف بھاگ آئین۔ اور ہمکو اون کے پھونچنے کی خبر دین۔ اسوقت یہ لوگ لوٹ کھسوٹ اور مال واسباب جمع کرنے مین مشغول ہو جائین گے۔ اور اگرچہ اون کے عاقل لوگ اونھین منع کرین گے۔ تب بھی لوگ اونکی مخالفت کرین گے۔ اور اون کی فوج کی درستی مین خلل پڑ جائے گا۔ اور ہر شخص اوس مال کی حفاظت مین مشغول ہوگا

جو اوس نے لے لیا ہے۔ اور اپنے ہتیاروں کو وہ دشمنون کی پیٹھوں پر باندہ لینگے اور بڑے اطمینان سے آرام مین ہون گے۔ اوسوقت جب ہمین یہ دو نو سوار آکر خبر دینگے تو ہمکو چاہئے کہ وہان سے لوٹ پڑین اور اون پر آکر پھیل پڑین ان مین اوسوقت تفرق اور تشتت ہوگا۔ اپنی اپنی رائے جدا ہوگی۔ اور کسیکو بجز اپنی ذات خاص کے بچانے کے اور کچھ ہمت نہ رہے گی۔ چنانچہ اونھون نے ایسا ہی کیا۔ اور وہان سے چلے گئے۔

۹۸ فزارہ کا لوٹ مین پڑنا اور عبس کا اونہین شکست عظیم دینا اور حذیفہ اور حمل کا قتل۔

پھر حذیفہ اور اوس کے ساتھی عبس پر آئے۔ اور لوٹ کھسوٹ مین مشغول ہوگئے۔ حذیفہ وغیرہ نے منع بھی کیا مگر کسی نے نہ مانا۔ اور اوسی لوٹ کھسوٹ مین پڑ گئے۔ جیسا کہ قیس نے کہا تھا۔ پھر بنی عبس لوٹے۔ بنی اسد وغیرہ تو دیکھتے ہی ادھر اُدھر متفرق ہوگئے۔ اور فزارہ آخر دم تک میدان مین جمے رہے۔ عبس نے اون پر چارون طرف سے حملہ کیا۔ اور مالک بن سبیع الثعلبی غطفان کا سردار مارا گیا۔ اور فزارہ کو ہزیمت ہوئی حذیفہ اون کے ساتھ تھا۔ مگر یہ لوگ اس تیزی سے بھاگے۔ کہ حذیفہ کے پاس صرف پانچ سوار رہ گئے۔ جس سے اوس نے بھاگنے مین بہت کوشش کی۔ اسی مین بنی عبس کو خبر مل گئی۔ اور قیس بن زہیر اور ربیع بن زیاد قرواش بن عمرو بن الاسلع نے جسکے بیٹون کو حذیفہ نے قتل کیا تھا اوسکے پیچھے روانہ ہوے۔ اور رات کو اوسکے تعاقب مین چلے گئے۔ راستہ مین قیس نے کہا کہ مجھے پورا پورا یقین ہے۔ کہ وہ جفر الهباءة پانی پہنچ گئے۔ اور وہین ٹھہرینگے۔ اسواسطے وہ تمام رات برابر چلے گئے۔ اور طلوع

شمس کے وقت اونھین جفر الهباءۃ کے تالاب پر جا کر گھیر لیا۔ حذیفہ اور اوس کے ساتھیون نے اپنے گھوڑے چرنے کو چھوڑ دئے تھے۔ دیکھتے ہی اونھون نے گھوڑون کو جمع کرنا چاہا۔ مگر قیس وغیرہ بیچ مین آ گئے۔ اور گھوڑون تک اونھین نہ پہونچنے دیا۔ حذیفہ کے ساتھ اسوقت اوسکا بھائی حمل بن بدر اور اوسکا بیٹا حصن بن حذیفہ وغیرہ بھی تھے۔ ان پر قیس اور ربیع وغیرہ نے حملہ کیا۔ اور چلا چلا کر کہنے لگے لبیکم لبیکم (حاضر ہین حاضر ہین) یعنی یہ دونون اپنے اون بیٹون کو اسوقت جواب دیتے تھے جو یا واباوا کہتے ہوے حذیفہ کے ہاتھ سے مارے گئے تھے۔ اور قیس نے اون سے کہا۔ بنی بکر دغا کا مزہ اب تم نے کیسا دیکھ لیا۔ حذیفہ وغیرہ نے اونھین خدا کی قسمین دین اور رحم اور رشتہ کا لحاظ کرنے کو کہا۔ مگر حملہ آورون نے کچھ نہ سنا۔ اور قرواش بن عمرو گھوم کر حذیفہ کے پیچھے آیا۔ اور ایک ضرب سے اوسکی پیٹھ توڑ ڈالی۔ اس قرواش کو حذیفہ نے ہی پرورش کیا تھا۔ اور یہ اوسی کے گھر مین پڑا ہوا تھا۔ پھر اوس کے بھائی حمل کو بھی مار ڈالا۔ اور اون دونون کے سر کاٹ لئے۔ اور حصن بن حذیفہ کو اوسکی خرد سالی کے سبب سے رہنے دیا اس لڑائی مین فزارہ اسد اور غطفان کے چار سو آدمی سے زائد قتل ہوے۔ اور عبس کے کوئی بیس آدمی مارے گئے۔ فزارہ اس لڑائی کو وقعۃ البوار (ہلاکت کی لڑائی) کہا کرتے ہین۔ قیس کے اشعار اس لڑائی کی نسبت یہ ہین

اقام علی الهباءۃ خیر میتٍ	واکرمہ حذیفۃ لا یریمُ

ہباءۃ مین حذیفہ مر کر پڑا ہوا ہی وہ مُردون مین اشرف واکرم ہی۔ اور لڑائی مین کبھی اپنی جگہ سے نہین ہٹتا تھا

لقد فجعت قیس جمیعاً	موالی القوم والقوم الصمیم

تمام بنی قیس گو وہ اصیل و نجیب ہون یا قوم کے موالی ہون اوسکے واسطے سب رنجیدہ ہوئے ہین

وعم بہ لمقتلہ بعید	وخص بہ لمقتلہ حمیم

جو لوگ بعید ہین اوس کے قتل کے سبب سے اونمین عام رنج پھیلا ہے اور جو لوگ قریب ہین اونمین خاصکر قتل کی وجہ سے رنج ہوا ہے

یہ بہت بڑا قصیدہ ہے۔ اور یہ بھی قیس نے ہی کہا ہے۔

الم تر ان خیر الناس امسیٰ	علی جفر الہباءۃ لا یریم

کیا تو نے نہین دیکھا۔ کہ جو شخص خیر الناس تھا وہ جفر الہباءۃ مین سامنے سے ہٹتا ہی نہین تھا۔ اوسی جگہ مر گیا

فلولا ظلمہ ما زلت ابکی	علیہ الدہر ما طلع النجوم

اگر وہ ظلم نہ کرتا تو ہمیشہ جب تک ستارون کو طلوع و غروب ہے گا مین اوسپر روتا رہتا

ولکن الفتی حمل بن بدر	بغی والبغی مرتعہ وخیم

لیکن حمل بن بدر جوان نے سرکشی کی۔ اور بغاوت ایسی شی ہے جسکے گھاس ناگوار ہوتی ہے۔ یعنی نتیجہ برا ہوتا ہے

لوگون نے اس یوم الہباءۃ کا بہت کچھ ذکر کیا ہے۔ پھر عبس کو جو کچھ اونھون نے یوم الہباءۃ مین کیا تھا اوس پر بہت بڑی ندامت ہوئی۔ اور ایک نے دوسرے کو لعنت ملامت کی۔

۹۹ فزارہ اور بنی بدر کے انتقام کے واسطے سنان کا بیشمار عربون کو عبس پر لانا اور دو روز کی لڑائیون کے بعد فزارہ کا لڑائی موقوف کر کے لوٹ جانا

پھر فزارہ سنان بن ابی حارثۃ المری کے پاس جا کر مجتمع ہوئے اور جو بلا اون پر نازل ہوئی تھی اوسکی شکایت کی۔ اوسے حذیفہ وغیرہ کا قتل نہایت ناگوار گزرا۔ اور اوس نے عبس کو بہت برا بھلا کہا۔ اور عزم کیا۔ کہ عربون کو جمع کر کے فزارہ اور بنی بدر کا انتقام لے۔ اور چارون طرف اپنے قاصد بھیجے

اور اس کثرت سے عربون کو جمع کیا جن کا شمار نہین تھا - اور اپنے لوگون سے کہدیا - کہ مال و اسباب اور غنیمت سے کچھ تعرض نہ کرین - اور میدان مین خوب جم کر لڑین - پہر وہ سب بنی عبس کی طرف روانہ ہوے -

جب بنی عبس نے سنا کہ وہ آتے ہین - تو قیس نے کہا - میرے نزدیک مناسب یہ ہے - کہ ہم اون سے نہ لڑین - کیونکہ ہم نے اون کے آدمی قتل کئے ہین - وہ ہم سے صرف ہمارا قتل اور مار ڈالنا چاہتے ہین - اور لوٹ کے سبب سے جو پہلے اون کو نقصان پہونچ چکا اب اسکی طرف وہ کبھی متوجہ نہ ہونگے - ہان البتہ ایک بات ہم کر سکتے ہین - کہ ہم اپنی زنانی سواریان اور مال و اسباب بنی عامر مین بھیجدین - چونکہ خون ہم نے کیا ہے اسواسطے وہ تمہاری اس باب مین متعرض نہ ہون گے - اور ہم مین جو لوگ ذی قوت اور صاحب شجاعت ہین وہ یہان گھوڑونکی پشت پر رہین - اور جہانتک ہوسکے لڑائی مین دیر کرتے رہین - اگر اس پر وہ نہ مانین اور ہم سے بغیر کشت و خون کے نہ ہٹین تو اسمین یہ ہوگا کہ ہمارے اہل و عیال اور مال و اسباب بچ کر نکل جائیگا پہر ہم اون سے لڑین گے - اور خوب جم کر مقابلہ کرین گے - اگر اسمین ہمین فتح ہوگئی تو فہو المراد - اور اگر کوئی دوسری صورت ہوئی - تو ہمارے بال بچون پر کچھ آفت نہ آئے گی - اور ہم اپنے مال و اسباب سے جا ملین گے اور وہان ہمین حامی بھی مل جائین گے - چنانچہ اونہون نے ایسا ہی کیا -

اور ذبیان اور اون کے ساتھی روانہ ہوئے - اور ذات الجراجر مین بنی عبس سے

آکر مقابل ہوے۔ اس روز فریقین مین خوب لڑائی ہوئی۔ اور دن بہر لڑکر دونو فریق شام کو الگ الگ ہو گئے۔ جب دوسرا دن ہوا تو پہر دونون فریق مقابل ہوے۔ اور روز اول سے بھی زیادہ جوش وخروش سے لڑے ان روز ون مین عنترہ بن شداد کی شجاعت تمام لوگون پر خوب ظاہر ہوئی۔ اور اوسکی دلاوری کی خوب شہرت ہو گئی۔

جب لوگون نے دیکھا۔ کہ مخلوق بہت ماری گئی۔ اور لڑائی بڑی سختی سے ہوئی۔ تو اونہون نے سنان بن ابی حارثہ کو اس بات پر بڑی ملامت کی۔ کہ اوس نے حذیفہ کو صلح سے منع کیا تھا۔ اور اوسکو بڑا منحوس سمجھا۔ اور اوس سے کہا کہ خون ریزی موقوف کرے۔ اور صلح کرلے۔ مگر اوس نے نہ مانا۔ اور پھر تیسرے روز بھی لڑنا چاہا لیکن جب دیکھا کہ اوس کے ہمراہیون کی راے مین فتور پڑگیا۔ اور وہ سب صلح کی طرف مائل ہین تو اولٹا چلدیا اور لڑائی موقوف ہو گئی۔

۱۰۰ عبس کا شیبان مین جانا اور اون سے جھگڑا اور معاویہ بادشاہ ہجر کی اعانت اور شکست عبس سے

جب ذبیان لوٹ گئے تو قیس اور بنی عبس بنی شیبان بن بکر کی طرف چلے گئے۔ اور اون کے جوار مین رہنے لگے اور کچھ مدت تک وہان رہے۔ پھر قیس نے دیکھا کہ شیبان کے غلام عبس کے مال مین تعرض کرتے ہین۔ اور اونھین پکڑتے ہین۔ اسواسطے عبس وہان سے چلدئے۔ اور شیبان کے کچھ لوگ اون کے پیچھے پڑگئے بنی عبس بھی اون کے مقابل ہوے۔ اور اون سے لڑے۔ شیبانیون کو ہزیمت ہوئی پھر بنی عبس ہجر کے طرف گئے کہ اون کے بادشاہ سے جسکا نام معاویہ بن حارث الکندی تھا

جاکر حلف کریں۔ لیکن معاویہ نے رات مین اون پر آکر غارت کا ارادہ کیا۔ جب بنی عبس نے سنا تو وہ شتابی سے بھاگے۔ اُدہر معاویہ بھی اون کے تعاقب مین شتابی سے دوڑا۔ مگر اون کے رہنما نے اونھین بہکا دیا۔ کہ کسی طرح وہ عبس کو جا کر نہ پکڑ لین۔ آخر وہ اوسوقت عبس تک پہونچے کہ جب وہ اور اون کے جانور تھک گئے۔ اور فروق مین اونکا مقابلہ ہوا۔ وہان فریقین مین بڑی سخت لڑائی ہوئی۔ اور معاویہ ادرہجر والے شکست کھا کر بھاگے۔ اور عبس نے اونکا تعاقب کیا۔ اور اونکا مال و اسباب بہت چھین لیا۔ اور جسقدر چاہا اونھین قتل کیا۔

۱۰۱ عبس کا کلب اور بنی خنیفہ اور ضبہ اور بنی عامر اور تیم الرباب مین جا اور اون سے لڑائی جھگڑے

پھر عبس وہان سے واپس روانہ ہوے۔ اور ایک چشمہ پر آکر اُترے جس کا نام عرعر تھا۔ اور جو بنی کلب کے ایک حی کے قبضہ مین تھا۔ یہان کلب اون سے لڑنےکو کھڑے ہوگئے۔ ربیع میدان مین نکلا۔ اور ادہر سے اون کے رئیس کو مبازرت کے لئے بلایا۔ وہ بھی نکلا اوس کا نام مسعود بن مصاد تھا۔ دونو مین لڑائی ہوئی اور لڑتے لڑتے زمین پر گرگئے۔ مسعود نے چاہا۔ کہ ربیع کو قتل کردے۔ اسی مین خود اوسکی گردن پر سے گرگیا۔ اور عبس کے ایک شخص نے اوس کے تیر مارا۔ یہ تیر ایسا نشانہ پر بیٹھا کہ اوسے قتل کردیا۔ پھر ربیع نے جھپٹ کر اوسکا سر کاٹ لیا اور عبس نے اوسکا سر نیزہ پر رکھکر کلب پر حملہ کیا۔ اس سے کلب بھاگے۔ اور عبس نے اون کے جانور اور بچے لوٹ لئے۔ اور یمامہ کو چلدئے۔ اور وہان جاکر وہان کے باشندون سے جو بنی خنیفہ سے تھے مخالفہ کیا۔ اور تین سال تک

وہان مقیم رہے۔ پھر جب یہ بھی اپنے جوار مین تعدی کرنے لگے اور عبس کو تنگ پکڑا۔ تو عبس وہان سے بھی چلدئے۔ اسوقت اون کے بہت آدمی متفرق اور قتل ہوگئے تھے۔ اور اون کے جانور ہلاک و تباہ ہوچکے تھے۔ اور عربون نے اون کے بہت آدمی مار ڈالے تھے۔

اسپر بنی ضبہ نے اون کے پاس پیغام بھیجا۔ اور اون سے کہا۔ کہ اگر تم چاہو تو ہمارے یہان آؤ ہمین تم سے بنی تمیم کی لڑائی مین مدد ملے گی عبس اون کے پاس چلے گئے۔ اور ضبہ نے اونھین اپنے جوار مین رکھ لیا۔ مگر جب ضبہ اور تمیم کا جھگڑا امٹ گیا۔ تو ضبہ عبس سے پھر گئے۔ اور چاہا کہ اونکو لوٹ کھسوٹ لین۔ اسواسطے عبس اون سے لڑے۔ اور فتح پاکر ضبہ کے مال و اسباب لوٹ لئے۔

پھر بنی عبس عامر کی طرف چلے۔ اور احوص بن جعفر بن کلاب سے مخالفہ کیا احوص اس سے بہت خوش ہوا کیونکہ اس سے اوسے تمیم کے مقابلہ کے لئے تقویت مل گئی۔ اوس نے سنا تھا کہ لقیط بن زرارہ بنی عامر پر غزا کرنیوالا ہے اور چاہتا ہے کہ اون سے اپنے بھائی معبد کا بدلہ لے۔ اسواسطے عبس عامر مین مقیم ہوگئے۔ اور تمیم نے اون کا قصد کیا۔ اور شعب جبلہ کی لڑائی ہوئی

پھر ذبیان نے بنی عامر بن صعصعہ پر چڑھائی کی۔ جہان بنی عبس رہا کرتے تھے۔ دونون فریق مین لڑائی ہوئی۔ لیکن عامر کو شکست ہوئی۔ اور قرواش بن ہنی العبسی گرفتار ہوگیا۔ پہلے تو اوسے کسی نے نہ پہچانا لیکن جب ذبیان اپنے قبیلہ مین آئے تو وہان ایک عورت نے اوسے پہچان لیا۔ جب وہ اوسے

جان گئے تو اونہون نے حصن بن حذیفہ کو اوسے جاکر حوالہ کر دیا۔ اور حصن نے قرواش کو مار ڈالا۔

پھر عبس عامر کے پاس سے بھی چلدئے۔ اور تیم الرباب مین آکر قیام پذیر ہوئے۔ مگر تیم نے بھی اون سے بغاوت کی۔ اور دونو فریق مین لڑائی ہوئی تیم کے آدمی بہت کثرت سے تھے۔ اسواسطے عبس کے آدمی بہت مارے گئے اور عبس لاچار وہان سے بھی چلدئے۔

۱۰۲ عبس کا لڑائیون سے دل تنگ ہونا اور فزارہ سے صلح کرکے اون مین لوٹ آنا

اسوقت عبس روز کی لڑائیون سے تھک گئے تھے۔ اور اون کے آدمی کم ہو گئے۔ اور مال و اسباب بھی تباہ اور برباد ہو گیا تھا۔ اور مویشی بھی مر مٹے تھے۔ قیس نے اون سے کہا کہ بولو اب ہم کیا کرین۔ سب نے کہا ہم چاہتے ہین۔ کہ اپنے بھائی ذبیان کے پاس لوٹ جائین۔ اون کے ساتھ رہکر مر جانا ہمین دوسرون کے پاس کی زندگی سے بہتر ہے اسواسطے وہ وہان سے چلے۔ اور رات مین حارث بن عوف بن ابی حارثہ المری کے اور ایک روایت مین ہے کہ ہرم بن سنان بن ابی حارثہ المری کے پاس آئے۔ حارث یا سنان اسوقت حصن بن حذیفہ بن بدر کے پاس تھا۔ جب وہ حصن کے پاس لوٹ کر آئے اور اون کو اپنے مکان پر دیکھا۔ تو مرحبا کہا۔ اور پوچھا کہ تم کون لوگ ہو اونہون نے کہا تمھارے بھائی عبس۔ اور سب اپنا حال بیان کیا۔ اور جو حاجت تھی وہ بھی اسپر ظاہر کی۔ اوس نے کہا بہت اچھا بسر و چشم مین حصن بن حذیفہ کے پاس جاتا ہون۔ اور وہان جاکر اوس سے کہا۔ کہ مجھے

شب مین اس وقت ایک ضرورت آپڑی ہے۔ اسواسطے مین تیرے پاس آیا ہون کہا کہو مین موجود ہون جو کام ہو۔ کہا بنی عبس کے لوگ میرے گھر آئے ہین۔ حصن نے کہا۔ اون سے صلح کرلو۔ مگر مین تو نہ کسی کو دیت دونگا۔ اور نہ کسی سے دیت مانگتا ہون۔ میرے باپ چچون نے عبس کے بیس آدمی مارے ہین وہپھروہ عبس کے پاس لوٹ گئے۔ اور حصن نے جو کہا تھا وہ اون سے کہدیا۔ اور اونھین اوس کے پاس لے گیا۔ جب حصن کی نظر اون پر پڑی۔ تو عبس نے کہا کہ ہم موت کے گھوڑون پر سوار ہین کہا نہین بلکہ سلامتی کے گھوڑون پر سوار ہو۔ جب تم کو اپنی قوم کا اشتیاق پیدا ہوا۔ تو تمھاری قوم کو بھی تمھارا اشتیاق پیدا ہوگیا پھر حصن اونھین لیکر نکلا۔ اور سنان کے پاس گیا۔ اور کہا اپنے عشیرہ کے کام کا متکفل ہو اور اون مین صلح کرا دے۔ مین تیری مدد کردونگا۔ چنانچہ اوس نے ایسا ہی کیا۔ اور صلح کامل ہوگئی اور عبس فزارہ مین لوٹ آئے۔

۱۰۳ قیس کا نصرانی ہوکر راہب بنجانا اور حوح کے ہاتھ سے مارا جانا اور اوس کے بیٹے فضالہ کا رسول اللہ صلعم کے پاس آنا

ایک روایت یہ بھی ہے کہ قیس بن زہیر عبس کے ساتھ ذبیان کی طرف نہین گیا تھا۔ بلکہ اوس نے کہا تھا۔ کہ غطفانیہ کو مین منہ کبھی نہین دکھاؤنگا۔ مین نے اونمین سے کسی کا بھائی مارا ہی کسی کا شوہر مارا ہے کسی کا بیٹا کسی کا بھتیجا قتل کردیا ہے۔ لیکن مین اپنے پروردگار سے توبہ کرتا ہون۔ پھر وہ نصرانی ہوگیا۔ اور اپنی قوم مین سے نکل گیا۔ اور پھرتے پھرتے

عمان مین جاکر راہب بن گیا۔ اور وہان ایک مدت تک رہا۔ پھر حوج بن مالک العبدی اوسے وہان کہین مل گیا۔ اور پہچان کر اوسے قتل کر دیا۔ اور کہا اگر مین تجھ پر رحم کرون تو خدا مجھ پر رحم نہ کرے اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین۔ کہ جب عبس ذبیان کی طرف لوٹ آئے تو نمر بن قاسط مین قیس نے بیاہ کر لیا تھا وہان اوس کے ایک بیٹا پیدا ہوا۔ جسکا نام فضالہ تھا۔ یہ فضالہ نبی صلعم کے پاس آیا۔ اور آنحضرت نے اوس کے لئے ایک رایت دیا۔ اور اپنی قوم کا جو اوس کے ساتھ تھی اوسے رایت بردار مقرر کیا۔ اوسکی قوم کے صرف نو آدمی تھے اور دسوان وہ تھا۔

یہان حرب واحس وغبرا تمام ہوے۔ والحمد للہ رب العلمین

یوم شعب جبلہ

۱۰۴ لقیط کا عامر اور عبس پر اسد غطفان وغیرہ کو لیکر چڑہائی کرنا

لقیط بن زرارہ نے یہ عزم کیا تھا۔ کہ اپنے بھائی معبد بن زرارہ کے خون کے انتقام کے واسطے بنی عامر بن صعصعہ پر غزا کرے۔ اس معبد کے مرنے کا ذکر اوپر ہم کر چکے ہین۔ کہ وہ بنی عامر کے قید مین مر گیا تھا۔ لقیط اسی تیاری مین مصروف تھا۔ کہ اسی مین اوسے خبر پہونچی۔ کہ بنی عبس اور بنی عامر نے حلف کر لیا ہے۔ اس لئے اوسے بنی عامر پر چڑہنے کی ہمت نہ رہی۔ اور اوس نے اون سب لوگون کی طرف آدمی بھیجے۔ جن کے کسی آدمی کو عبس نے مار دیا تھا۔ اور اونھین عبس سے انتقام لینا تھا۔ اون لوگون سے لقیط نے حلف کی درخواست کی۔ اور عبس

اور عامر دونون کے مقابلہ مین اون سے مدد چاہی۔ اس سے اوس کے
پاس اسد اور غطفان اور عمرو بن الجون اور معاویہ بن الجون مجتمع ہو گئے۔
اور سب نے اوس سے اتفاق کر لیا۔ اور نہایت کثرت سے فراہم ہو کر روانہ
ہوے۔ اور معاویہ بن الجون نے قبائل کے لوا مقرر کئے۔ بنی اسد اور بنی
فزارہ خود معاویہ بن الجون نے اپنی لوا کے نیچے رکھے۔ اور عمرو بن تمیم کا
لوا حاجب بن زرارہ کو دیا۔ اور رباب کا لوا حسان بن ہمام کو عنایت کیا۔
اور بطون تمیم کی ایک جماعت کا لوا عمرو بن عدس کو اور کل قبائل حنظلہ کا
لوا لقیط بن زرارہ کے ہاتھ مین دیا۔ اور لقیط کے ساتھ اوس کی بیٹی دختنوس
بھی رہا کرتی تھی۔ اور وہ اوسے جب چڑھائی کرتا تو ساتھ لیجایا کرتا تھا اور
اوسکی رائے سے کام کیا کرتا تھا اب وہ اسقدر جماعت عظیم سے روانہ ہوے
کہ اونھین عبس اور عامر کے قتل مین اور اپنے خون کا انتقام مل جانے مین
ذرہ بھی شک نہ رہا۔

۱۰۵ کرب کا لقیط کی چڑھائی کی خبر بنی عامر کو ایک رمز مین دینا

پھر لقیط کو راستہ مین کرب بن صفوان بن الحباب السعدی کہین مل گیا۔ جو ایک بڑا شریف آدمی تھا۔ لقیط نے
اوس سے کہا۔ ہمارے ساتھ غزا مین تو کیون نہین چلتا۔ کہا مین اپنا اونٹ
ڈھونڈھتا پھرتا ہون۔ کہا نہین بلکہ تو یہ چاہتا ہے کہ ہمارے دشمنون کو ہمارا
پتا بتا دے۔ اور اونھین خبر کر دے کہ ہم اون پر چڑھائی کرکے آرہے ہین۔
مین تجھے اوسوقت تک نہ چھوڑونگا۔ کہ تو مجھ سے ہمارا حال کسی سے نہ کہنے
کی قسم نہ کھائے۔ اس لئے کرب نے قسم کھائی کہ وہ اونکا حال کسی سے نہ کہیگا۔

پھر وہ چلا۔ اور غصہ مین بھر گیا۔ اس لئے جب وہ عامر کے پاس آیا۔ تو اوس نے ایک پکڑا لیا۔ اور اوسمین حنظل اور کانٹے اور ریت بھرا اور دو کپڑے یمانی لئے اور ایک کپڑا سرخ اور دس سیاہ پتھر لئے۔ پھر وہ اوس مقام پر آیا جہان لوگ جانورون کو پانی پلاتے تھے۔ اور وہان آکر اونھین پھینک دیا۔ مگر زبان سے کچھ نہ کہا۔

وہان اوسے معاویہ بن قشیر دیکھتا تھا۔ وہ احوص بن جعفر کے پاس اونھین سب کو اٹھا لایا۔ اور اوس سے کہا کہ یہ چیزین ایک شخص لاکر ڈال گیا ہے۔ اور لوگ وہان پانی پلا رہے تھے۔ یہ قصہ احوص نے قیس بن زہیر عبسی سے کہا اور پوچھا کہ یہ کیا بات ہے۔ قیس نے کہا یہ ایک خدا تعالی کا کام ہے۔ اور اوسکی تم پر عنایت ہے یہ کوئی شخص ہے جس سے اس امر کا عہد لے لیا گیا ہے۔ کہ وہ تم سے بات نہ کرے۔ اس لئے وہ اس طرح تمھین خبر دیتا ہے۔ کہ تمھارے دشمن تمہاری طرف اس کثرت سے آتے ہین کہ جسقدر ریت کے ذرہ کثرت سے ہون اور وہ بڑے صاحب شوکت ہین۔ اور حنظل سے مراد قوم کے سردار ہین۔ اور دو یمانی کپڑون سے مراد دو یمن کے قبیلہ ہین۔ کہ ان دشمنون کے ساتھ ہین۔ اور سرخ کپڑا حاجب بن زرارہ ہے اور پتھرون سے مراد یہ ہے۔ کہ دس روز کے فاصلہ پر ہین۔ اس عرصہ مین وہ تم تک پہونچین گے۔ مین نے تمکو یہ سب بتا دیا اب تم کو چاہئے کہ احرار بنو اور لڑائی مین ایسے جم کر لڑو کہ جیسے احرار کرام لڑا کرتے ہین۔

۱۰۶ | قیس کا اونٹون کو پیاسا رکھنا اور دھتنوس کا پہچان جانا کہ دشمنون کو ہماری خبر ہوگئی

احوص نے کہا بہت اچھا ہم ایسا ہی کرین گے۔ جیسا تو کہتا ہے کیونکہ جب کبھی کوئی سختی و مصیبت آتی ہے۔ تو

اوس سے تو نجات کا مخرج ضرور نکال لیتا ہے - قیس نے کہا کہ اگر تم میری رائے
کو مانتے ہو - تو مین تمھین ایک تدبیر بتاتا ہون - تم اپنے اونٹون کو شعب جبلہ
مین لیجاؤ - اور وہان اونھین پیاسا رکھو - اور ان ایام مین اونھین پانی نہ پلاؤ
جب دشمن آئین تو اوسوقت اونٹون کو اونکی طرف چھوڑ دو اور اونھین تلوارون
اور نیزون سے چھید دو - اس سے وہ حیران پریشان پیاس کے مارے پانی کی
طرف نکل کر بھاگین گے اور دشمن اون سے اپنی حفاظت کرنے مین مشغول
ہو جائینگے - اور اون کی جماعت متفرق و پراگندہ ہو جائیگی - اور اونٹون
کے پیچھے تم بھی نکلو - اور اوسوقت اچھی طرح اپنے دل ٹھنڈے کر لو -
اور دشمن کو مار لو - عامر نے ایسا ہی کیا - جیسا قیس نے اون سے کہا تھا -

اور کرب بن صفوان پھر لوٹ گیا - اور لقیط سے جا کر ملا - اوس نے پوچھا
کیا تو نے ہماری خبر لوگون سے کہدی اوس نے قسم کھائی کہ مین نے تو کسی سے
بات بھی نہین کی - لقیط نے اس لئے اوسے چھوڑ دیا - مگر لقیط کی بیٹی دختنوس
نے اپنے باپ سے کہا مجھے تو اپنے گھر کو بھیجدے - اور عبس اور عامر کے
ہاتھون مین مجھے مت ڈال - اس شخص نے اونھین ضرور ضرور خبر کر دی ہے
لقیط نے اوسے احمق بنایا - اور اوس کے کلام سے آزردہ ہوا - اور اوسے
واپس کر دیا -

۱۰۷ پیاسے اونٹون کے دوڑنے سے تمیم کی درستی مین فرق آنا اور عبس و عامر کا اون پر حملہ اور تمیم کی شکست اور دختنوس کا مرثیہ لقیط پر

اور لقیط آگے روانہ ہوا - اور رفتہ رفتہ عامر کی گھاٹی کے
منہ پر ایک لشکر جرار کے ساتھ آکر فروکش ہوا - جس کے
گھوڑون کی آواز سے ملک مین شور مچ گیا - اونکو اسوقت

پانی کی ضرورت تھی اسواسطے وہ چشمہ کی طرف گئے قیس نے کہا۔ اب موقع ہے
اسوقت اونٹون کو نکالو۔ چنانچہ اونہون نے نکالا۔ اور اونٹ پیاس کے
مارے باولے کی طرح نکلے۔ اور عبس و عامر اون کے پیچھے پیچھے اور پہلوون
پر چلے۔ اونٹون نے تمیم اور اون کے ساتھیون کو پامال کر ڈالا۔ اور اونھین
متفرق کردیا۔ وہ گھاٹی مین ٹھہرے ہوے تھے مگر اونٹون کی پامالی سے اونھین
میدان مین نکلنا پڑا۔ اور بے ترتیب ہوگئے۔ اور اپنی جان کو سنبہالنے لگے
کہ جس سے وہ اپنے اپنے لوا کے نیچے مجتمع نہ ہوسکے۔ اسی مین عامر نے اون پر
حملہ کردیا۔ اور شدت سے لڑائی ہوئی۔ تمیم کے بہت آدمی مارے گئے۔ اون کے
رؤسا مین سب سے اول عمرو بن الجون مارا گیا۔ اور معاویہ بن الجون اور عمرو بن عمرو
بن عدس دختنوس کا شوہر قید ہوگیا۔ اور حاجب بن زرارہ بھی گرفتار ہوگیا۔
اور لقیط بن زرارہ اپنے لوگون سے الگ جا پڑا اور اپنی قوم کو آواز بلند پکارنے لگا
اس سے چند آدمی اوس کے پاس آگئے۔ اور رایت لیکر ایک پہاڑی کے
کنارہ پر چڑھ گیا۔ پھر آکر دشمن پر حملہ کیا۔ اور اون سے لڑکر پھر اوپر کو لوٹ گیا
اور چلا چلا کر پکارا کہ مین لقیط ہون لقیط ہون اور پھر دشمنون پر حملہ کیا۔ اور لوگونکو
قتل و زخمی کرکے لوٹ گیا۔ اور اب اوس کے پاس لوگ کثرت سے جمع ہوگئے
اسوقت وہ پھر پہاڑی کے اوپر سے نیچے اوترا۔ اور گھوڑے پر سوار رہا۔ عنترہ
نے اوسپر حملہ کیا۔ اور ایک نیزہ اوس کے مارا۔ جس سے اوسکی پیٹھ ٹوٹ گئی
اسی مین قیس نے آکر ایک تلوار کے ضرب سے گرادیا۔ اور خون مین آلودہ کرڈالا
اسوقت اوس نے اپنی بیٹی دختنوس کو یاد کیا۔ اور کہا۔

یالیتَ شعری عنکِ دُخنوسُ ‎ ‎ اذا اتاها الخبرُ المرموسُ

اسے دخنوس کاش مین تیرا اوسوقت کا حال جانتا جب کہ اوسکے یعنی دخنوس کے پاس موت کی خبر پہونچیگی

أَتحلقُ القُرونَ ام تمِیسُ ‎ ‎ لا بل تمیس انَّہا عروسُ

معلوم نہین اسوقت چوٹی کٹوا دیگی یا ناز سے اکڑتی پہریگی - نہین نہین وہ اکڑتی ہی پہریگی وہ تو دلہن اور نوجوان عروس ہے

پھر وہ مرگیا اور تمیم اور غطفان کو کامل شکست ہوگئی - پھر اونہون نے حاجب کو پانچ سو اونٹ اور عمرو بن عمرو کو دو سو اونٹ فدیہ مین دیکر چھڑا لیا اور جو لوگ سلامت رہے وہ اپنے اہل و عیال مین لوٹ گئے -

دخنوس نے اپنے باپ کے مرنے پر کتنے ہی قصیدے کہے ہین اونمین سے ایک یہ بھی ہے -

عَثَرَ الاغرُّ بخیرِ خِندِفَ کہلِہا وشبابِہا

اغر گھوڑے نے ٹھوکر کھائی جس پر وہ شخص سوار تھا جو بنی خندف کے تمام بوڑھون اور جوانون مین بہتر تھا

واَضَرِّہا لعدوِّہا ‎ ‎ وافکِّہا لرِقابِہا

اور بنی خندف کے دشمنونکو اونمین سب سے زیادہ ضرر دینے والا اور انکے یہان جانیکے وقت دیت اور فدیہ دیکر اونکی گردنون کا سب سے زیادہ آزاد کرنیوالا تھا

وقَرِیعِہا ونجیبِہا ‎ ‎ فی المُطبِقاتِ ونابِہا

اور قوم مین بڑا سوربا اور مصائب کے وقت جوان مرد اور قوم کا سردار تھا -

ورئیسِہا عند الملو ‎ ‎ کِ وزینِ یومِ خطابِہا

اور بادشاہون کے نزدیک وہ اپنی قوم کا رئیس تھا - اور جب قوم کے خطاب و فخر کے ذکر کا وقت ہوتا تو اوس دن اوس سے قوم کی عزت ہوتی تھی

واَتمِّہا نسَبًا اذا ‎ ‎ رَجَعَت الی انسابِہا

اور جب قوم اپنے انساب کا حال بیان کرتی تو اوسوقت اونمین نسب کے لحاظ سے اتم و اکمل تھا

فرعٌ عموداً للعشيرة رافعاً لنصابها

وہ عشیرہ کا مہتر اور سردار تھا اور اوس سے خاندان کی شرافت کو وقعت حاصل ہوتی تھی

ویعولها ویحوطها ویذبُّ عن احسابها

اور وہ اپنی قوم کی اچھی طرح سرپرستی اور اونکی نگرانی کرتا تھا - اور اونکے احساب کی حفاظت کرتا تھا

ویطا مواطن للعدوّ وکان لا یمشی بها

وہ ایسا تھا کہ دشمنون کے مساکن کو پامال کرتا مگر اپنے قوم کو

فعل المدلّ من الاسود لحینها وتبابها

خارپشتی شیرون کا کام سمجھکر مرنے اور اونکی ہلاکت کے واسطے کہین نہین لیجاتا تھا -

کالکوکب الدرّی فی سیماء لا یخفی بها

اوس کی پیشانی کوکب دری اور درخشان کی طرح روشن تھی اون مین کسی طرح وہ چھپ نہین سکتا تھا

عبث الاغرّ به وکلّ منیّة لکتابها

اغرا سے لیکر منہ کے بل گر پڑا - سچ ہے ہر کسی کو موت اپنے نوشتہ تقدیر کے وقت آتی ہے

فرّت بنو اسد فرار الطیر عن اربابها

بنی اسد اپنے ارباب اور سردارون سے ایسے بھاگے جیسے پرندہ اڑ جاتے ہین -

وھوازنٌ اصحابهم کالفار فی اذنابها

اور ہوازن بھی جو اون کے اصحاب تھے چوہون کی طرح اون کے عقب بین چلدیے -

۱۰۸ قیس کا بنی خندف کو کچھ خوراک دینا اور انکار پر اوپر کی لڑائی کا ہونا	محمد بن اسحاق نے یوم جبلہ کی کیفیت اور طرح بیان کی ہے ایسی نہین بیان کی جیسی ہم نے اوپر لکھی ہے - وہ کہتا ہے کہ قیس کی طرف سے بنی خندف کے لئے کچھ خوراک مقرر تھی -

کہ بنی خندف کے ضعفا اور اراذل اوسے کہا یا کرتے تھے - اور اونکے قبیلے اوسے باری باری سے لیا کرتے تھے - یہ حق اون کے قبائل مین منتقل ہوتا رہتا تھا - ہوتے ہوتے یہ حق تمیم مین منتقل ہو گیا - اور اون کے بعد بنی عمرو بن تمیم مین چلا آیا - یہ لوگ خندف مین بہت ہی تھوڑے تھے - اور ذلیل تھے - قیس نے اونھین خوراک دینے سے انکار کیا - اور دنیا موقوف کر دیا - اسواسطے تمیم جمع ہوے اور دوسرے عربون سے اونہون نے مخالفہ کیا - اور قیس کی طرف روانہ ہوے - باقی قصہ اوسی طرح ابن اسحق نے بیان کیا ہے جیسا کہ ہم نے اوپر لکھا ہے - اور گو کہ اوس نے کسی بات مین اختلاف بھی کیا ہے - مگر وہ چھوٹی چھوٹی باتین ہین اون کے ذکر کی کوئی حاجت نہین ہے -

۱۰۹ بحرین کے عربون مین مجوسیت کا پھیلنا - اسی لڑائی کے دن عامر بن الطفیل صحابی پیدا ہوے ہین بعض علما نے بیان کیا ہے کہ بحرین کے بعض عرب اوس زمانہ مین مجوسی ہو گئے تھے - اور زرارۃ بن عدس اور اوس کے دو نو بیٹے حاجب اور لقیط اور اقرع بن حابس وغیرہ مجوسی تھے - اور لقیط نے اپنی بیٹی دختنوس سے نکاح کر لیا تھا - اور اسی مجوسیت کے سبب سے اوس کا یہ فارسی نام رکھا تھا - اور جب وہ مارا گیا ہے تو اوس وقت یہ دختنوس اوس کے نکاح مین تھی - اسواسطے اوس نے کہا ہی یالیتَ شعری عَنکِ دختنوسُ الابیات مگر اول روایت زیادہ صحیح ہے کہ وہ اوسکی عورت نہ تھی بلکہ اوسکا شوہر عمرو تھا - واللہ اعلم

یوم ذات نکیف

۱۱۰ قریش اور بنی بکر کی لڑائی حرم کی ولایت کے لئے اور بنی بکر کی شکست

بنی بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ قریش سے بغض و عداوت رکھتے تھے کیونکہ قصی نے اونہین اور خزاعہ کو مکہ سے نکالدیا تھا اور اوسے قریش مین تقسیم کردیا تھا۔ اور اوسکے چار حصہ کئے اور اوسمین گھر بنوادئے تھے۔ پھر جب عبد المطلب کا زمانہ آیا تو بنی بکر نے چاہا کہ قریش کو حرم سے نکالدین۔ اور اون سے لڑکر اون پر غالب ہوجائین۔ اور اسی واسطے بنی بکر نے بنی الہون بن خزیمہ کے اونٹ زبردستی چھین لئے۔ اور اونھین ہنکال لے گئے تھے۔

پھر اونھون نے اُدھر تو اپنے آدمی جمع کئے۔ اور ادھر قریش نے اپنے لوگون کو فراہم کیا اور لڑائی کے لئے مستعد ہوگئے۔ اور عبد المطلب نے قریش اور احابیش سے حلف کیا۔ بنی حارث بن عبد مناۃ اور بنی الہون بن خزیمہ بن مدرکہ اور بنی المصطلق جو خزاعہ والون سے ہین احابیش کہلاتے ہین۔ پھر قریش بنی بکر اور اون کے ساتھیون کے مقابلہ کو گئے۔ انکے سردار عبد المطلب تھے۔ ذات نکیف مقام مین (جو یلملم کے پاس ہے) لڑائی ہوئی بنی بکر شکست کھاکر بھاگ گئے۔ اور بہت مارے گئے۔ اسکے بعد قریش سے وہ پھر کبھی نہین لڑے ابن شعلۃ الفہری نے اس باب مین کہا ہے۔

فَلِلّٰہِ عَیْنَا مَنْ رَاٰی مِنْ عِصَابَۃٍ	غَوَتْ غَیَّ بَکْرٍ یَوْمَ ذَاتِ نَکِیْفِ

اللہ اللہ کہین کسی شخص کی ایسی دو آنکھین بھی ہین جس نے کوئی ایسی غوایت و ضلالت مین پڑے ہوئے لوگ دیکھے ہون جیسے بکر ذات نکیف کی لڑائی مین پڑ گئے تھے۔

فکانوا لنا ضیفاً بشر مضیف	اناخوا الی ابنائنا ونسائنا

وہ ہمارے ابنا اور عورتون کے پاس آئے۔ اور اپنے جانور بٹھائے۔ اور ہمارے مہمان بنے۔ مگر بڑے ہی شریر خوفناک مہمان نکلے

۱۱۱ قارہ اور قارہ کی مثل | اس روز عبد بن السفاح القاری نے جو قارہ مین سے تھا
قتادہ بن قیس کو جو بلعا بن قیس کا بھائی تھا مار ڈالا۔ اور بلعا کا نام مساحق تھا
کہتے ہین اسی روز یہ مثل کہی گئی قَدْ اَنْصَفَ الْقَارَۃَ مَنْ رَامَاھَا
(قارہ کے ساتھ اوس شخص نے انصاف کیا۔ جس نے اونکے ساتھ تیر اندازی
کی۔ کہتے ہین کہ ایک شخص قارہ مین سے اور ایک شخص بنی اسد سے آپسمین
لڑنے کو کھڑے ہوئے۔ قاری نے اسدی سے کہا کہ چاہے تو تو مجھ سے کشتی
کر لے۔ اور چاہے تو مجھ سے مسابقت اور مراماۃ کر لے۔ اسدی نے کہا
مین مراماۃ یعنے تیر اندازی کرتا ہون۔ قاری نہایت عمدہ تیر انداز ہوتے تھے
اسلئے قاری نے خوش ہو کر اوس سے یہ الفاظ کہے۔ اور پھر ایک تیر اپنے
ترکش سے نکالا اور ایسا تاک کر مارا کہ جگر کے وار پار کر دیا) اور قارہ ہون
بن خزیمہ کی اولاد کو کہتے ہین۔ اور وہ عضل بن الدیش کی اولاد مین ہے
(مگر صاحب تاج العروس نے لکھا ہے کہ قارہ عضل اور دیش کے
اولاد مین ہین جو دو نوہون بن خزیمہ کے بیٹے ہین۔ قارہ (عظیم الشان ٹیلہ)
ان کا نام ان کے اجتماع اور التفاف کے سبب سے ہوا ہے۔ ابن الشداخ
چاہتا تھا کہ انہین بنی کنانہ اور قریش مین متفرق کر دے۔ مگر یہ سب
ایک ہی جگہ مجتمع رہے۔ اور اسی وجہ سے ان مین کا ایک شخص
کہتا ہے۔

دُعُونا قارۃً لا تُنفرُونا	فنجفل مثل اجفال الظلیم

ہمین قارہ (یعنے عظیم الشان ٹیلہ) کی طرح چھوٹا رہنے دو - اور ہم پر زبردستی مت کرو - کہ جس سے ہم شتر مرغون کی طرح اپنی جگہ چھوڑ کر بھاگ جائین -

بعض لوگ کہتے ہین کہ اسی بیت کے سبب سے اونہین قارہ کہنے لگے ہین پہلے ایام جاہلیت مین اونھین رماۃ الحدق (آنکھون کی پتلیون مین تیر مارنے والے) کہتے تھے -

بالخیر تمت
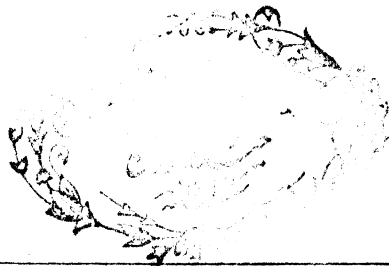
عروج الاسلام

اردو ترجمہ التاریخ الکامل للعلامہ ابن الاثیر الجزری

اس کے تقریباً پچاس جلدین ہونگی - اور پوری کتاب کی قیمت سو روپیہ ہے - اور اگر کوئی جدید موانع پیش نہ آ گئے تو ۱۳۳۳ ہجری کے اختتام سے پہلے یہ ختم ہو جائینگے لیکن ابھی اس کی صرف چار جلدین طبع ہوئی ہین - اور وہ ہمارے پاس سے مل سکتی ہین - جو صاحب چاہین بذریعہ پوسٹ کارڈ قیمت بھیجکر یا بذریعہ قیمت طلب پارسل طلب فرما سکتے ہین محصول وغیرہ ذمہ خریدار ہے - اور قیمت کا حساب کتاب انگریزی سکہ مین ہوگا -

جلد اول مین آفرینش عالم و آدم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پیشتر تک کے انبیا اور اون کے معاصر عرب و عجم کے قومون اور بادشاہونکا حال مندرج ہے - ۲۵۱ صفحے قیمت فی جلد عـہ

جلد دوم مین حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لیکر اکثر انبیا اور سلاطین بنی اسرائیل کا بیان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وفات تک کا اور نیز شاہان ایران توران یمن مصر - بابل یونان اور اقوام عرب کا درج ہے - ۲۶۱ صفحے قیمت مجلد عـہ

جلد سوم مین حضرت عیسیٰ سے بعد کے بزرگان دین اور بقیہ بادشاہان روم و فارس اور اقوام عرب کے عراق مین آباد ہونے اور حیرہ کے سلطنت کا اور نیز امرائے عرب و قدوم قریش کے قوت کا اور نیز ولادت باسعادت محمد رسول اللہ صلعم کا حال قلمبند کیا گیا ہے ۲۹۱ صفحے قیمت مجلد عـہ

ذیل کی جلدین زیر طبع ہین

جلد پنجم مین بھی ایام عرب کی لڑائیان اور سادات کے اشعار مع ترجمہ ہین - اور ایک شجرہ انساب بھی دیا گیا ہے - جس سے عرب کے قبائل کے انساب معلوم ہوتے ہین - یہ جلد صفر مین تیار ہو جائے گی

جلد ششم مین محمد رسول اللہ صلعم کے آبا و اجداد کرام کا اور بعثت و نبوت اور اشاعت اسلام کا اور نیز ۲ ہجری تک کے غزوات سید انام کا حال تحریر کیا گیا ہے - یہ جلد ربیع الاول مین تیار ہو جائیگی

جلد ہفتم مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بقیہ غزوات کا بیان وفات سید کائنات تک کا مندرج ہے - یہ بھی ربیع الثانی مین تیار ہوگی

جلد ہشتم مین حضرت ابوبکر الصدیق کی خلافت با برکت اور مرتدین عرب کے قلع و قمع اور ابتدائی فتوحات اسلامیہ کا ۱۳ ہجری یعنی روز وفات ابوبکر تک کا بیان ہے - یہ جلد جمادی الاول مین چھپ جائے گی -

جلد نہم مین حضرت عمر فاروق اعظم کی خلافت با عظمت و شوکت اور فتوح ایران شام اور مصر کا ۲۳ ہجری یعنی شہادت حضرت عمر تک کا بیان ہے -

جلد دہم مین حضرت عثمان کی خلافت اور فتح افریقیہ وغیرہ اور بلوائیان و فتنہ انگیزی قاتلان عثمان کا اخیر ۳۵ ہجری تک کا بیان ہے - یہ دونو جلدین جمادی الثانی مین چھپ جائینگی -

جلد گیارہوین و بارہوین مین اون واقعات کا بیان ہے جو حضرت علی کی خلافت مین اون سے اور معاویہ سے ہوئے ہین یہ دونو جلدین شعبان مین چھپ جائینگی -

جلد تیرہوین مین حضرت معاویہ کی خلافت کا بیان ہے جسمین اونہون نے پچھلے خرابیون کو رفع کیا - اور جدید ملکونکو بھی فتح کیا ہے - رمضان مین تیار ہوگی -

جلد چودہوین مین یزید اور معاویہ بن یزید کی حکومت اور شہادت حضرت امام حسین کا دردناک واقعہ اور حکومت عبد اللہ بن الزبیر و بیعت مروان اور اوسکی حکومت کا ۶۵ ہجری تک کا بیان ہے شوال مین تیار ہو جائیگی -

جلد پندرہوین اور سولہوین مین خلافت عبد الملک اور فتوحات اسلامیہ مشرقیہ و مغربیہ کا ۸۶ ہجری تک کا بیان ہے یہ دونو جلدین ذیقعدہ اور ذی الحجہ مین ہو جائینگی -

یہ اردو کتابین بھی ہمارے پاس سے ملسکتی ہین

سیاحت موسیو شیو نیر فرانسیسی جو ہری متعلق دکن کا ترجمہ مجلد عـہ

سیاحت موسیو تھیونو فرانسیسی عالم

تاریخ دکن حصہ اول جسمین بہمنیون کی سلطنت سے لیکر مرہٹون کی ابتدائی تک یعنی ۱۸۱۸ء تک کا بیان ہے عـہ

تاریخ دکن حصہ دوم جسمین ابراہیم عادل شاہ ثانی کی وفات تک یعنی ۱۶۲۶ء تک ذکر ہے عـہ

نظام اکبری جسمین ڈاکٹر ... صاحب نے انگریزی خیالات کے بموجب اکبر بادشاہ کی حکومت پر بحث کی ہے - عـہ

تمدن عرب

اس کتاب مین عرب کے اور اون تمدن کے فلسفیانہ اور مورخانہ بحث ہے جو طلائی حرفون سے صفحۂ ہستی پر ہمیشہ کے واسطے نصرت نے کندہ کر دی ہے شمس العلما مولوی سید علی صاحب بلگرامی بی اے - بی ایل معتمد تعمیرات وغیرہ سرکار نظام نے اسکا اصل فرانسیسی سے اردو مین ترجمہ کیا ہے جناب موصوف کی لیاقت علمی ایسی ہے کہ جس پر عام مسلمانان ہند جسقدر فخر کرین بجا ہے - وہ اردو فارسی عربی برج بھاشا بنگالی مرہٹی سنسکرت انگریزی - فرانسیسی لیٹن - جرمنی وغیرہ زبانین بہت اچھی طرح سے جانتے ہین - اون کے زباندانی کے وسیع تجربہ نے اس کتاب کو ترجمہ کے لئے منتخب کیا ہے - اس سے ناظرین جان سکتے ہین کہ یہ کیسی اچھی کتاب ہوگی - اور نیز مزید برآن اونکے ذاتی حواشی نے اسکی دلچسپی اور بھی دوبالا کر دی ہے اسکی تصویرین ولایتی ساخت کی اور چھپائی پاکیزہ اور کاغذ نہایت اچھا اور جلد بنی ہوئی ہے پہلے اسکی قیمت الا ... روپیہ تھی - اور اب ... روپیہ آٹھ آنے یا محصول ہے

المشتہر

عبد الغفور خان رامپوری - باغ محی الدین بادشاہ ... حیدرآباد